ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

...منظور آنکه چون قیمه رس و مطالعات قدسی نفس مخفی و مستور نماند که راقم اثیم ابن ...
...ترصیف از نظر انور قدسی منظر خدام کرام جناب مستطاب افضل المتکلمین و ...
صاحب الفیوضات القدسیه والملکات الملکیه آیة الله فی العالمین سید العلماء والمجتهدین مولانا ...
... و ... مضامین آن در سطر آن سطر کامل عیار بر مد چنانچه ناصیه آن ...

حسب الحکم مهر ذیل مطلع
... مشیر ...
... المطابع

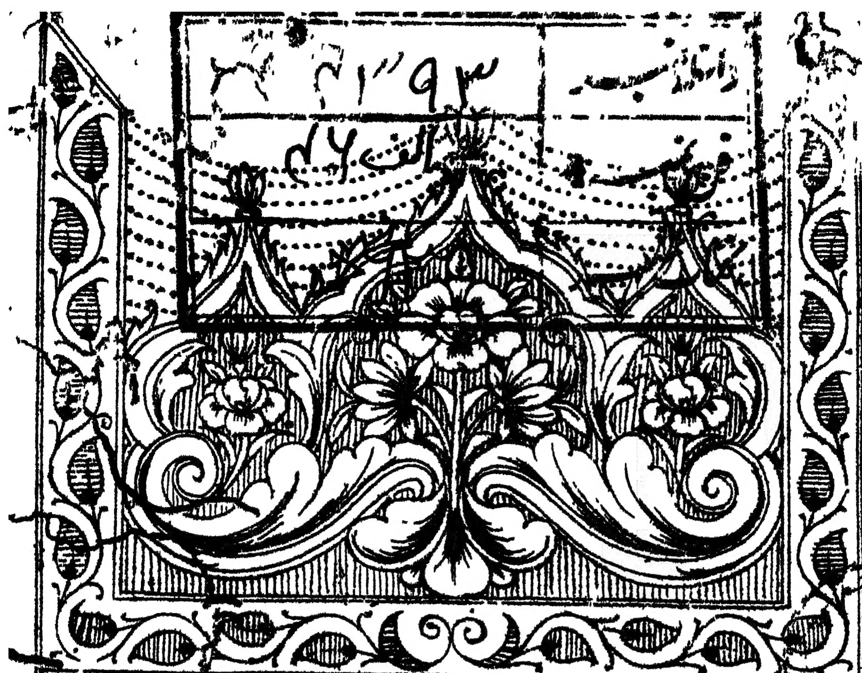
اعمال ...

عبارت جناب مستطاب بسم الله خیر الاسماء ... معظم له ... ادام ظله

این رساله شریفه را سید جلیل القدر سیادت و نجابت پناه فضیلت ... جناب سید ... مصطفی سلمه الله ...
... الصدق جناب فضائل مآب حقائق آگاه مولوی سید علی اصغر صاحب ... و بنا بر انتفاع مؤمنین ...
... و ... لله ... رساله المؤمنین تحریر ... شهر شعبان المعظم ... سنه ... تحریر مقدسه کتبه السید حسین ...
... بشفاعت سید الثقلین صلوات الله علیه و آله الطاهرین

لا اله الا الله علی
۱۲۳۶
عبده حسین بن ...

باهتمام ... علی ... در مطبع سلطانی در کارخانه حاجی ... محمد طبع شد



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل من علامات المؤمن الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم
وصلوة احدى وخمسين والتختم باليمين وتعفير الجبين وزيارة الاربعين
والصلوة على اشرف المرسلين محمد الذي بعثه على الانام ليهديهم
الى الصراط المستقيم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل
لفي ضلال مبين وعلى عترته الغر الميامين المشيدين لقواعد الدين
الائمة لاهل الارض على اليقين ما دامت السموات سموات والارضين

اما بعد این چند اوراق صفحات سعادت آیات [illegible] مختصری از بعض سنن و مستحبات
و مستجمل و مزین بدستور العمل و فتوی افادات مشرف [illegible] و اصلاح جناب
مستطاب قدوة الابرار ناصر طریقة الائمة الاطهار سید العلماء الاخیار قدوة المجتهدین

الاسلام محتبة علمین الکرام مروج شریعة محمد سید الانام فاتح بیان اللفرۃ الایام
صاحب الملکات الملکیۃ والقوۃ الربانیۃ القدسیۃ معدن الجود والفضائل فخر الاواخر
والاوائل مجتهد العصر والزمان ہادی دوران مولانا وسیدنا البری من الشین
جناب سیدی وسندی وملجئی آقا سید حسین دام ظلہ العالی بدوام الحافقین کے ہیں
کہ بحار ارشاد فیض بنیاد لازم الانقیاد کے تا از عرصہ جرأت و شجاعت قدر انداز سعر کہ
رفعت و مناعت معدن جود وسخای خفی و جلی مخزن لطف و عطای لم یزلی اعنی
نواب گردون جناب قمر رکاب نجابت نصاب رابع نشین چار بالش حشمت و
اقبال شتلی اریکہ رفعت و اجلال کوکب عالمتاب سپہر فضل و کمال شہاب ثاقب انوار سمای
معالی و جلال قدر دان علمای دین مبین مغزز سادات و مومنین عابد شب زندہ دار
خاک نشین اثنی عشر جیدر کرار نواب امین الدولہ عمدۃ الملک لقب ابو الحسن خان
بہادر ذو الفقار جنگ دام اقبالہ وضاعف اجلالہ بیت ای شاہ حیدری نہ جبین تو آشکار
نام تو در نبرد کند کار ذو الفقار کے باس داعی دولت قدیمی مخلص صمیمی المفتقر الی رحمۃ
ربہ جل و علا ابن سید مصطفی بن المرحوم المغفور السید علی اصغر کفاہما اللہ محاویت
یوم الفزع الاکبر نے لکھی اور سبب تالیف کا یہ ہی کہ ایک روز بجلس تعلق طراز ماش
والا شان نے بمقتضای دینداری کہ طبیعت فیض طبیعت از بسکہ مدام بارشاد امور
خیر دین مبین کے ادا و مومنین میں مصروف ہی عنان عنایت والطاف نسبت
خواص و عوام محبان شریعت وعملاً بالعموم و بحمد اللہ بسوی داعی خیر بالخصوص معطوف
ہیں اضعف العباد کو مشرف بمجلس خطاب مرحمت مآب مستفیض بانواع عنایات بیحساب فرما کی
ارشاد کیا کہ عوام بلکہ بعض خواص بسبب قلت استعداد وعدم استطاعت کتب ادعیہ وغیرہ

بجالانے اعمال حسنہ سے محروم رہتی ہیں اگر ایک رسالہ بیچ اعمال ماہ محرم [illegible] عاشورا و زیارت
اربعین و ختم بہ یمین و نوافل پنجگانہ و نماز شب وغیرہ کی تحقیق تام و تنقیح مالا کلام موافق فتوی و مشہور
العمل جناب افضل العلماء الاعلام سابق الالقاب دامت افاداتہ کی زبان اردو میں لکھا جائے تو
مناسب ہے کہ عموماً مردم عوام و بعض خواص خصوصاً گروہ نسوان و سکو بآسانی سمجھیں اور بادائے
شرائط اعمال مذکورہ برطبق فتوی داخل حسنات ہوں تا اجر جزیل و ثواب جمیل لی قیام قائم آل
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ عائد حال فرخندہ مآل سرکار دولت مدار ہو مگر جناب مستجمع
مہارت بعض اسباب بکثرت تحریر اردو سے اعراض تھا مگر چونکہ فرمان واجب الاذعان صفحہ
خاطر پر منقش ہوا واسطے ازالہ اس تشویش کے خیال ناقص میں گذرا کہ جناب علیین مآب اسوۃ
العابدین قدوۃ الساجدین افضل العلماء اکمل الکملاء ہر جبل التقیا ی و [illegible] و محسن
بارگاہ ذوالمنن جناب آقا سید حسین طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ نے باہمہ استجماع
قدسیہ و ملکات انسیہ ایک کتاب مبسوط در علم کلام مسماۃ بہ باقیات الصالحات زبان اردو میں
محض حسبتاً للہ و احترازاً عن الریاء بہ نیت خلوص تصنیف فرمائی اگر میں تاسی اور تقلید اسی
جناب کی کروں تو ہرآئینہ خالی از حسنات و مثوبات کے نہیں پس ابتغاءً لمرضات رب
الارباب و تاسیاً للحبر المغفور الشاکر جسنے جوار رحمت ربہ الملک الوہاب و ابتغاءً لاکمال
الثواب المستطاب یہ چند اوراق مختلفۃ الابواب تحریر کیے گئے اللهم انفعنا بها
وسائر المومنين واجعل ثواب العمل ما في [illegible] الرسالة المختصرة
لبانيها و باعثها فروج الدين المبين الصادر [illegible] همته الى اعلاء
كلمة الحق على اليقين امين الملة والدين المنوه باسمه [illegible] الدهور و كر
السنين الى يوم الدين آمين رب العالمين و مسمى نمايا اس رسالہ کو بہ اعمال الصالحين اور [illegible]

اور میں ... فصل چھٹی بیچ اعمال دہ اول ... بیچ فضیلت اور کیفیت زیارت عاشورا کی فصل تیسری بیچ بیان باقی زیارتوں کی کہ روز عاشورا کو بجالانا چاہیے فصل چوتھی بیچ زیارت سائر شہدا کی فصل پانچوین بیچ احوال بقیہ ایام محرم الحرام کی فصل چھٹی بیچ اعمال ماہ صفر اور زیارت اربعین کی باب دوسرا بیچ بیان فضیلت اور ثواب مطلق نوافل کی اور اوقات اور ترتیب نوافل پنجگانہ یومیہ کی اور اوسمین دو فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان فضیلت اور ثواب نوافل پنجگانہ یومیہ کی فصل دوسرے بیچ اوقات نوافل کی باب تیسرا بیچ بیان فضیلت و ثواب ترکیب نماز شب کی اور اوسمین سات فصلین اور ایک تذنیب ہی فصل پہلی بیچ فضیلت نماز شب کی فصل دوسری بیچ کیفیت اور ترتیب اجمالی و ما یکفی نماز شب کی فصل تیسرے بیچ مقدمات اور ادعیہ وسکر کی چوتھی بیچ اوقات اور تحقیق رکعات نماز شب کی فصل پانچوین بیچ مقدمات اور کیفیت نماز شب کی فصل چھٹی بیچ اصل نماز شب کی فصل ساتوین بیچ کیفیت نماز شفع و وتر کی تذنیب بیچ احکام نماز شب کی باب چوتھا بیچ ثواب اور کیفیت نماز غفیلہ اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور نمازہای حاجت اور بعض ادعیہ حاجت اور نمازہا و ادعیہ مغفرت و رد مظالم اور دعای علوی مصری معہ اسناد اور دعای مشلول اور اسناد جوشنین و جوشین اور دعای کمیل کے اور ادعیہ دیگر کثیر الاسناد ... اسماء اعظم اور خواص و ترکیب بعض اسمای حسنی کی اور اوسمین نو فصلین ہین فصل پہلی بیچ نماز غفیلہ کی فصل دوسری بیچ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی فصل تیسرے بیچ نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی فصل چوتھی بیچ نماز

اعمال دہہ اول محرم الحرام کی جان تو کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ پہلی تاریخکو محرم الحرام کی دو رکعت نماز بجالاتی تہی اور جب نماز

سی فارغ ہوتے ہی وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد نماز کے تین مرتبہ اس دعا کو پڑھتی ہی

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاِلٰہُ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ فَنَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالْقُوَّۃَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَا کَرِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَہٗ یَا ذَخِیْرَۃَ مَنْ لَا ذَخِیْرَۃَ لَہٗ یَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَہٗ یَا غِیَاثَ مَنْ لَا غِیَاثَ لَہٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَہٗ یَا کَنْزَ مَنْ لَا کَنْزَ لَہٗ یَا حَسَنَ الْبَلَاءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ یَا عِزَّ الضُّعَفَاءِ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنْجِیَ الْھَلْکٰی یَا مُنْعِمُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّھَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ یَا اَللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا یَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا

بِمَا يَقُولُونَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

اور بیان تو کہ روزہ پہلی تاریخ کا سنت ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی
کہ پہلی تاریخ محرم کو حضرت زکریا علیہ السلام نی خدا سی فرزند ہونی کی دعا کی حق تعالے
نی اونکی دعا کو قبول کیا اور فرزند عطا کیا کہ نام اونکا حضرت یحییٰ تہا پس جو مومن یا مومنہ
کہ پہلی تاریخ کو روزہ رکہی اور حق تعالی سی دعا مانگی حق تعالی اوسکی دعا قبول کرتا ہی
جسطرح خدا نی حضرت زکریا پیغمبر کی دعا قبول کی اور شیخ مفید نی لکہا ہی کہ تیسری تاریخ
محرم کی روز مبارک ہی کہ حضرت یوسفؑ کوین سی باہر تشریف لائی پس جو کوئی تیسری
تاریخ کو روزہ رکہی اور دعا کری حق تعالی امور مشکل اوپر اوسکی آسان کرتا ہی اور
اوسکی رنج کو دور کرتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ نوین اور دسوین کو روزہ نرکہی اسلیے کہ بنی امیہ
دونون روز کو بسبب قتل امام حسینؑ کی روز مبارک جانتی تہی اور واسطی برکت اوسکی دنکی
کی روزہ رکہا کرتی تہی اور بہت سی حدیثون مین مذمت ان دونون روزونکی
وارد ہوئی ہی خصوصا عاشور کی دن روزہ رکہنی کی حد سی زیادہ مذمت
وارد ہوئی ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ محرم ایک مہینہ
وہ مہینہ تہا کہ کفار ایام کفر مین اس مہینہ مین باہم جنگ و جدال کو حرام
جانتی تہی مگر منافقین امت نی اس مہینہ مین خون ریزی ہماری حلال جانی

جانی اور ہتک حرمت ہماری کی اور فرزندون کو ہماری قتل کیا اور عورتون کو ہماری
مثل اسیران ترک و روم کی اسیر کیا؟ اور ہماری خیمونکو آگ لگادی اور اسباب کو لوٹ لیا
اور پاس حرمت پیغمبر خدا کا ہماری مقدمہ مین نکیا بدرستیکہ مصیبت نے امام حسین علیہ السلام
کی ہماری بدنونکو خار غم و الم سے زخمی کیا او کہلا دیا اور آنکہون سے آنسو جاری کیے
اور واقعہ کربلائی کرب و بلا کو واسطی ہماری مہیا کیا قیامت تلک پس چاہیے رونے
رونی والی اوپر اوس جنابکی کہ رونا اوس جناب پر گناہان بزرگ کو برطرف کرتا ہے
اور بیچ اکثر روایتونکی وارد ہے کہ جناب سید الشہدا دسوین کو محرم کی شہید ہوے
اور بیچ اکثر دہہ اول محرم کی وہ جناب محزون اور غمگین رہے اور اخبار موحشہ
ایمن حضرت کو جا بجا پہنچتی تہی پس لازم ہے شیعونکو کہ دس دن تک تعزیہ داری
پر با کریں اور محزون اور غمگین رہین اور حدیثین اور مرثیہ مصائب کی پڑہین اور
بعضی علما نے لکہا ہے کہ ترک لذات کرین اور اسباب آرام اور راحت سے احتراز
کرین اور صورت غم و اندوہ کے اپنے اوپر ظاہر کرین چنانچہ حضرت امام
رضا فرماتے ہین کہ جب محرم کا مہینہ آتا تو باپ میرے امام موسی کاظم علیہ السلام کو کوئی
شخص خندان اور خوشحال نہ دیکہتا تہا اور دس دن تک آثار حزن و ملال کی چہرہ
مبارک سے ظاہر رہتی تہی اور جب دسوین تاریخ ہوتی تو اوس جناب پر اوس دن
بہت شدت رقت طاری ہوتی تہی اور بہت روتی تہی اور فرماتی تہی کہ آج ہی کی
دن حضرت امام حسین شہید ہوے ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ آپ
فرماتے تہی کہ جب جد میرے امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو آسمان سے خون
اور خاک سرخ برسی اگر اوس جناب پر اسقدر رووے تو کہ آنسو تیری رخسارہ

جاری ہوتو جتنی گناہ تیری چھوٹی اور بڑی ہین سب ایکبخشی کا اور بعد اوسکی حضرت
نی فرمایا کہ اگر تو چاہی کہ مرنیکی وقت کوئی گناہ تجھپر باقی نرہی تو تو زیارت کر حضرت
امام حسین علیہ السلام کی اور اگر چاہی تو کہ ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ
ہدا کی بہشت کی مکانون مین رہی تو تو لعنت کر اوپر قاتلون اوس جناب کی اور اگر
چاہی تو کہ ثواب شہیدان کربلا کا پاوی تو ہر وقت اوس جناب کو یاد کرکی کہا
کر یَا لَیْتَنِی کُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِیماً اور اگر چاہی تو کہ مکانات بہشت
مین ہماری ساتھہ رہی تو تجکو لازم ہی کہ ہماری اندوہ وغم سی تو بہی اندوہناک
ہو اور ہماری خوشی اور فرحت سی تو بہی خوش وخرم ہو اور منقول ہی کہ بنی امیہ
برکت جانکر عاشوریکی دن تمام سال کا غلہ گہر مین بہرتی تہی اور غلہ وغیرہ کو اوس
جمع کرنیکو مبارک جانتی تہی اسی واسطی حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ
جو کوئی عاشوریکی دن ترک سعی کری اپنی حوائج مین اور کسی کام کو گہر سی باہر نجاوی
تو حق تعالی دنیا اور آخرت کی حاجتین اوس شخص کی برلاوی کا حضرت فرماتی ہین کہ جو
شخص کہ عاشوریکی دن روی اور مصیبت اور اندوہ کری حق تعالی قیامت کی دن اوسکو
فرحت اور شادی عطا فرمائیگا اور اوسکی آنکھون کو ہماری ساتھہ روشن کریگا اور
آپ نی فرمایا کہ جو کوئی عاشوریکو برکت کا دن جانی اور اپنی گہر کی لیی غلہ وغیرہ
وذخیرہ اور جمع کری خدا اوس ذخیرہ کو اوس شخص کی واسطی اور اوسکی گہر کی لوگون
مبارک نکریگا اور قیامت کی دن اوس شخص کا حشر یزید پلید اور عبید اللہ بن زیاد
اور عمر بن سعد علیہم اللعنة کی ساتھہ کریگا پس آدمی کو چاہیی کہ عاشوریکی دن دنیا
کی امور مین مشغول نہووی اور کہیل کود مین اور ہنسی مین اوس دن کو بسر نکری بلکہ

کی لیی غلہ وغیرہ ذخیرہ نکری اور تمام روز فاقہ کرہی اور کہانی پینی سی احتراز کری جسطرح
رمضان مین کہانی پینی سی احتراز کرتی ہین اور جب بعد عصر کی ایکساعت کذری یعنی چہار
گہری دن باقی رہی تقریبًا تو اوسوقت کچہہ پانی وغیرہ لیلوی کہ روزہ نکہلاوی اور ہزار
مرتبہ قاتلان امام حسینؑ پر لعنت کری اسطرح سی کہ کہی اللھم العن قتلۃ الحسین اور تمام
روز مشغول گریہ وزاری اور نوحہ ومصیبت رہی اور چاہیی کہ اسطرح روو ی
اون حضرت پر جسطرح اپنی فرزند کو روتی ہین اور جو اوسکی گہر مین ہی اوسکو
حکم تعزیہ داری کا اور رونی کا اور تعزیہ رکہنی کا کری اور چاہیی ہی کہ شب عاشورا
مین بہی تمام شب جاگی اور رات بہر رووی اور ماتم داری مین مشغول رہی اسواسطی کہ تمام
شب حضرت امام حسین علیہ السلام مع اصحاب و اقربا صحرای کربلا مین درمیان
تین ہزار لشکر کفار ہونکی گہری رہی اور تا طلوع آفتاب وہ جناب محراب عبادت مین اور
مستعد شہادت مین مشغول رہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہین کہ اگر مومن کی
تو عاشوری کی دن اپنی گہر سی کیسی کام کو اور مطلب کو باہر نجاوی کہ وہ روز نحس ہی
اور حاجت کسی مومن کی اوسدن بر نہین آتی اور اگر کام مومن بہی جاتا ہی تو وہ
کام اوس شخص کو مبارک نہین ہوتا اور کسی چیز کو اوسدن گہر کی لیی ذخیرہ نکری
اسواسطی کہ وہ ذخیرہ اوسکو اور اوسکی گہر کی لوگونکو مبارک نہین ہوتا اور علاوہ
اسکی ثواب ذخیرہ نکرنیکا مثل ثواب ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کی کہ
ہمراہ رسول خدا کی کیی ہون حقتعالی سی پاویگا اور موافق حدیث کامل الزیارت کی
ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کی پاویگا اور واسطی اوس شخص کی ہی
ثواب مصائب اور آلام کا تمام پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کا کہ جنہون نی

راہ خدا میں رنج اور مصائب اوٹھائی ہیں دنیا میں جبسی پیدا خلق ہوئی قیامت تک

فصل دوسرا بیچ فضیلت زیارت عاشورا کی

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بیچ شب عاشورا کی نزدیک قبر شریف حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہو اور زیارت اوس جناب کی پڑہی تو وہ وقت قیامت کی محشور ہوگا بخون خود آلودہ ہیئات شہدای کربلا کی اور درمیان اونہیں لوگو کے شریک ہوگا اور جو شخص کہ بیچ شب اور روز عاشورا کی زیارت پڑہی تو حال اوس شخص کا ویسا ہی کہ جیسی سامنی اوس جناب کی شہید ہوا ہو اور بسند صحیح اوس جناب سی منقول ہی کہ جو کوئی زیارت امام حسین علیہ السلام عاشورہ کی بیچ پڑہی حق تعالی بہشت کو اوسپر واجب کرتا ہی پس زیارت مشہور شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور ابن قولویہ وغیرہ نی محمد بن اسمعیل بن بزیع سی اور اونہوں نی صالح بن عقبہ سی ایسا اونہوں نی اپنی والد ماجد سی اور اونہوں نی حضرت ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کیے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ جو کوئی زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا کی پڑہی یہاں تک کہ نزدیک قبر شریف اونحضرت کی گریان ہووے تو ملاقات کریگا حق تعالی سی قیامت کی دن با ثواب دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کی کہ ہر ایک اونہیں سی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ ہدی علیہم السلام کی بجا لایا ہو اور صاحب کتاب کامل الزیارۃ کی اس حدیث کو بعینہ نقل کر کی بجای لفظ دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کی ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کہا ہی کہ مضاعف ہزار ہزار کا دس لاکھ ہوتی ہیں راوی نی عرض کی خداوند میں آپ پر کسقدر ثواب ہی واسطی اوس شخص کی کہ جو اور کسی شہر میں ہو

حاشیه متعلق بصفحه ۱۲ سطر ۸

بدانکه مولانا مجلسی طاب ثراه و جعل الجنة مثواه در زاد المعاد سند حدیث چنین فرموده
و تمام زیارات مشهوره پس شیخ طوسی و قولویه و غیر ایشان رحمة الله علیهم روایت
کرده اند از سیف بن عمیره و صالح بن عقبه و هر دو از محمد بن اسمعیل و علقمه بن محمد
حضرمی و هر دو از مالک جهنی که حضرت امام محمد باقر ع فرمود الخ و آن خالی از نوعی
از اشتباهی در سند نمی باشد چه شیخ طوسی روایت نموده سند آن حدیث را از محمد بن
اسمعیل بن بزیع و محمد بن اسمعیل از صالح بن عقبه و ایشان از پدر خود و پدرشان از ابی جعفر ع
نه از صالح بن عقبه از محمد بن اسمعیل زیرا که طبقه صالح بن عقبه مقدم و پیشتر است از محمد بن اسمعیل
بن بزیع چنانچه شیخ ابو جعفر طوسی ره نوشته که محمد بن اسمعیل در زمان و اصحاب حضرت
موسی کاظم و امام رضا و جواد علیهم السلام بوده اند و سیف بن عمیره و صالح بن عقبه از
اصحاب حضرت امام جعفر صادق و موسی کاظم علیهما السلام فلا یلیق روایتهما عن محمد بن
اسمعیل عن ابی جعفر و صاحب کامل الزیارة سند حدیث را باین عنوان ذکر نموده حکیم
حکیم بن داود و غیره عن محمد بن موسی الهمدانی عن خالد الطیالسی عن سیف بن عمیرة
و صالح بن عقبه جمیعا عن علقمة بن محمد الحضرمی و محمد بن اسمعیل عن صالح بن عقبه عن مالک
الجهنی عن ابی جعفر الباقر علیهما السلام و این هر دو سند غیر سند شیخ است فکلام المجلسی
لا یطابق شیئا منهما کما لا یخفی هذا ملخص با افاده سیدی و سندی و کافلی فی امور دینی

روحی فداه من

المجالس المعجمة

عفی عنه

حاشیهٔ متعلق صفحه ۱۲ سطر ۱۳

بدانکه آخوند مجلسی طاب ثراه در مقام ترجمهٔ حدیث را بنوعی فرموده اند که در دو مقام بفهم قاصر نمی آید قال العلامة اعلی الله مقامه فی زاد المعاد هر که زیارت کند امام حسین ع را در دهم محرم یا گریان شود در قبر شریف آنحضرت پس ملاقات کند خدا را با ثواب دو هزار هزار حج و دو هزار هزار عمره و دو هزار هزار جهاد که همهٔ آن با رسول خدا و ائمه بدا نموده باشند الخ مخفی مباد که اصل حدیث در مصباح متهجد و غیره باین عبارت مذکور است من زار الحسین بن علی علیهما السلام یوم عاشوراء من المحرم حتی یظل عنده باکیا لقی الله عز و جل یوم القیمة بثواب الفی حجة و الفی عمرة و الفی غزوة کثواب من حج و اعتمر و غزا مع رسول الله ص و مع الائمة الراشدین ع و در کامل الزیارة بلفظ الف الف حجة واقع است پس مفاد حتی یظل عنده باکیا ترجمه اش چنین باید که هر که زیارت کند امام حسین را در دهم محرم تا اینکه گریان شود نزد قبر شریف آنحضرت نه بر نهجیکه فرموده اند که یا گریان شود چه از ظاهر ترجمهٔ جناب ایشان تردید مفهوم میشود و لا یدل علیه ظاهر العبارة لان فی اصل الحدیث البکاء داخل فی کیفیة الزیارة و احتمال دارد که لفظ تا فرموده باشند و آن بدون الحاق لفظ اینکه در امثال چنین مقام راست نمی آید و علی هذا القیاس لفظ دو هزار هزار است چه در حدیث لفظ الفی واقع است ترجمه اش دو هزار است نه دو هزار هزار که عبارت از بیست لکه باشد و بموافق نسخهٔ کامل الزیارة ترجمه هزار هزار میشود که در آن لفظ الف الف واقع است و محصل الف الف ده لکه است نه بیست لکه هزار پس ترجمهٔ جناب آخوند رحمة الله مطابق هیچیک نیست کما هو الظاهر علی المتامل مگر اینکه آن جناب لفظ دو در ترجمهٔ خود از موافق نسخهٔ متهجد و تکرار الف از نسخهٔ کامل الزیارة اخذ فرموده در ترجمه بدو هزار هزار از راه ضعف فرموده باشند عجبی نیست ۱۲

منه عفی عنه

ہو اور اوسکو ممکن ہو قبر شریف پر جانا حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ کہ دور ہین او نہین چاہیے کہ روز
عاشور صحرا کیطرف چلی جائین یا جو کوٹھہ اور بالاخانہ کہ اونکی گھر مین بلند ہو او سپر جائین اور
انگشت شہادت سے اشارہ کرین طرف قبر شریف او نحضرت کی اور زیارت پڑہین
اور جہد و کوشش کرین نفرین اور لعنت کرنی مین اوپر قاتلان او نحضرت کی اور بعد
اوسکے دو رکعت نماز زیارت کی پڑہین اور اوس عمل کو اول روز پیش از ظہر
بجا لائین بعد اوسکی نوحہ و زاری کرین اور پر مصیبت امام حسین علیہ السلام کی او
بہت سا روویں اور جو کوئی او نکی گھر مین ہو اوسکو بھی حکم رونیکا کرین اور اپنی
گھر کی آدمیوں سی تقیہ اور پوشیدہ نکرین اپنی رونیکو اور مصیبت اور تعزیہ داری
اور سامان حزن و ملال اور گریہ و زاری کو اپنی گھر مین برپا کرین اور ملاقات
کری ایک دوسری سی اپنی گھر مین روتی اور پیٹتی اوپر اوس جناب کی حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہین کہ جو شخص ان اعمال کو بجا لاوی تو مین ضامن
ہوتا ہون کہ جیتنی ثواب کہ ذکر کیے گئی حق تعالی سی اوس شخص کو عطا فرمائیگا مالک
نی تعجب سے کہا کہ آپ ان ثوابون کی ضامن اور کفیل مین آپنے فرمایا کہ ہان ہم ضامن
اور کفیل ہین بہر مالک نی عرض کیا کہ ایک دوسری کو کیونکر تعزیہ اور پرسا دیوی
ایسی حالت مین کہ روتا ملاقات کری اور کیا کہی حضرت نی فرمایا کہ ایک دوسری سی کہی حکم
یہ ہی عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ
الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہِ الْاِمَامِ الْمَھْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ
علقمہ بن محمد کہتی ہین کہ مین نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی عرض کی کہ یا حضرت
آپ تعلیم فرماوین مجکو وہ دعا کہ جو عاشورہ کی دن نزدیک زیارت قبر شریف

کی پڑہون اور وہ دعا کہ جب ہین کسی اور شہر مین ہون تو اوسکو اشارہ کرکی پڑہون
اور زیارت کرون حضرت نی فرمایا کہ ای علقمہ جسوقت کہ تو بجالای تو اون دو رکعتون
مین بعد اسکی کہ اشارہ کیا ہو تو نی طرف اونحضرت کی ساتہ سلام کی اور کہا ہو
تو نی بعد اشارہ اور نماز کی اوس محل کو کہ مذکور ہو کا پس جا کو پڑہی تو وہ دعا
کہ جو ملائکہ پڑہتی ہین بیچ اوسوقت کی کہ زیارت اونحضرت کی کرتی ہین تو عوض اسکی
لکہتا ہی خداوند کریم واسطی تیری ہزار ہزار حسنہ او محو کرتا ہی تیری ہزار ہزار گناہ اور
بلند کریکا خدا بیچ بہشت کے ہزار ہزار درجہ اور ہوکا تو اون لوکونمین سی کہ جو شہید
ہوی ہین حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ اور شریک ہوکا تو درجات اونکی
ثواب مین شہید ونکی اور گنا جاکا اون لوکونمین سی جاینکی کہ جو حضرت کی ساتہ شہید
ہوی ہین اور لکہا جایگا واسطی تیری ثواب زیارت ہر پیغمبر اور رسول کا اور سوای
انکی جسنی کہ زیارت حضرت کی کی ہی اون سب لوکون کی زیارت کا ثواب تجکو
ملیکا اور وہ زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ
وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَ

وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّي جَمِيعاً سَلامُ اللهِ اَبَداً مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ

اللَّيْلُ وَالنَّهارُ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ صَلَوٰتُ اللهِ وَسَلامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ

عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلىٰ جَمِيعِ اَهْلِ

الْاِسْلامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلىٰ جَمِيعِ اَهْلِ

السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ

اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ

الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ

بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ

وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ صَلَوٰتُ اللهِ وَسَلامُهُ عَلَيْكَ اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ

سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ

وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِي اُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ

اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللهُ شِمْراً وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ

وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي بِكَ فَاَسْئَلُ

اللهَ الَّذِي اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِي بِكَ اَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ

مَعَ اِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ

اجعلني عندك وجيهاً بالحسين في الدنيا والآخرة يا ابا عبد الله صلوات

الله وسلامه عليك اني اتقرب الى الله والى رسوله والى امير المؤمنين

والى فاطمة والى الحسن واليك بموالاتك وبالبراءة ممن قاتلك ونصب

لك الحرب وبالبراءة ممن اسس اساس الظلم والجور عليكم وابرأ

الى الله والى رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ممن اسس اساس ذلك

وبنى عليه بنيانه وجرى في ظلمه وجوره عليكم وعلى اشياعكم

برئت الى الله واليكم منهم واتقرب الى الله ثم اليكم بموالاتكم وموالاة

وليكم وبالبراءة من اعدائكم والناصبين لكم الحرب وبالبراءة

من اشياعهم واتباعهم واوليائهم يا ابا عبد الله اني سلم لمن سالمكم وحرب

لمن حاربكم وولي لمن والاكم وعدو لمن عاداكم فاسأل الله الذي

اكرمني بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة من اعدائكم

يجعلني معكم في الدنيا والآخرة وان يثبت لي عندكم قدم صدق

في الدنيا والآخرة واسأله ان يبلغني المقام المحمود لكم عند

الله وان يرزقني طلب ثاري مع امام مهدي ظاهر ناطق منكم

واسأل الله بحقكم وبالشأن الذي لكم عنده ان يعطيني بمصابي

كُم افضل ما يعطي مصاباً بمصيبة بها مصيبة ما اعظمها واعظم

رزيتها في الاسلام وفي جميع اهل السموات والارض اللهم اجعلني

في مقامي هذا ممن تناله منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل

محياي محيا محمد وال محمد ومماتي ممات محمد وال محمد صلوات

وسلامك عليهم اللهم ان هذا يوم تبركت به بنو امية وابن اكلة

الاكباد اللعين ابن اللعين على لسانك ولسان نبيك صلى الله

عليه واله في كل موطن وموقف وقف فيه نبيك صلواتك عليه و

اله اللهم العن ابا سفيان ومعوية بن ابي سفيان ويزيد بن معوية

وال مروان عليهم منك اللعنة ابد الابدين وهذا يوم فرحت به ال

زياد وال مروان عليهم اللعنة بقتلهم الحسين صلوات الله عليه اللهم

فضاعف عليهم اللعن منك والعذاب الاليم اللهم اني اتقرب

اليك في هذا اليوم وفي موقفي هذا وايام حيوتي بالبراءة منهم

واللعنة عليهم وبالموالاة لنبيك وال نبيك عليهم السلام

اللهم العن اول ظالم ظلم حق محمد وال محمد واخر تابع

له على ذلك اللهم العن العصابة التي جاهدت الحسين صلواتك

عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلىٰ قَتْلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً پھر سو بار
کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ
بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَداً مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلىٰ
اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلىٰ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پھر کہی اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ
بِاللَّعْنِ مِنِّيْ وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلاً ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ
مُعَاوِيَةَ خَامِساً وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْراً وَ
اٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ سجدہ میں جاکر کہی
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلىٰ مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلىٰ عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَوْلَادِ
الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ علقمہ کہتی ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے [illegible]
کہ اگر تو اس ترکیب سے ہر روز پڑھے تو جسقدر کہ ثواب بڑا کہ ہو سکے
تجکو ہر ہر روز ملا کریگا آمد زمد حدیث کی ہے محمد بن خالد طیالسی نے سیف بن عمیرہ سے

بن عیسیٰ سے کہ وہ کہتا ہے کہ میں صفوان بن مہران جمال اور بہت سے دوستونکے ہمراہ نجف اشرف میں گیا زیارت کے واسطے بعد تشریف لیجانے حضرت صادق علیہ السلام کے حیرہ سے مدینہ کو پس جب میں زیارت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فارغ ہوا صفوان نے مکان بالائے سر حضرت امیر علیہ السلام سے اپنا منہ طرف قبر شریف امام حسین علیہ السلام کے کیا اور کہا کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام شریف میں آیا تھا اوس جناب نے اسیطرح اس زیارت کو پڑھا تھا جسطرح سے کہ میں اس زیارت کو بجالایا یعنی پڑھی صفوان نے وہ زیارت کہ جو علقمہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی تھی پھر دو رکعت نماز پڑھی نزدیک سر مبارک امیر المومنین علیہ السلام کے اور وداع کیا بعد نماز کے جناب امیر علیہ السلام کو پھر منہ کیا صفوان نے طرف قبر شریف جناب سید الشہدا کے اور اوس حضرت کو بھی وداع کیا اور منجملہ اون دعاؤں کے بعد دو رکعت نماز کے پڑھی یہ دعا بھی یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا مُجِیْبَ

دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَیَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَیَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَیَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

وَيَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَيَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ وَيَا
مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ وَيَا مُدْرِكَ
كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ
هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ
السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِي
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ
مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنِّي بِهِمْ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا
وَبِهِمْ أَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ أَتَشَفَّعُ إِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ أَسْأَلُكَ وَأُقْسِمُ وَأَعْزِمُ عَلَيْكَ
وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ
وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ
وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ دُونَ الْعَالَمِينَ وَبِهِ أَبَنْتَهُمْ وَأَبَنْتَ فَضْلَهُمْ
مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتَّى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ
مِنْ أُمُورِي وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي وَتُجِيرَنِي مِنْ

مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيْرُنِيْ مِنَ الْفَاقَةِ وَتُغْنِيْنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ وَ
تَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ أَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ أَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُوْنَةَ مَنْ أَخَافُ
حُزُوْنَتَهُ وَشَرَّ مَنْ أَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ أَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ مَنْ أَخَافُ
بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ أَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ أَخَافُ سُلْطَانَهُ
وَكَيْدَ مَنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ أَخَافُ بَلَاءَ مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ
وَتَرُدَّ عَنِّيْ كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ أَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَأَرِدْهُ
وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمَانِيَّهُ وَ
أَمْنَعْهُ عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَأَنّٰى شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ
لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيْهِ
وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ
عَيْنَيْهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهِ
حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّيْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهُ وَأَنْسِهِ ذِكْرِيْ كَمَا
أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ
وَقَلْبِهِ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ
وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ

واكفني يا كافي ما لا يكفيني سواك فإنك الكافي لا كافي سواك ومفرج
لا مفرج سواك ومغيث لا مغيث سواك وجار لا جار سواك خاب
من كان جاره سواك ومغيثه سواك ومفزعه إلى سواك ومهربه
وملجأه إلى غيرك ومنجاه من مخلوق غيرك وأنت ثقتي ورجائي
ومفزعي ومهربي وملجأي ومنجاي فبك أستفتح وبك أستنجح
وبمحمد وآل محمد أتوجه إليك وأتوسل وأتشفع فأسألك
يا الله يا الله فلك الحمد ولك الشكر وإليك المشتكى
وأنت المستعان فأسألك يا الله بحق محمد وآل محمد أن
تصلي على محمد وآل محمد وأن تكشف عني غمي وهمي و
كربي في مقامي هذا كما كشفت عن نبيك همه وغمه وكربه وكفيته
هول عدوه فاكشف عني كما كشفت عنه وفرج عني كما فرجت
عنه واكفني كما كفيته واصرف عني هول ما أخاف هوله ومؤنة
ما أخاف مؤنته وهم ما أخاف همه بلا مؤنة على نفسي من
ذلك واصرفني بقضاء حوائجي وكفاية ما أهمني همه من أمر
آخرتي ودنياي يا أمير المؤمنين ويا أبا عبد الله عليكما

مِنّی سَلامُ اللّٰهِ اَبَداً ما بَقیتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهارُ وَلا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ
الْعَهْدِ مِنْ زِیارَتِکُما وَلا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنی وَبَیْنَکُما اَللّٰهُمَّ اَحْیِنی
حَیوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّیَّتِهِ وَاَمِتْنی مَماتَهُمْ وَتَوَفَّنی عَلی مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنی
فی زُمْرَتِهِمْ وَلا تُفَرِّقْ بَیْنی وَبَیْنَهُمْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَداً فِی الدُّنْیا وَ
الْاٰخِرَةِ یا اَمیرَ الْمُؤْمِنینَ وَیا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْکُما
اَتَیْتُکُما زائِراً وَمُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰهِ رَبّی وَرَبِّکُما وَمُتَوَجِّهاً اِلَیْهِ بِکُما
وَمُسْتَشْفِعاً بِکُما اِلَی اللّٰهِ فی حاجَتی هٰذِهِ فَاشْفَعا لی فَاِنَّ لَکُما عِنْدَ اللّٰهِ
الْمَقامَ الْمَحْمُودَ وَالْجاهَ الْوَجیهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفیعَ وَالْوَسیلَةَ اِنّی اَنْقَلِبُ
عَنْکُما مُنْتَظِراً لِتَنَجُّزِ الْحاجَةِ وَقَضائِها وَنَجاحِها مِنَ اللّٰهِ بِشَفاعَتِکُما لی
اِلَی اللّٰهِ فی ذٰلِکَ فَلا اَخیبُ وَلا یَکُونُ مُنْقَلَبی مُنْقَلَباً خائِباً خاسِراً
بَلْ یَکُونُ مُنْقَلَبی مُنْقَلَباً راجِحاً مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجاباً لی بِقَضاءِ جَمیعِ
حَوائِجی وَتَشَفَّعا لی اِلَی اللّٰهِ اِنْقَلَبْتُ عَلی ما شاءَ اللّٰهُ وَلا حَوْلَ وَلا
قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضاً اَمْری اِلَی اللّٰهِ مُلْجِئاً ظَهْری اِلَی اللّٰهِ وَمُتَوَکِّلاً
عَلَی اللّٰهِ وَاَقُولُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَکَفی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعا لَیْسَ لی وَراءَ اللّٰهِ وَ
وَراءَکُمْ یا سادَتی مُنْتَهی ما شاءَ رَبّی کانَ وَما لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ

ولا حول ولا قوة الا باللہ استودعکما اللہ ولا جعلہ اللہ آخر العہد منی

الیکما انصرف یا سیدی یا امیر المومنین یا مولای وانت

یا ابا عبد اللہ یا سیدی وسلامی علیکما متصل ما اتصل اللیل

والنہار واصل ذلک الیکما غیر محجوب عنکما سلامی ان شاء اللہ و

اسالہ بحقکما ان یشاء ذلک ویفعل فانہ حمید مجید انقلبت

یا سیدی عنکما تائبا حامدا للہ شاکرا راجیا للاجابۃ غیر آیس ولا

قانط آئبا عائدا راجعا الی زیارتکما غیر راغب عنکما ولا من زیارتکما

بل راجع عائد ان شاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یا سادتی

رغبت الیکما والی زیارتکما بعد ان زہد فیکما وفی زیارتکما

اہل الدنیا فلا خیبنی اللہ مما رجوت وما املت فی زیارتکما

انہ قریب مجیب۔ سیف بن عمیرہ کہتی ہیں کہ میں نی صفوان سی کہا کہ علقمہ نی اس

زیارت کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی واسطی میری روایت کی مگر اس دعا کو

اونہوں نی نقل نہیں کیا صفوان نی کہا کہ ایک روز وارد ہوا میں ہمراہ جناب

امام جعفر صادق علیہ السلام کی نجف اشرف میں پس دیکھا میں نی کہ وہ حضرت نی بجا لائی

زیارت کو جسطرح کہ میں بجا لایا اور اس دعا کو اوس جناب نی پڑھا نزدیک وداع

ی وہ زیارت کہ جو آگی مذکور ہو گی پس جملہ ... باقی رہتا ہی تو آپ لوگ
زیارتکو اکثر پڑہا کرتی ہین مگر کسی کو شبہہ ہو کہ جناب قبلہ و کعبہ کی نزدیک وہ زیارت
کہ جو آگی مذکور ہو گی خود زیارت عاشورا ہی بلکہ یہ علیحدہ ہی اور زیارت عاشوریکا
عمل علیحدہ ایک دوسریکا جز نہین ہی **فصل تیسری بیچ بیان باقی زیارتونکے**
کہ جو عاشورہ کی دن پڑہنا چاہیی اور انہین سی وہ زیارت ہی کہ جو بسند صحیح عبداللہ بن
سنان سی روایت کی ہی کہ گیا مین خدمت بابرکت حضرت صادق علیہ السلام مین عاشورہ کی
دن پس دیکہا مینی کہ حضرت نہایت ملول اور شکستہ حال مین اور آنسو حضرت کی آنکہون
سی علی الاتصال مانند مروارید کی جاری ہین یہ حال دیکہکر عرض کی مینی کہ ای
فرزند رسول آپ کیون روتی ہین خدا آپ کو کبہی نہ رلاوی حضرت نی فرمایا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ تو غافل ہی اور نہین جانتا تو کہ اسی دن حضرت امام حسین علیہ السلام
شہید ہوی ہین یہ سنکی مینی عرض کی کہ ای سید و آقا میری آج کی دن روزہ رکہنی
مین آپ کیا فرماتی ہین آپ نی فرمایا کہ روزہ رکہ بی نیت روزی کی مگر اور افطار کر بعد
نماز عصر کی ایکساعت کی بعد پانی کی گہونٹ سی اسواسطی کہ اسوقت لڑائی موقوف
ہوئی آل رسول سی اور زمین پر تیس شخص اہل بیت اور موالیون مین سی بی غسل و کفن
باعضای پارہ پارہ ذبح کیی ہوی پڑی تہی کہ صاحب مصیبت اور صاحب عزا انکی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہتی اور اگر پیغمبر خدا ہوتی تو سب جا کی انکو تعزیت
... دیتی پس یہ فرما کی آپ اسقدر روی کہ تمام ریش مبارک آنسوؤن سی تر ہو گئی
بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ آج کی دن سب کامون سی بہتر یہ کام ہی
کہ تو کپڑی پاکیزہ پہن اور بند قبا کی تکمی کہولدی اور آستینون کی کہنیون تک

اولٹ لی جسطرح مصیبت رسیدگان اولٹتی ہین اور نکل جاتو بیابان کیطرف اور یا ایسی جگہ
جا کہ جہی کوئی نہ دیکہی یا اکیلی کہر مین رہ اگر خوف سینیونکا ہو پس جب کہ پہر دن چڑہی تو چار
رکعت نماز بخشوع و خضوع اور پاکیزہ رکوع بجا لا یعنی جی لگا کی پڑہ اور دل تیرا خدا
کیطرف ہو اور سوای خوشنودی خدا کی اور کسی بات کا دہیان نہو اور رکوع کو طول
دی اور آداب و شرائط نماز کو بجا لا اور ترکیب چار رکعت نماز کی یہ ہی کہ دو دو
رکعت کر کی پڑہی اور پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑہی
اور دوسری رکعت مین الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہی اور نماز کو تمام کری
اور پہر نیت کر کی پہلی رکعت مین حمد اور سورۂ احزاب اور دوسری رکعت مین
الحمد اور سورہ منافقون پڑہی اور نماز کو تمام کری اور اگر یہ سورہ بجا سا ہو تو جو
سورہ جانتا ہو وہ پڑہی جب نماز پڑہ چکی تو منہ طرف قبر شریف حضرت امام
حسینؑ کی کری اور خیال مین لاوی شہادت اوس امام مظلوم کی اور اونکی اولاد
اور عزیزون اور دوستونکی اور جو مصیبتین اون حضرات کو ظالمون سی پہنچی تہاین
اوسکا جی مین خیال لاوی اور سلام کری حضرت کو یعنی زیارت پڑہی اور
صلوات بہیجی اونحضرتؐ پر اور لعنت کری اونکی قاتلون پر اور ایک روایت مین
ہی کہ ہزار مرتبہ لعنت کہتی قاتلون پر کہ ہر ایک لعن کی ہزار عمل نیک واسطی
اوسکی لکہی جاینگی اور ہزار گناہ اوسکی بخشی جائینگی اور ہزار درجی بہشت مین واسطی
اوسکی بلند ہونگی اور بہتر یہ ہی کہ لعنت اسطرح سی کری کہ ہزار بار کہی اللّٰہم
العن قتلۃ الحسین واصحابہ بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ جس جگہ تو ٹہرا ہی کئی
قدم کی بڑہ لی کہہ انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضائہ وتسلیما لامرہ اور

اگر سات مرتبہ بسطح حسین کی یوں پہیری یعنی گئی قدم پڑہی اور اسکو پڑہی اور پہر اسی جگہ
پر آوی اور پہر پڑہی اور آنکہیں کہولی دس دعا کو اسطرح سات مرتبہ تو پہر ہی اور سب حال میں روتا ہووی
یعنی آگی پڑہنی میں اور پیچہی کہٹنی میں روتا جاوی اور غمناک رہی بس یہ جگہ پہر آوی اس دعا کو پڑہی

اللهمّ عذّب الكفرة الذين شاقّوا رسولك وحاربوا أولياءك وعبدوا غيرك واستحلّوا
محارمك والعن القادة والأتباع ومن كان منهم فخبّ وأوضع معهم أو رضي بفعلهم
لعناً كثيراً اللهمّ وعجّل فرج آل محمّد واجعل صلواتك عليه وعليهم
واستنقذهم من أيدي المنافقين المضلّين والكفرة الجاحدين وافتح لهم
فتحاً يسيراً وأتح لهم روحاً وفرجاً قريباً واجعل لهم من لدنك على عدوّك وعدوّهم
سلطاناً نصيراً بعد اسکی ہاتھ دعا کیواسطی اوٹہاوی اور قصد کری دشمنان آل محمد کا اور کہی

اللهمّ إنّ كثيراً من الأمّة ناصبت المستحفظين من الأئمّة وكفرت
بالكلمة وعكفت على القادة الظلمة وهجرت الكتاب والسنّة و
عدلت عن الحبلين اللذين أمرت بطاعتهما والتمسّك بهما فأماتت
الحقّ وحادت عن القصد ومالأت الأحزاب وحرّفت الكتاب
وكفرت بالحقّ لمّا جاءها وتمسّكت بالباطل لمّا اعترضها وضيّعت
حقّك وأضلّت خلقك وقتلت أولاد نبيّك وخيرة عبادك

وحملة علمك وورثة حكمتك ووحيك اللهم وزلزل أقدام أعدائك
وأعداء رسولك وأهل بيت رسولك اللهم وأخرب ديارهم
وافلل سلاحهم وخالف بين كلمتهم وفت في أعضادهم وأوهن
كيدهم واضربهم بسيفك القاطع وارمهم بحجرك الدامغ وطمهم
بالبلاء طماً وقمهم بالعذاب قماً وعذبهم عذاباً نكراً وخذهم بالسنين
والمثلات التي أهلكت بها أعداءك إنك ذو نقمة من المجرمين
اللهم إن سنتك ضائعة وأحكامك معطلة وعترة نبيك
في الأرض هائمة اللهم فأعن الحق وأهله واقمع الباطل وأهله
ومن علينا بالنجاة واهدنا إلى الإيمان وعجل فرجنا وانظمه بفرج
أوليائك واجعلهم لنا وداً واجعلنا لهم وفداً اللهم وأهلك من
جعل يوم قتل ابن نبيك وخيرتك عيداً واستهل به فرحاً ومرحاً وخذ آخرهم
كما أخذت أولهم وضاعف اللهم العذاب والتنكيل على ظالمي أهل
بيت نبيك وأهلك أشياعهم وقادتهم وأبد حماتهم وجماعتهم
اللهم وضاعف صلواتك ورحمتك وبركاتك على عترة نبيك
العترة الضائعة الخائفة المستذلة بقية من الشجرة الطيبة الزاكية

اركه واعل اللّهم كلمتهم وافلج حجتهم واكشف البلاء واللأواء و
حنادس الاباطيل والعمى عنهم وثبت قلوب شيعتهم وحزبك على
طاعتك وولايتهم ونصرتهم وموالاتهم واعنهم وامنحهم الصبر على
الاذى فيك واجعل لهم اياما مشهودة واوقاتا محمودة مسعودة
توشك فيها فرجهم وتوجب فيها تمكينهم ونصرهم كما ضمنت لاوليائك
في كتابك المنزل فانك قلت وقولك الحق وعد الله الذين امنوا
منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين
من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا
يعبدونني لا يشركون بي شيئا اللهم واكشف غمتهم يا من لا يملك
كشف الضر الا هو يا واحد يا احد يا حي يا قيوم وانا يا الهي عبدك
الخائف منك والراجع اليك السائل لك المقبل عليك اللاجئ
الى فنائك العالم بانه لا ملجأ منك الا اليك اللهم فتقبل
دعائي واسمع يا الهي علانيتي ونجواي واجعلني ممن رضيت عمله
وقبلت نسكه ونجيته برحمتك انك انت العزيز الكريم
اللهم وصل اولا واخرا على محمد وال محمد وبارك

على محمد وآل محمد وارحم محمداً وآل محمد بأكمل وافضل ما
صليت وباركت وترحمت على انبيائك ورسلك وملائكتك
وحملة عرشك بلا اله الا انت اللهم لا تفرق بيني وبين محمد و
آل محمد صلواتك عليه وعليهم واجعلني يا مولاي من شيعة
محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين وذريتهم الطاهرة المنتجبة
وهب لي التمسك بحبلهم والرضا بسبيلهم والاخذ بطريقتهم انك
جواد كريم پس سجده میں جاوے اور اپنے رخسار کو خاک پر رکھے
اور کہے يا من يحكم ما يشاء ويفعل ما يريد انت حكمت
فلك الحمد محموداً مشكوراً فعجل يا مولاي فرجهم
وفرجنا بهم فانك ضمنت اعزازهم بعد الذلة وتكثيرهم
بعد القلة واظهارهم بعد الخمول يا اصدق الصادقين
ويا ارحم الراحمين فاسألك يا الهي وسيدي متضرعاً
اليك بجودك وكرمك بسط املي والتجاوز عني وقبول
قليل عملي وكثيره والزيادة في ايامي وتبليغي ذلك
المشهد وان تجعلني ممن يدعى فيجيب الى طاعتهم و

مجرا لاہم و نصرہم و تریبی ذالک و بنا سر تعالی فی عافیۃ انک علی کل
شیٔ قدیر پس کو آسمان کیطرف اوٹھاوی اور کہی اعوذ بک ان اکون من الذین
لا یرجون ایامک فاعذنی یا الٰہی برحمتک من ذالک حضرت فرماتی ہین
کہ اگر تو اس عمل کو سطرحسی بجالاوی تو یہ عمل ہزار ہا تیری واسطی بہت سے حجون اور
عمرون سنی و حج اور عمری کہ جسمین بہت سا روپیہ تو نی صرف کیا ہو اور اپنی بدن پر بہت
سی شقت اوٹھائی ہو اور اپنی عیال سی تو جدا ہوا ہو اور پہر حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی
اس نماز کو عاشورہ کی دن پڑہی اور اس دعا کو از روی اخلاص بجالاوی اور اس
عمل کو ساتھ یقین اور صدق دل کی عمل مین لاوی تو حق تعالی دس خصلتین اوسکو
عطا فرماتا ہی اور وہ یہ ہین کہ خدا اوسکو بری موت سی اوسکو محفوظ رکہتا ہی مانند دوبنی
کی اور جلنی کی اور مکان مین دبنی سی اور مثل اوسکی اور اوسپر مرنی دم تک کوئی دشمن
نہین مسلط ہوتا اور اللہ اس شخص کو اور اوسکی اولاد کو چار پشتون تک محفوظ رکہتا ہی دیوانگی
و دبا ل خورہ اور کوڑہ وغیرہ سی اور شیطانکو اور شیطان کی دوستونکو اوسپر اور اوسکی
اولاد پر چار پشتون تک مسلط نہین کرتا فصل چوتہی بیچ زیارت سائر شہدا
وغیرہ کی اور اوسمین ہی وہ زیارت ہے کہ جو مشتمل ہی اوپر زیارت سائر شہدا کی اور
متضمن ہی اوپر تعزیت اور پرسادینی حضرت رسولخدا اور ائمہ ہدا کی اور مناسب یہ ہی
کہ آخر روز عاشورہ کو اس زیارت کی تئین بجالاوی اور جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہ
العالی نی بہی یون دیکہا ہی کہ آخر روز آپ اس زیارت کو بجالاتی ہین اور وہ یہ
ہی السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ السلام علیک یا وارث
نوح نبی اللہ السلام علیک یا وارث ابراہیم خلیل اللہ السلام

عليك يا وارث موسى كليم الله السلام عليك يا وارث عيسى روح
الله السلام عليك يا وارث محمد حبيب الله السلام عليك يا وارث
علي امير المؤمنين السلام عليك يا وارث الحسن الشهيد سبط رسول
الله السلام عليك يا ابن رسول الله السلام عليك يا ابن البشير النذير
وابن سيد الوصيين السلام عليك يا ابن فاطمة سيدة نساء العالمين
السلام عليك يا ابا عبد الله السلام عليك يا خيرة الله وابن
خيرته السلام عليك يا ثار الله وابن ثاره السلام عليك ايها
الوتر الموتور السلام عليك ايها الامام الهادي الزكي وعلى ارواح
حلت بفنائك واقامت في جوارك ووفدت مع زوارك السلام
عليك مني ما بقيت وبقي الليل والنهار فلقد عظمت بك الرزية
وجل المصاب في المؤمنين وفي المسلمين وفي اهل السموات
اجمعين وفي سكان الارضين فانا لله وانا اليه راجعون وصلوات
الله وبركاته وتحياته عليك وعلى آبائك الطيبين المنتجبين
وعلى ذراريهم الهداة المهديين السلام عليك يا مولاي وعليهم
وعلى روحك وعلى ارواحهم وعلى تربتك وعلى تربتهم اللهم

لَقَهِّرِ رَحْمَةً وَرِضْوَاناً وَرَجَاءً وَنَجَاتاً اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَا ابْنَ الشَّهِيْدِ يَا اَخَا الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَاءِ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ
وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَاماً سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ سَلَاماً
مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ الشَّهِيْدِ
اَلسَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى عَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلَى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَاماً اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ
الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ

کہ تیسرے کو ماہ صفر کی مستحب ہی کہ دو رکعت نماز اسطرح سی بجا لاوی کہ پہلی رکعت
مین بعد الحمد کی سورۂ انا فتحنا پڑھی اور دوسرے رکعت مین بعد حمد کی سورۂ توحید
پڑہی اور بعد سلام کی سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور سو مرتبہ
اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اٰلَ اَبِیْ سُفْیَانَ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
کہی اور بیسوین تاریخ اس مہینہ کی مشہور بروز اربعین یعنی روز چہلم حضرت امام حسین
علیہ السلام سی جنانچہ آخوند صاحب رحمہ نی زاد المعاد مین لکھا ہی کہ بیچ کتب معتبرہ
کی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ علامتین مومن کی پانچ چیز
اکاون رکعت نماز نافلہ اور فریضہ ملا کی بجا لانا اور زیارت اربعین پڑہنا اور انگوٹھی
دست راست مین پہنا اور پیشانی کو خاک پر وقت سجدہ شکر کی رکھنا اور باواز بلند
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا ایں کیفیت زیارت کی بسند معتبر صفوان جمال سی منقول
ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مولا اور آقا میری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی مجھسی
فرمایا کہ زیارت بجا لاؤ جسوقت کہ روز بلند ہوا ہووی یعنی تھوڑا سا دن چڑہا ہووی
تو اسوقت زیارت اربعین کو بجا لاوی اور وہ یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلٰی وَلِیِّ اللّٰہِ
وَحَبِیْبِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَلِیْلِ اللّٰہِ وَنَجِیْبِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَفِیِّ اللّٰہِ وَ
ابْنِ صَفِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ
وَقَتِیْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِیُّكَ وَابْنُ وَلِیِّكَ وَصَفِیُّكَ
وَابْنُ صَفِیِّكَ الْفَائِزُ بِکَرَامَتِكَ اَکْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ
وَاجْتَبَیْتَهٗ بِطِیْبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَیِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا

مِنَ الْقادَةِ وَذائِداً مِنَ الذّادَةِ وَاَعْطَيْتَهُ مَوارِيثَ الْاَنْبِياءِ وَآ
جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِياءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعاءِ وَمَنَحَ
النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبادَكَ مِنَ الْجَهالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلالَةِ
وَقَدْ تَوازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيا وَباعَ حَظَّهُ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنى وَشَرى
آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّى في هَواهُ وَاَسْخَطَكَ وَسَخَطَ
نَبِيَّكَ وَاَطاعَ مِنْ عِبادِكَ اَهْلَ الشِّقاقِ وَالنِّفاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزارِ
الْمُسْتَوْجِبينَ النّارَ فَجاهَدَهُمْ فيكَ صابِراً مُحْتَسِباً حَتّى سُفِكَ في
طاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبيحَ حَريمُهُ اَللّـهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبيلاً وَعَذِّبْهُمْ
عَذاباً اَليماً اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
سَيِّدِ الْاَوْصِياءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمينُ اللهِ وَابْنُ اَمينِهِ عِشْتَ سَعيداً
وَمَضَيْتَ حَميداً وَمُتَّ فَقيداً مَظْلُوماً شَهيداً وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ
لَكَ ما وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ وَجاهَدْتَ في سَبيلِ اللهِ حَتّى اَتاكَ
الْيَقينُ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ
بِذلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اَللّـهُمَّ اِنّي اُشْهِدُكَ اَنّي وَلِيٌّ لِمَنْ والاهُ وَعَدُوٌّ

لمن عاداہ بابی انت وامی یا ابن رسول اللہ اشہد انک کنت نورا فی
الاصلاب الشامخۃ والارحام الطاہرۃ لم تنجسک الجاہلیۃ
بانجاسہا ولم تلبسک المدلہمات من ثیابہا واشہد انک من دعائم
الدین وارکان المسلمین ومعقل المؤمنین واشہد انک الامام البر
التقی الرضی الزکی الہادی المہدی واشہد ان الائمۃ من ولدک کلمۃ
التقوی واعلام الہدی والعروۃ الوثقی والحجۃ علی اہل الدنیا
واشہد انی بکم مؤمن بشرائع دینی وخواتیم عملی وقلبی لقلبکم
سلم وامری لامرکم متبع ونصرتی لکم معدۃ حتی یاذن اللہ لکم
فمعکم معکم لا مع عدوکم صلوات اللہ علیکم وعلی ارواحکم
واجسادکم وشاہدکم وغائبکم وظاہرکم وباطنکم آمین رب
العالمین پس دو رکعت نماز بجا لاوے اور جو دعا کہ چاہے طلب کرے اور سید
ابن طاؤس نے لکھا ہے کہ بیچ اس زیارت کے ساتھ ایک وداع بھی آیا ہے کہ وہ
وداع مخصوص ہے ساتھ اس زیارت کے پس چاہیے کہ سامنے ضریح مبارک کے کھڑا ہووے
اور یوں کہے السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک
یا ابن علی المرتضی وصی رسول اللہ السلام علیک یا ابن فاطمۃ

الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ
الزَّكِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَشَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ
وَابْنَ مَوْلَايَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى أَتَاكَ
الْيَقِينُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ أَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ زَائِرًا
وَافِدًا رَاغِبًا مُقِرًّا لَكَ بِالذُّنُوبِ هَارِبًا إِلَيْكَ مِنَ الْخَطَايَا لِتَشْفَعَ
لِي عِنْدَ رَبِّكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَمَيِّتًا فَإِنَّ
لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامًا مَعْلُومًا وَشَفَاعَةً مَقْبُولَةً لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خَذَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ دَعَوْتَهُ
فَلَمْ يُجِبْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَنَعَكَ مِنْ حَرَمِ اللّٰهِ وَحَرَمِ رَسُولِهِ
وَحَرَمِ أَبِيكَ وَأَخِيكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَنَعَكَ مِنْ شُرْبِ مَاءِ الْفُرَاتِ
لَعْنًا كَثِيرًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ وَسَيَعْلَمُ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهِ وَ

زیارتہ وارزقنیہ ابداً ما ابقیتنی و احییتنی یا رب و ان مت فاحشرنی
فی زمرتہ یا ارحم الراحمین اقول بظاہر یہ وداع مخصوص اون لوگونکی ہی کہ جو ضریح
مبارک کی قریب کربلای معلی مین ہوین اور جو لوگ کہ دور ہین اونکو اسکا بجا لانا ضرور
نہین معلوم ہوتا اور اٹھائیسوین صفر کی بنا بر قول اکثر علما کی روز وفات رسالتمآبؐ
ہی اور شیخ طوسی اور اکثر علمانی لکھا ہی کہ شہادت امام حسن مجتبی علیہ السلام کی بہی اٹھائیسوین
تاریخ واقع ہوئی پس قیام مراسم تعزیت اوس روز بسبب وفات ان بزرگوارونکی اور زیارت
نزدیک و دور سی مناسب ہی اور آخوند علیہ الرحمہ زاد المعاد کی فرماتی ہین
کہ درمیان عوام بلکہ خواص کی چہار شنبہ آخر ماہ صفر نحوست مشہور ہی لیکن کوئی
حدیث اہل سنت کی اور اہل شیعہ کی نظر سی نہین گذری کہ جس سی نحوست ثابت
ہووی لیکن نحوست مطلق چہار شنبہ کی خصوصا چہار شنبہ آخر ہر ماہ احادیث مین وارد
ہوئی ہی چونکہ یہ مہینہ فی الجملہ باسباب سابقہ منحوس ہی اگر اس مہینہ کا آخری
چار شنبہ زیادہ نحوست رکہتا ہو تو تعجب نہین پس لازم ہی کہ اوس دن عبادت
اور امور خیر مین اسکو بسر کری اور توکل خدا پر رکہی تاکہ آفات سماوی
اور ارضی سی محفوظ رہی نہ مثل جہلای عجم کی لہو اور لعب مین مشغول
ہووی پوشیدہ نہ رہی کہ سابقا مذکور ہوا کہ کتب معتبرہ مین حضرت
امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ علامات
مومن پانچ چیزین ہین اکیاون رکعت نماز نافلہ شب و روز اور
فریضہ ملا کر بجا لانا اور زیارت اربعین پڑہنا اور پیشانی
خاک پر واسطی سجدہ شکر کی رکہنا اور انگوٹہی

دست راست مین کرنا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم بآواز بلند کہنا چونکہ اس حدیث مین پانچ
چیزین مذکور ہین لہذا مناسب مقام یہ ہی کہ فضیلت اور ثواب اور ترکیب ہر ایک کے کچھ
کچھ بالاجمال بیان کی جاوی پس جان تو کہ تفصیل اکاون رکعت کی یہ ہی کہ سترہ رکعتین
فریضہ پنجگانہ کی ہین اور چونتیس رکعتین نوافل روز وشب ہین اوسمین سی آٹھہ رکعتین نافلہ
ظہر کی قبل ظہر کی اور آٹھہ رکعتین نافلہ عصر کی قبل عصر کی اور چار رکعتین نافلہ مغرب بعد
مغرب کی اور دو رکعت نشستہ کہ ایک رکعت مین محسوب ہے نافلہ عشا ہی بعد نماز عشا
کی اور گیارہ رکعت نافلہ شب ہے جسی نماز شب کہتی ہین آٹھہ رکعت اول گیارہ مین سی
نماز شب کہلاتی ہی اور دو رکعت کو شفع کہتی ہین اور ایک رکعت کو وتر کہتی ہین
اور دو رکعت نافلہ صبح ہی قبل نماز صبح کی پس کیفیت زیارت کی تو اوپر مذکور ہوئی
اور کیفیت سجدہ شکر اور نماز شکر کی سفینۃ النجاۃ وغیرہ مین مذکور ہی و بسم اللہ الرحمن الرحیم
بہ آواز بلند کہنی سی مراد یہ ہی کہ ہر نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بآواز بلند کہا کری کہ
یہ مستحب ہے لیکن تفصیل نوافل کی اور فضیلت اور اوقات اور ترکیب اوسکی پس ایک
باب اور چہ فصلون مین بیان کی جاتی ہی اور اسیطرح تفصیل انگشتر کی بہی بعد اسکے
ان شاء اللہ بیان کی جائیگی باب دوسرا بیچ بیان فضیلت اور ثواب مطلق
نوافل کی اور اوقات اور ترکیب نوافل پنجگانہ کی اور اوسمین دو فصلین ہین فصل پہلی
بیچ فضیلت اور ثواب نوافل پنجگانہ کی پوشیدہ نہ ہی کہ فضائل اور ثواب
نوافل کی زیادہ اسی ہین کہ کتب مبسوطہ مین مبسوط ہوئی ہین اور یہہ رسالہ اوسکی گنجایش
کہان رکہتا ہی کہ تحریر ہوسکین پس جان تو کہ مبالغہ تمام واقع ہوا ہی بیچ اخبار بسیار
کی ائمہ معصومین علیہم السلام سی واسطی التزام کرنی اوپر پڑہنی نوافل شب و روز کی خصوصًا

خصوصا نوافل یومیہ کی چنانچہ آخوند صاحب بیچ حدیقۃ المتقین کی لکھتی ہین کہ بیچ حدیث
صحیح کی منقول ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب شب معراج
آسمان پر تشریف لیگئی تو حق تعالی سی حضرت نی سوال کیا کہ پروردگارا کیا حال
اور کیا رتبہ ہی بندۂ مومن کا نزدیک تیری پروردگار عالم نی جواب مین ارشاد
فرمایا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حال اوسکا میری نزدیک اس رتبہ مین ہی کہ
جو شخص خوار کری میری دوست کو تو جیسی مجھسی اوس شخص نی ظاہر لڑائی کی
اور مین اپنی دوست کی بہت جلد یاری کرتا ہون اور میری تئین کسی چیز مین اتنا
تردد نہین ہوتا جیسا کہ قبض روح مومن مین ہوتا ہی کہ وہ مرگ کی تئین مکروہ رکھتا ہی
اور مین اوسکی آزردگی نہیں چاہتا مگر صلاح حال اوسکا اسی مین ہو اور بدرستیکہ
تقرب حاصل کرتا ہی بندۂ مومن مجھسی بسبب بجالانی نوافل کی یہانتک کہ وہ
بندہ محبوب میرا ہوتا ہی پس جب وہ بندہ محبوب میرا ہوا تو اوس وقت مین بمنزلہ کانون
اوسکی کی ہوتا ہون کہ وہ جو کچھ کہ سنتا ہی گویا میری کانون سی سنتا ہی
اور مین بمنزلہ اوسکی آنکھونکی ہوں کہ جو کچھ کہ وہ دیکھتا ہی گویا میری آنکھون سی دیکھتا
ہی اور مین بمنزلہ زبان اوسکی کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ کہتا ہی گویا میری زبان
سی کہتا ہی اور مین بمنزلہ ہاتون اوسکی کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ کرتا ہی گویا میری
ہاتون سی کرتا ہی اور اگر وہ بندہ کچھ مجھسی طلب کرتا ہی اور دعا مانگتا ہی
اوسکی دعا کو قبول کرتا ہون اور اوسکی سوال کو عطا کرتا ہون آخوند
صاحب بعد ذکر اس حدیث کی فرماتی ہین کہ ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ بسبب
نوافل کی بندہ مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچتا ہی کہ جو کچھ کہ کرتا ہی واسطی خدا کی کرتا ہی

اور بالکلیہ خالی ہوتاہی مرادات نفس سی یہان تک کہ بہشت اور دوزخ اور قرب کمال سی ہی اور آخوند صاحب فرماتی ہین کہ ہر ایک فقرہ فقرات مین سی اس حدیث کی معتبر درمیان شیعہ اور سنی کی ہی اور بہت سی حقائق اور معارف مندرج ہین چنانچہ بہت سی کتابین بیچ شرح اس حدیث کی تصنیف کی گئی ہین فقط انتہی کلامہ پس جانا چاہیی کہ خوشحال اوس مرد مومن کا کہ جو نوافل کو بجالاوی اور بسبب اوسکی محبوب حق تعالی کا ہو کہ حق تعالی اوس مومن کو بسبب بجالانی نوافل کی اسطرح خطاب فرماوی کہ وہ محبوب میرا ہی اور اوسکی اعضا میری اعضا ہین اور جسنی اوسکو ذلیل کیا اوسنی میری ساتہ لڑائی ظاہر بظاہر کی اور مثل اسکی فضیلتین بہت سی کتب مبسوطہ مین مذکور ہین کہ بخوف تطویل مینی ترک کیا فصل دوسری بیچ اوقات نوافل کی اسی جان تو کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال آفتاب سی یہان تک کہ سایہ دو قدم تک آوی اور وہی وقت ابتدای فضیلت نماز ظہر کا ہی ہی اور وقت نافلہ عصر کا بعد نماز ظہر کی ہی یہان تک کہ سایہ چار قدم کو پہونچی اور یہی وقت ابتدای فضیلت عصر کا ہی ہی اور بعضی علمانی لکہا ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال آفتاب سی تا قد شاخص ہی یعنی جبتک کہ سایہ برابر قد شاخص کی ہو اوس وقت تک وقت نافلہ ظہر کا باقی ہی اور بعد نماز ظہر کی تا دو قد شاخص وقت نافلہ عصر کا ہی یعنی بعد ظہر کی جبتک کہ سایہ آفتاب کا برابر دو شاخص کی پہونچی اوس وقت تک وقت نافلہ عصر کا باقی ہی اور بعد گذرنی ان وقتون کی پہلی نماز فریضہ کو بجالانا اور بعد اوسکی نوافل کو بہ نیت قربت پڑہنا اور طریقہ وقت کی پہچاننی کا یہ ہی کہ مثلا ایک لکڑی سیدہی زمین ہموار و برابر پر سات انگل کی کہڑی کرین اور اگر لکڑی بصورت کا جر ہووی تو بہتر ہی کہ اوس سی خوب حال معلوم ہوتا ہی اور

اور شاخص اوسکو کہتی ہین پس جب کہ آفتاب طلوع کریگا تو اوسوقت سایہ اوس لکڑیکا
بہت بڑا مغرب کی جانب پڑیگا پس جون جون آفتاب بلند اور اونچا ہوتا جائیگا وہ
سایہ اوسکا چھوٹا ہوتا جائیگا یہانتک کہ وہ کم ہوتی ہوتی یا بالکل جاتا رہیگا یا کچھ
تھوڑا سا بسبب اختلاف بلاد و فصول کی باقی رہیگا پس بعد کمی کی یا موقوف ہوجانیکی پہر وہ سایہ
مشرق کیطرف بڑہنا شروع ہوگا پس جسوقت کہ سایہ بڑہنا شروع ہوتی ہی وقت زوال آفتابکا ہی
اور وہی وقت نافلہ ظہر اور ابتدای فضیلت ظہر کا ہی پس اوسوقت سی
لیکر جب تک کہ وہ سایہ دو انگل تک بڑہی وقت نافلہ ظہر اور فضیلت ظہر کا ہی اور
اوس مقدار کو دو قدم شاخص کہتی ہین اور بعض علما کی نزدیک زوال سی لیکر جب تک
کہ سایہ برابر اوس لکڑی کی آوی جب تک وقت نافلہ کا باقی ہی یعنی سات انگل
کی سایہ تک وقت نافلہ کا باقی ہی اور بعد اوسکے وقت نماز ظہر کا ہی اور بعد
نماز ظہر کی پس وقت نافلہ عصر کا ہی جب تک کہ سایہ چار انگل تک ہوجاتی اور بعد اوسکے
وقت نماز عصر کا ہی اور بعضی علما کی نزدیک بعد ظہر کی جب تک کہ سایہ اوس لکڑی کی
دو برابر آوی وقت نافلہ عصر کا باقی ہی مگر احتیاط پہلی قول مین ہی اور وقت نافلہ
مغرب کا بعد نماز مغرب کی ہی پس اول شام یعنی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوا اور
مشرق کی جانب سرخی ہوکر موقوف ہونی لگی وہ تو وقت فضیلت نماز مغرب
کا ہی اور بعد نماز مغرب کے وقت نافلہ مغرب کا ہی جب تک کہ سرخی مغرب کی جانب
باقی رہی اور بعد برطرف ہونی سرخی مغرب کے پہر وقت ہس باقی رہتا کہ وہ وقت
فضیلت نماز عشا کا ہی اور وقت نافلہ عشا کا بعد نماز عشا کی ہی نصف شب تک
اور وقت نافلہ شب کا یعنی نماز شب کا نصف شب سی تا طلوع صبح صادق ہی

اور صبح صادق کی پہلی صبح کاذب ہوتی ہی اور اوسکی صورت یہ ہی کہ ایک
سفیدہ مشرق سی پہیلنا شروع ہوتا ہی اور مغرب کی طرف طول مین وہ پہیلتا
آتا ہی اوسی صبح کاذب کہتی ہین پہر وہ سفیدہ غرب کیطرف سی گہٹنا شروع ہوتا
ہی یہان تک کہ وہ کم ہوتی ہوتی افق مشرق تک آکر پہر شمال کی جانب پہیلنا
شروع ہوتا ہی پس جب وہ سفیدہ طول سی گہٹکر عرض کی طرف بڑہنا شروع
ہووی وہی صبح صادق ہی اور ترکیب نماز شب کے ان شاء اللہ تفصیل عنقریب
بیان کی جائیگی اور وقت نافلہ صبح کا صبح صادق سی لیکر جب تک سرخی مشرق
کی جانب شروع ہو باقی رہتا ہی **باب تیسرا بیچ فضیلت اور ثواب اور
کیفیت و ترکیب نماز شب کے** اور وہ مشتمل ہی اوپر سات فصلون اور ایک فائدہ اور ایک
مدیہ کی **فصل پہلی بیچ** فضیلت نماز شب کے جان تو کہ فضیلت نماز شب کی زیادہ
اسی ہی کہ لکہی جاوی مگر کچہ ثواب اور فضیلت اوسکی بیچ مقام مطلق نوافل کی بیان
کی گئی اور کچہ اس مقام مین بیان کی جاتی ہی پس جاننا چاہیی کہ روایات کثیرہ صحاب
عصمت علیہم السلام سی بیچ باب فضیلت نماز شب کے وارد ہوئی ہین چنانچہ بیچ کتاب کافی
کی بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ اون حضرت نے
فرمایا کہ شرف اور بزرگی بندۂ مومن کی بیچ بجالانی نماز شب کی ہی اور عزت
مومن کی بیچ لی نیاز ہی کی ہی خلق سی یعنی عزت مومن کی خلق کی طرف ہاتہ نہ
پہیلانی مین ہی اور اوسی کتاب مین بسند حسن منقول ہی عبداللہ بن سنان سی
کہ وہ بیان کرتی ہین کہ سنا مینی حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سی کہ وہ جناب
فرماتی ہین کہ تین چیزین موجب فخر مومن اور زینت اوسکی ہین دنیا و آخرت

مین ایک بجالاما نماز شب کا دوسرے مایوس ہونا اوس چیز سی کہ جو آدمیونکی ہاتھ
مین ہی یعنی لالچ اور حسد سی بچی رہنا اور عقوبت سی نجات ہونا اور تیسرے محبت اور
ولایت ائمہ از آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فصل دوسرے بیچ ترکیب اور کیفیت
اجمالی مایکفی نماز شب کی جاننا کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی تا طلوع
صبح صادق اور تحقیق اوسکے کذری اور نماز شب آٹھہ رکعت ہی اور وہ آٹھہ رکعت
دو دو رکعت کرکی مثل نماز صبح کی پڑہی جاتی ہی پس پہلی آٹھہ رکعت جس سورہ سی کہ
چاہی پڑہی اور بعد آٹھہ رکعت بجالانی کی دو رکعت نماز شفع کی بجالاوی جس سورہ
سی کہ چاہی اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکے ایک رکعت وتر کی پڑہی
کہ اوسکا بعد شفع کی پڑہنا چاہی اور اس ایک رکعت مین قنوت ہی بجالاوی پس مجموع
گیارہ رکعتیں سوئین آٹھہ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان
گیارہ رکعتون کو نماز شب نام رکہتی ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت
مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ
چالیس مومن کی لیی نام بنام دعا مغفرت کی کری اور مناسب یہ ہی کہ ہر ایک دو رکعت
کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوس وقت کی مقرون باجابت
ہی بس یہ ہی ترکیب مختصر اور مایکفی نماز شب کی اور لکن بادعیہ اور مسنونات اس نماز کا بجالانا
بہتر ہی اور ثواب اوسمین بیشتر ہی اور دعائین اس نماز کی زیادہ ایسی ہین کہ اس رسالہ
مین مندرج ہوں جسکو خدا توفیق دی وہ کتب ادعیہ کی طرف رجوع کری مگر تہوڑی سے
دعائین مقدمات نماز کی اور دعائیں نماز لکہین جاتی ہین فصل تیسرے بیچ مقدمات اور ادعیہ
مقدمات کی بیچ کتاب تہذیب کی بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق ع

نی فرمایا کہ کوئی بندہ مومن نہین ہی مگر یہ کہ بیدار کیا جاتا ہی بیچ ہر ایک شب کی
ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پس اگر وہ اوٹھا تو بہتر ہی ورنہ شیطان کچھ ہو کر اوسکی
کان مین پیشاب کرتا ہی آیا نہین دیکھتا ہی تو کہ حسوقت تم لوگون مین سی وہ شخص
کہ جو شب کو بیدار ہوا ہو جب صبح کو بیدار ہوتا ہی تو اوسوقت اوسکو اپنی بدن مین
بوجھہ اور گرانی معلوم ہوتی ہی اور سست اور رنجیدہ رہتا ہی اور اوسی کتاب مین
بسند صحیح منقول ہی کہ راوی نی سنا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی کہ وہ
حضرت فرماتی تہی بدرستیکہ ہر شب مین ایک ساعت ہی کہ نہین دعا کرتا اور نہین
نماز پڑہتا بندہ مسلم اوس ساعت مین مگر یہ کہ حق تعالی اوسکی دعا اور نماز کو قبول
فرماتا ہی یعنی جو بندہ مسلم کہ نماز پڑہی اور دعا کری اوس ساعت مین تو دعا اور نماز
اوسکی قبول ہی راوی نی عرض کی کہ یا حضرت وہ کون سی ساعت ہی حضرت
نی فرمایا بعد نصف شب کی ایک ثلث شب باقی رہی تک پس مناسب مقام یہی کہ اول
کچھ آداب بیداری بیان کیی جاوین اور بعد اوسکی کیفیت نماز شب لکھی جاوی جاننا
کہ حسوقت خواب سی بیدار ہووی تو چاہیی کہ پہلی سجدہ درگاہ خدا مین بجا لاوی
چنانچہ منقول ہی کہ جب حضرت رسالتمآب خواب سی بیدار ہوتی تہی تو وہ جناب
سجدہ کرتی تہی اور چاہیی کہ سجدہ مین یا سجدہ کی بعد اس دعا کو پڑہی اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْہِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَہٗ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی
منقول کہ جب رات کو تو بیدار ہووی تو نظر کر طرف آفاق آسمانکی اور کہہ تو

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا یُوَارِیْ عَنْکَ لَیْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَلَا اَرْضٌ
ذَاتُ مِھَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّیٌّ تُدْلِجُ بَیْنَ
یَدَیِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِکَ تَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ
غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ
وَّلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاِلٰہِ الْمُسْلِمِیْنَ بعد اوسکے ان
پانچ آیتوں کو کہ ختم سورۂ آل عمران میں ہیں پڑھی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ
فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا
لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
اور لازم ہی تجکو کہ جب وقت نماز شب کا داخل ہو اگر تجھی حاجت بیت الخلا وغیرہ

کی ہووی تو ہلی اوسی فراغت حاصل کر اور آداب بیت الخلا کی حلیۃ المتقین وغیرہ
مین مذکور ہین **فصل چوتھی** بیچ اوقات نماز شب کے اور تحقیق رکعات کی
جان تو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی پس جس قدر کہ صبح صادق
کی قریب ہو بہتر ہی اور نماز شب کی آٹھہ رکعتین ہین دو دو رکعت ایک سلام سے طرح
نماز صبح کی ہی اور کبھی دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر کو کہ بعد نماز شب کی بجالانا
اونکا سنت ہی داخل نماز شب کی کرتی ہین اور سب رکعتونکو ملا کی کہ گیارہ رکعتین
ہوتی ہین نماز شب کی کہتی ہین پس اصل نماز شب کی آٹھہ ہی رکعتین ہین اور باقی
سنت ہین **فصل پانچوین** بیچ مقدمات اور کیفیت نماز شب کی جان تو کہ بعد فراغ
ضروریات کی وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کی مشہور ہین پس جب کہ
وضو سی فارغ ہووی تو عطر اپنی کپڑون مین اور بدن مین ملی اسواسطی کہ اکثر حدیثون
مین ثواب اور تعریف عطر لگانیکی بہت سی مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز
اوس شخص کی کہ جو عطر لگا کی بجالاوی بہتر ہی ستر رکعتون سی کہ جو بی عطر کی پڑہین
ہون اور تفصیل ثواب اور آداب عطر کی اور بو ہای خوش لگانیکی آگی مفصل ان شاء اللہ تعالی
بیان ہونگی پس مستحب ہی کہ رو بقبلہ بیٹھی اور اس دعا کو پڑہی کہ حضرت امام
زین العابدین ع راتونکو اس دعا کو پڑہا کرتی تہی الٰہی غَارَتْ نُجُومُ سَمَائِكَ
وَنَامَتْ عُيُونُ أَنَامِكَ وَهَدَاَتْ أَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَأَنْعَامِكَ
وَغَلَّقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا أَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَيْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوا

ممن تسأله حاجة وتجمع همه فأنت ذوي وأنت إلهي حي قيوم لا تأخذك
سنة ولا نوم ولا يشغلك شئ عن شئ أبواب سمائك لمن دعاك
مفتحات وخزائنك غير مغلقات وأبواب رحمتك غير محجوبات
وفوائدك لمن سألك غير محظورات بل هي مبذولات أنت إلهي أنت
الكريم الذي لا ترد سائلا من المؤمنين سألك ولا تحتجب عن أحد
منهم أرادك لا وعزتك وجلالك ولا تختزل حوائجهم دونك ولا
يقضيها أحد غيرك اللهم وقد ترى وقوفي وذل مقامي بين
يديك تعلم سريرتي وتطلع على ما في قلبي وما يصلح به أمر آخرتي ودنياي
اللهم إن ذكر الموت وأهوال المطلع والوقوف بين يديك نغصني
مطعمي ومشربي وأغصني بريقي وأقلقني عن وسادي ومنعني رقادي
كيف ينام من يخاف ملك الموت في طوارق الليل وطوارق
النهار بل كيف ينام العاقل وملك الموت لا ينام لا بالليل
ولا بالنهار ويطلب روحه بالبيات وفي آناء الساعات
جب وہ جناب اس دعا سے فارغ ہوئی ہیں تو سجدہ کر لی ہیں اور اپنے رخسار
کو خاک پر رکھ کر فرمائی ہیں اسئلک الروح والراحة عند الموت والعفو

حلق الفالق فصل چہتی بیچ نماز شب کی آپ جان تو کہ سنت ہے یہ کہ جب نماز شب
کو شروع کرے تو پہلی اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ
نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاٰلِہٖ وَاُقَدِّمُھُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِھِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِھِمْ وَاھْدِنِیْ
بِھِمْ وَلَا تُضِلَّنِیْ بِھِمْ وَارْزُقْنِیْ بِھِمْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِھِمْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجَ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ بعد دعا کی کورہ کی نماز شب کو شروع
کرے اسطرحسی کہ پہلی تین دفعہ اللہ اکبر کہی اور اس دعا کو پڑہی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکے
دو تکبیر اور کہی اور اس دعا کو پڑہی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ
وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ
ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ
اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ
رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ بعد اسکے ایک تکبیر اور کہہ کی نیت کرے اسطرحسی کہ نماز
شب کو بجا لاتا ہوں سنت قربۃً الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہی اور آہستہ

وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة على
ملة ابراهيم ودين محمد ومنهاج علي حنيفا مسلما وما انا من
المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين
لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين جب اس دعا کو پڑھ چکی
تو سورۂ حمد اور جو کسا سورہ چاہی پڑہی لیکن مستحب ہی کہ پہلی رکعت میں بعد
سورۂ حمد کی تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑہی اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ
حمد کی سورہ جحد یعنی قل یا ایها الکافرون پڑہی اور باقی چھ رکعتوں مین
سورہای بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف اور یسین اور حوامیم اور امثال اسکے
اور اگر یاد نہوں تو قرآن میں ہی دیکھہ کی پڑہ سکتا ہی پس تکبیر کہہ کی
رکوع وسجود مثل نماز صبح کی بجا لاوی اور سنت ہی کہ رکوع مین اس دعا
کو پڑہی اللهم لك ركعت ولك اسلمت وبك آمنت وعليك
توكلت وانت ربي خشع لك سمعي وبصري وشعري وبشري
ولحمي ودمي ومخي وعصبي وعظامي وما اقلته قدماي
غير مستنكف ولا مستكبر ولا مستحسر بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ
سبحان ربي العظيم وبحمده کہی اور سجدہ مین اس دعا کو پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہی اور جسوقت کہ دونون سجدون سی فارغ ہووی واسطی دوسرے رکعت کے اوٹھہ کہڑا ہووی اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ جو لینا چاہی پڑہی اور قنوت پڑہے کہ مستحب ہے اور دعا قنوت کی سہو ہی اور اگر اس دعا کو قنوت مین پڑہی تو افضل ہی کہ قنوت مین طول دینا بہتر ہی بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہی اور حضرت رسول خدا سی منقول ہی کہ جسکا تم مین سی دنیا مین قنوت زیادہ وطولانی ہی قیامت کی دن اوسکو رحمت زیادہ ہی پس ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ مین حضرات سی اکثر منقول ہیں اور یہ قنوت کہ اون مین سی مختصر ہی اور حضرت امام جعفر صادقؑ سی یہ قنوت منقول ہی پس اگر اسکو بجا لاوی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یا کی پڑہی تو بہتر ہی اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِيْ قَلْبِيْ

وان كنت عاصيا مددت اليك يدا بالذنوب مملوة وعينا
بالرجآء ممدودة مولاي انت عظيم العظمآء وانا اسير الاسرآء
انا الاسير بذنبي المرتهن بجرمي الهي لئن طالبتني بذنبي لاطالبنك
بكرمك ولئن طالبتني بجرمي لاطالبنك بعفوك ولئن امرت
بي الى النار لاخبرن اهلها اني كنت اقول لا اله الا الله محمد رسول
الله اللهم ان الطاعة تسرك والمعصية لا تضرك فهب لي ما يسرك
واغفر لي ما لا يضرك يا ارحم الراحمين پس جب کہ قنوت سے فارغ ہووے
تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوے اور تشہد کہ مشہور ہے پڑھے اور مستحب ہے
کہ تشہد بیٹھے تورک کرکے جو کہ تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے
پس اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بسم الله وبالله وخير الاسمآء كلها
لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة واشهد
ان ربي نعم الرب وان محمدا نعم الرسول اللهم صل على محمد و
آل محمد وتقبل شفاعته في امته وارفع درجته پس سلام پھیرے
اور یوں کہے السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جب سلام پھیر چکی ہو دو رکعت نماز تمام ہو گئی پس سنت ہی
کہ بعد فراغ ہر ایک دو رکعت کی تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ کی پڑھی اور اگر
اس دعا کو بھی بعد ہر ایک دو رکعت کی پڑھی تو سنت اور بہتر ہی اور وہ یہ ہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَلَمْ یُسْئَلْ مِثْلُکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّائِلِیْنَ
وَمُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ اَدْعُوْکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ
وَلَمْ یُرْغَبْ اِلٰی مِثْلِکَ وَاَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ
اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِھَا وَاَعْظَمِھَا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
وَبِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَاَمْثَالِکَ الْعُلْیَا وَنِعَمِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَبِاَکْرَمِ
اَسْمَائِکَ عَلَیْکَ وَاَحَبِّھَا اِلَیْکَ وَاَقْرَبِھَا مِنْکَ وَسِیْلَۃً وَاَشْرَفِھَا
عِنْدَکَ مَنْزِلَۃً وَاَجْزَلِھَا لَدَیْکَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِھَا فِی الْاُمُوْرِ اِجَابَۃً
وَبِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْاَکْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّہٗ وَ
تَھْوَاہُ وَتَرْضٰی بِہٖ عَمَّنْ دَعَاکَ وَاسْتَجَبْتَ لَہٗ دُعَاءَہٗ وَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ
لَا تَرُدَّ سَائِلَکَ وَبِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَ
الْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ وَبِکُلِّ اسْمٍ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلَۃُ عَرْشِکَ وَمَلٰئِکَتُکَ

وَاَسئَلُکَ وَرُسُلُکَ وَاَھلُ طَاعَتِکَ مِن خَلقِکَ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَن تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِیِّکَ وَابنِ وَلِیِّکَ وَتُعَجِّلَ خِزیَ اَعدَآئِہٖ وَاَن
تَفعَلَ بِی کَذَا وَکَذَا اور بجای کذا اور کذا کی اپنی حاجت کو ذکر کرے بعد دعا
مانگنی کی دو سجدہ شکر بجالاوے اور اگر ایک مین ان دونوں سجدونمیں اس دعا
کو پڑھے ہے تو بہتر ہے اسواسطی کہ یہ دعا منسوب ہے طرف امام زین العابدین علیہ السلام
کی اور مشتمل ہی اوپر مضامین عالیہ اور تضرع اور زاری کی اور وہ دعا یہ ہے
اِلٰھِی وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَعَظَمَتِکَ لَواَنِّی مُنذُ بَدَعتَ فِطرَتِی
مِن اَوَّلِ الدَّھرِ عَبَدتُکَ دَوَامَ خُلُودِ رُبُوبِیَّتِکَ بِکُلِّ شَعرَۃٍ فِی کُلِّ طَرفَۃِ
عَینٍ سَرمَدَ الاَبَدِ بِحَمدِ الخَلَائِقِ وَشُکرِھِم اَجمَعِینَ لَکُنتُ
مُقَصِّرًا فِی بُلُوغِ اَدَآءِ شُکرِ خَفِیِّ نِعمَۃٍ مِن نِعَمِکَ عَلَیَّ وَلَو اَنِّی کَرَبتُ
مَعَادِنَ حَدِیدِ الدُّنیَا بِاَنیَابِی وَحَرَثتُ اَرضَھَا بِاَشفَارِ عَینَیَّ وَ
بَکَیتُ مِن خَشیَتِکَ مِثلَ بُحُورِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرَضِینَ دَمًا وَصَدِیدًا
لَکَانَ ذٰلِکَ قَلِیلًا مِن کَثِیرِ مَا یَجِبُ مِن حَقِّکَ عَلَیَّ وَلَو اَنَّکَ
اِلٰھِی عَذَّبتَنِی بَعدَ ذٰلِکَ بِعَذَابِ الخَلَائِقِ اَجمَعِینَ وَعَظَّمتَ
لِلنَّارِ خَلقِی وَجِسمِی وَمَلَاتَ طَبَقَاتِ جَھَنَّمَ مِنِّی حَتّٰی لَا یَکُونَ

فِی النَّارِ مُعَذَّبٌ غَیْرِیْ وَلَا یَکُوْنُ لِجَهَنَّمَ حَطَبٌ سِوَایَ لَکَانَ ذٰلِکَ

بِعَدْلِکَ عَلَیَّ قَلِیْلًا مِنْ کَثِیْرٍ مَا اسْتَوْجَبْتُہٗ مِنْ عُقُوْبَتِکَ پس اسطرح سی دو

رکعت کر کی آٹھون رکعتونکو باداب وشرائط مذکورہ بجالاوی یہانتک کہ آٹھون

رکعتون سی فارغ ہووی جب آٹھون رکعتین پڑھ چکی تو اوسکے بعد اسدعا کو

پڑہی یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ دس مرتبہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِیْ وَثَبِّتْنِیْ

عَلٰی دِیْنِکَ وَدِیْنِ نَبِیِّکَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ

لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور حضرت امیرالمومنین بعد

آٹھوین رکعت کی اس دعا کو پڑہتی تہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَةِ مَنْ

عَاذَ بِکَ وَلَجَأَ اِلٰی عِزِّکَ وَاسْتَظَلَّ بِفَیْئِکَ وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِکَ وَلَمْ یَثِقْ

اِلَّا بِکَ یَا جَزِیْلَ الْعَطَایَا یَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰی یَا مَنْ سَمّٰی نَفْسَهٗ مِنْ

جُوْدِہٖ وَهَّابًا اَدْعُوْکَ رَاغِبًا وَرَاهِبًا وَخَوْفًا وَطَمَعًا وَاِلْحَاحًا وَاِلْحَافًا وَتَضَرُّعًا وَ

تَمَلُّقًا وَقَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَاکِعًا وَسَاجِدًا وَرَاکِبًا وَمَاشِیًا وَذَاهِبًا وَجَائِیًا

وَفِیْ کُلِّ حَالَاتِیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ

اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور بجای کذا اور کذا کی مطلب اپنی کو ذکر کری اور دعا

مانگی کہ مقرون باجابت ہی یہ تہی ترکیب نماز شب کی بااوعیہ مقصودہ مختصرہ

اور بہت سی دعائین اس نماز کی بیچ کتب ادعیہ کی جا بجا مذکور ہین اس رسالہ مین فقط

ادعیہ مختصرہ ذکر کی گئین **فصل ساتوین** بیچ کیفیت نماز شفع اور وتر کی معلوم ہو کہ جسوقت

آٹھون رکعت نماز شب سی فارغ ہووی تو چاہیی کہ متوجہ ہووی طرف دو رکعت

نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کی اور بہتر ترین اوقات شفع و وتر کا درمیان صبح

صادق اور کاذب کی ہی یعنی جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہووی تو اوسوقت

سی تا طلوع صبح صادق وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہی اور اگر بعد آٹھ

رکعت نماز شب کی بجا لاوی تو بھی کچھ مضائقہ نہین پس جب نماز شفع شروع کری

تو چاہیی کہ دونون رکعتونمین بعد سورۂ حمد کی سورۂ توحید پڑہی اور اگر چاہی بعد

سورۂ حمد کی قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین قل اعوذ

برب الناس پڑھی اور قنوت نماز شفع مین نہین ہی پس جسوقت کہ دونون رکعتون شفع سی

فارغ ہووی تو سنت ہی کہ اس دعا کو پڑہی إِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ

وَقَصَدَكَ فِيهِ الْقَاصِدُونَ وَأَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ وَلَكَ

فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلَى مَنْ تَشَاءُ

مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا أَنَا ذَا عَبْدُكَ

الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ فَإِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ

تفضلت فی هذه اللیلة علی احد من خلقک وعدت علیه بعائدة من عطفک فصل علی محمد وآله الطیبین الطاهرین الخیرین الفاضلین وجد علی بطولک ومعروفک یا رب العالمین وصلی الله علی محمد خاتم النبیین وآله الطاهرین الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا ان الله حمید مجید اللهم انی ادعوک کما امرت فاستجب لی کما وعدت انک لا تخلف المیعاد بعد اسکے مشغول ہووی ایک رکعت نماز وتر مین پس سنت ہی کہ پہلی وہ تینون دعائین کہ جو قبل نماز کی مستحب ہین بجا لاوی ساتھ تکبیرات ہفت گانہ کی کہ ایک اونمین سی تکبیرة الاحرام ہی اور بعد بیفتا دو تکبیرة الاحرام کی سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین دفعہ قل ہو اللہ احد اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑہی کہ یہ سنت ہی والا اختیار ہی جو نسا سورہ چاہی پڑہی بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھ اونکو واسطی قنوت کی برابر منہ کی اوٹہاکر غمگین ہووی اور بکر بہ وزاری اس دعا کو پڑہی سیدی سیدی هذه یدای قد مددتهما الیک بالذنوب مملوة وعینای بالرجاء ممدودة وحق لمن دعاک بالندم تذللا ان تجیبه بالکرم تفضلا سیدی امن اهل الشقاء خلقتنی فاطیل بکائی ام من اهل السعادة خلقتنی

كأني رجائي في سيّدي ألضرب المقامع خلقت أعضائي أم لشرب

الحميم خلقت أمعائي سيّدي لو أنّ عبداً استطاع الهرب من

مولاه لكنت أوّل الهاربين منك لكنّي أعلم أنّي لا أفوتك سيّدي

لو أنّ عذابي ممّا يزيد في ملكك لسألتك الصبر عليه غير أنّي أعلم

أنّه لا يزيد في ملكك طاعة المطيعين ولا ينقص منه معصية العاصين

سيّدي ما أنا وما خطري هبني بفضلك وجلّلني بسترك

واعف عن توبيخي بكرم وجهك إلهي وسيّدي ارحمني مصروعاً

على الفراش تقلّبني أيدي أحبّتي وارحمني مطروحاً على المغتسل

يغسّلني صالح جيرتي وارحمني محمولاً قد تناول الأقرباء أطراف

جنازتي وارحم في ذلك البيت المظلم وحشتي وغربتي ووحدتي

بعد اسکے ستر مرتبہ استغفر اللہ ربّی واتوب الیہ کہی اور بہتر ہی کہ

طلب مغفرت چالیس برادران مومن کی لیے کرے اس طرح سے اللّٰھم

اغفر فلان وفلان نام ہر ایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کی رکوع اور

سجود و تشہد اور سلام بطریق سابق کی بجا لاوے جب نماز سی فارغ ہووے تو

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھے اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کی بجا لاوے تو بہتر

أُنَاجِيكَ يَا مَوْجُوداً فِي كُلِّ مَكَانٍ لَعَلَّكَ تَسْمَعُ نِدَائِي فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي
وَقَلَّ حَيَائِي مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَيَّ الْأَهْوَالِ أَتَذَكَّرُ وَأَيَّهَا أَنْسَى وَلَوْ لَمْ
يَكُنْ إِلَّا الْمَوْتُ لَكَفَى كَيْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ أَعْظَمُ وَأَدْهَى مَوْلَايَ
يَا مَوْلَايَ حَتَّى مَتَى وَإِلَى مَتَى أَقُولُ لَكَ الْعُتْبَى مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى ثُمَّ لَا تَجِدُ
عِنْدِي صِدْقاً وَلَا وَفَاءً فَيَا غَوْثَاهُ ثُمَّ وَا غَوْثَاهُ بِكَ يَا اللّٰهُ مِنْ هَوًى
قَدْ غَلَبَنِي وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَكْلَبَ عَلَيَّ وَمِنْ دُنْيَا قَدْ تَزَيَّنَتْ لِي وَ
مِنْ نَفْسٍ أَمَّارَةٍ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ إِنْ
كُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِي فَارْحَمْنِي وَإِنْ كُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِي فَاقْبَلْنِي
يَا قَابِلَ السَّحَرَةِ اقْبَلْنِي يَا مَنْ لَمْ أَزَلْ أَتَعَرَّفُ مِنْهُ الْحُسْنَى يَا مَنْ يُغَذِّينِي
بِالنِّعَمِ صَبَاحاً وَمَسَاءً ارْحَمْنِي يَوْمَ آتِيكَ فَرْداً شَاخِصاً إِلَيْكَ بَصَرِي
مُقَلَّداً عَمَلِي قَدْ تَبَرَّأَ جَمِيعُ الْخَلْقِ مِنِّي نَعَمْ وَأَبِي وَأُمِّي وَمَنْ كَانَ
لَهُ كَدِّي وَسَعْيِي فَإِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي فَمَنْ يَرْحَمُنِي وَمَنْ يُؤْنِسُ فِي الْقَبْرِ
وَحْشَتِي وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِي إِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِي وَسَاءَلْتَنِي عَمَّا أَنْتَ
أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَيْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَإِنْ قُلْتُ لَمْ أَفْعَلْ
قُلْتَ أَلَمْ أَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ سَرَابِيلِ

الفطر ان عفوك عفوك يا مولاي قبل ان تغل الايدي الى الاعناق
يا ارحم الراحمين وخير الغافرين بعد اسکے سجدہ شکر کرے اور سجدہ مین کم سے کم
تین مرتبہ اور زیادہ سو مرتبہ شکراً للہ کہے اور اس دعا کو اگر سجدہ مین پڑھے تو خوب ہے
يا خير من رفعت اليه اعناق الراغبين ويا اكرم الاكرمين ويا ارحم
الراحمين صل على محمد وآل محمد الطيبين لطفك الخفي في شاني
كله پس جو چاہے خدا سے دعا مانگے کہ دعا آخر شب کے مقبول اور مقرون باجابت
ہے فائدہ جاننا چاہیئے کہ نمازہای سنتی کو بیٹھکر بلا عذر بیماری و طاقت ... بیٹھ
کے پڑھنا درست ہے پس نماز شب کی تین گھڑی ہو گی اور بیٹھ کر ...
سکتا ہے مگر بلا عذر کے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ نماز شب کی پہلی رکعت
مین بعد سورہ حمد کے قل ہو اللہ احد کو تین مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت
مین بعد سورہ حمد کے سورہ جحد یعنی قل یا ایہا الکافرون کو ایک دفعہ پڑھے اور باقی
چھہ رکعتون مین بڑی بڑی سورتین مثل سورہ انعام اور کہف اور یٰس اور حوامیم اور
جو بڑی سورتین سوای اسکے ہین پڑھے اور اگر یہ سورتین نہ یاد ہون تو قرآن
مین سے دیکھکر بھی پڑھ سکتا ہے ... کہ نمازہای سنتی ... دیکھکر پڑھنے مین مضایقہ
نہین ہے اور اگر وقت تنگ ہو ... کم رہ گئی ہو تو فقط سورہ حمد اور سورہ

وحدہ ہر رکعت میں پڑھنا کافی ہی بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہووی تو ہر رکعت میں
خالی سورہ حمد پڑھ سکتا ہی اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکی نماز کو جلد
تمام کری اور اگر صبح طالع ہوجاوی تو ہر نماز صبح کو مقدم کریگا اور نافلہ شب کی
قضا کریگا تذنیب مخفی نرہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کی واسطی بعض علما نی
اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب کی پڑہ سکتا ہی اور بعض علما نی قضا کو افضل
جانا ہی قبل وقت کی پڑھنی سی اور بعض احادیث سند کی نقل کی ہین چنانچہ جناب قبلہ وکعبہ
دام ظلہ العالی نی بیچ روضۃ الاحکام کی باب الصلوۃ مین بعد ذکر اقوال علما اور نقل احادیث کی
ارشاد فرمایا ہی کہ قضا پڑہنا افضل ہی تقدیم سی از روی نص اور فتوی کی پس قضا
پڑہنا ان کو افضل ہی باب چھٹا بیچ صلوۃ غفیلہ اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صلوۃ امیر المومنین علیہ السلام اور صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ اور نمازہای حاجت اور بعض ادعیہ
حاجت اور نمازہای مغفرت ورد مظالم اور ادعیہ مغفرت ورد مظالم اور دعای علوی مصری اور دعای
مشلول وجوشن اور دعای کمیل اور ادعیہ کہ اسی قبیل سی ہی اور بیان اسماء اعظم اور خواص بعض اسماء حسنی
کی اور اسمین نو فصلیں ہین فصل پہلی بیچ اون نماز کی کہ جو مشہور بر السنہ جمہور بصلوۃ غفیلہ ہی پس جاننا چاہیی
کہ اصل حدیث بیچ باب نماز غفیلہ کی اسطرح وارد ہوئی ہی من صلی بین العشائین رکعتین قرء فی الاولی
الحمد وقولہ وذا النون اذ ذہب الخ وفی الثانیۃ الحمد وقولہ وعندہ مفاتح الغیب الخ یعنی جو شخص کہ بجالاوی مابین
مغرب وعشا کی دو رکعت نماز باین طریق کہ پڑہی رکعت اول مین بعد حمد کی آیہ وذا النون اذ ذہب
مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی
کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اور بیچ رکعت
ثانیہ کی بعد حمد کی آیہ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا

مسئلہ [illegible]

الغیب لا یعلمہا الا ہو و یعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا
ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین اور بعد اسکے عبارت حدیث کی اسطرح ہی واذا فرغ من القراءۃ رفع
یدیہ وقال اللھم انی اسئلک بمفاتح الغیب التی لا یعلمہا الا
انت ان تصلی علی محمد و ال محمد وان تفعل بی کذا وکذا
ویقول اللھم انت ولی نعمتی والقادر علی طلبتی تعلم حاجتی فاسئلک
بحق محمد و الہ علیہ وعلیہم السلام لما قضیتہا لی وسأل اللہ حاجۃ اعطاہ
اللہ ما سأل یعنی جسوقت کہ فارغ ہووی قراءت سی تو بلند کری دونوں ہاتھوں کو ہی
اور کہی اللھم انی اسئلک بمفاتح الغیب التی لا یعلمہا الا انت ان تصلی
علی محمد و ال محمد وان تفعل بی کذا وکذا اس حاجت کو ہی
ذکر کری اور کہی اللھم انت ولی نعمتی والقادر علی طلبتی تعلم حاجتی
فاسئلک بحق محمد و الہ علیہ وعلیہم السلام لما قضیتہا لی یہی ترکیب
نماز غفیلہ کی بحسب ظاہر معنی حدیث کی اور صاحب تحفۃ الابرار کی بیان ذکر مطالب
مین مجال اور معانی حدیث کی بہت سی بیان کیی ہیں اور صورت جمع و توفیق
بہی بیان کی ہی لکہ جناب قبلہ وکعبہ سی جو مین اسمقام کو عرض کیا آپ کی فرمایا

کہ جسطرح کہ تو نے لکھا ہے اسقدر کافی اور بظاہر ترکیب اس نماز کی یون ہی ہو نگہ جاب
قبلہ و کعبہ نے اس ترکیب کو پسند فرمایا لہذا اونکی احتمالونکو ترک کیا بلکہ وقت کی معدم
مین ہی صاحب تحفہ نے احتمال اور کلام طویل فرمایا ہے بخوف تطویل نہین تحریر کیا
من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا **فصل دوسرے** بیچ بیان نماز حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جاننا تو کہ سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت
امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اونحضرت سے سوال کیا کیفیت نماز جعفر
طیار سے حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ کیون غافل ہو تم نماز رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے شاید پیغمبر خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑہی ہو اور شاید جعفر نماز رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کو بجالاتے ہون راوی نے عرض کی پس آپ بہی نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ التعلیم فرماوین حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہے باین ترکیب کہ ہر رکعت
مین بعد حمد کی پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ کی تئین پڑہے بعد اوسکے رکوع کرے
اور پندرہ دفعہ رکوع مین اوسی سورہکو پڑہے پس رکوع سے سر اوٹہاوے اور سیدہا
کھڑا ہو کے پہر اوسی سورہکو پندرہ مرتبہ پڑہے اور سجدے مین جاوے پس سجدۂ اول مین
پندرہ دفعہ اوسی سورہکو پڑہے پس سجدے سے سر کو اوٹہاوے اور درست بیٹہہ کر پندرہ
دفعہ انا انزلناہ پڑہکے دوسرا سجدہ کرے اور دوسرے سجدے مین بطریق سابق
پندرہ دفعہ پڑہکے سر کو سجدے سے اوٹہاوے اور درست بیٹہے اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلنا
کو پڑہکے دوسری رکعت کی واسطے اوٹہہ کھڑا ہووے پس دوسری رکعت کو مثل رکعت
اول کی بجالاوے اور جب دوسری رکعت کی سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہو کر درست
بیٹہے تو پندرہ دفعہ انا انزلناہ کی تئین پڑہکے تشہد اور سلام بجالاوے حضرت فرماتے

ہں کہ جب فارغ ہو گا تو نماز سی تو وہ پشیمان نہیں ہوگا اور خدا کی کوئی گناہ باقی نہیں رہیگا مگر یہ کہ بخشا جاوی اور جو دعا کہ طلب کری وہ روا ہی اور بعد نماز کی اس دعا کو پڑہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلٰھًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

فصل تیسری بیچ بیان نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی جان تو کہ شیخ طوسی اور علمای دیگر رضی اللہ عنہم نے بسندہای صحیح و حسن معتبر بسیار حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز دو سلام بجا لاوے
یعنی دو دو رکعت کر کے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ سورہ
قل ہو اللہ احد کی تئیں پڑھے جب نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان اوس شخص کے اور
حق تعالیٰ کے کوئی گناہ باقی نہیں رہیگا کہ جو بخشا نہ جاوے اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ
اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجا لاوے اپنے
گناہوں سے اس طرح باہر آوے کہ جس طرح لڑکا روز ولادت اپنی ماں کی شکم سے باہر
آکے بے گناہ ہوا ہے سو لد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کی بر آتی ہیں اور موافق روایت
سید مرتضیٰ و شیخ ابو جعفر طوسی کی ترکیب اس نماز کی یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد
سورہ حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد کی تئیں پڑھے جب چاروں رکعتوں سے
فارغ ہووے تو اوسکے بعد اس دعا کو پڑھے کہ یہ تسبیح اوس جناب کی ہے

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ
مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ
أَحَدًا فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ پس دعا پڑھے يَا مَنْ عَفَى عَنِ السَّيِّئَاتِ
وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللهُ يَا اللهُ نَفْسِي نَفْسِي أَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ
أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ إِلَهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا أَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ

يا غياثاه عندك عبدك لا حيلة له يا منتهى رغبتاه يا مجري الدم
في عروق عبدك يا سيداه يا مالكاه أنا هو أنا هو أنا هو يا رباه يا رباه يا رباه عبدك
عبدك لا حيلة لي ولا غنى بي عن نفسي ولا أستطيع لها ضراً ولا نفعاً
ولا أجد من أصانعه تقطعت أسباب الخدائع عني واضمحل
كل مظنون عني أفردني الدهر إليك فقمت بين يديك هذا المقام
يا إلهي بعلمك هذا كان كله فكيف أنت صانع بي وليت شعري
كيف تقول لدعائي أتقول نعم أم تقول لا فإن قلت لا فيا ويلي يا ويلي يا ويلي
يا عولي يا عولي يا عولي يا شقوتي يا شقوتي يا شقوتي يا ذلي يا ذلي
يا ذلي إلى من وممن أو عند من أو كيف أو ماذا أو إلى أي شيء ألجأ ومن
أرجو ومن يجود علي بفضله حين ترفضني يا واسع المغفرة وإن قلت
نعم كما هو الظن بك والرجاء لك فطوبى لي أنا السعيد وأنا المسعود
فطوبى لي وأنا المرحوم يا مترحم يا مترئف يا متعطف يا متجبر يا متملك
يا مقسط لا عمل لي مع نجاح حاجتي أسألك باسمك الذي جعلته في
مكنون غيبك واستقر عندك فلا يخرج منك إلى شيء سواك اللهم
به وبك وبه فإنه أجل وأشرف أسمائك لا شيء لي

غيرُ هذا ولا احداً اعوَدُ عليَّ منك يا كينوني يا مكوّني يا من عرّفني نفسه
يا من امرني بطاعته يا من نهاني عن معصيته يا مدعوّ يا مسئول يا مطلوباً
اليه رفضتُ وصيّتك التي اوصيتني بها ولم اطعك ولو اطعتك فيما
امرتني لكفيتني ما قمتُ اليك فيه وانا مع معصيتي لك راجٍ فلا تحل بيني
وبين ما رجوتُ يا مترحّماً لي اعذني من بين يديّ ومن خلفي ومن فوقي
ومن تحتي ومن كلّ جهات الاحاطة بي اللهمّ بمحمّدٍ سيّدي
وبعليٍّ وليّي وبالائمّة الراشدين عليهم السلام اجعل علينا صلواتك
ورأفتك ورحمتك واوسع علينا من رزقك واقضِ عنّا الدّين
وجميع حوائجنا يا الله يا الله يا الله انّك على كلّ شيءٍ قدير

فصل چوتھی

بیچ بیان فضیلت اور کیفیت اور احکام نماز جعفر طیار کی جان تو کہ نماز جعفر طیار از جملہ متواترات
ہی اور علمای شیعہ اور سنی نی بسندہای بسیار روایت کی ہی اور مخالفین مذہب
اس نماز کو سنت جانتی ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی کہ حضرت
امیرالمومنین علیہ السلام سی رکھتی ہین اس نماز کو منسوب طرف عباس کی جو چچا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی تھی کرتی ہین بہر تقدیر سوای نوافل شبانہ روزی کی اور
کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب اس نماز کو نہین پہنچتی ہی اور بسند معتبر حضرت

امام زین العابدین علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب جعفر طیار برادر حیدر کرار کی
ہجرت حبشہ سی مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تہا کہ اوسی روز جناب امیر المومنین
علیہ السلام نی فتح خیبر کی ہی پس جب جعفر طیار آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقدر مسافت ایک تیر کی بسبب تمام واسطی استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کی تشریف لی
گئی جب جعفر طیار کی نظر اوپر جمال عدیم المثال اون جناب کی پڑی مسافانہ پیغمبر خدا
~~آنحضرت~~ دوڑی پیغمبر خدا نی اونکو اپنی گود میں لی لیا اور اپنی ہاتھ جعفر کی گردنین
ڈال کر ایک ساعت اتنی کہین بعد اوسکی وہ جناب ناقہ غضبان پر سوار ہوئی اور
جعفر کو حضرت نی اپنی پیچھی بٹھا لیا جب وہ راہ راستی پر آیا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی فرمایا کہ ای جعفر ای برادر تو چاہتا ہی کہ میں تجہی بخشش عظیم اور عطیہ کرون
ہا اور بخشش قسمت دون حضرت کی اس کلام سی لوگون نی گمان کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جعفر کی تئین بہت سا مال اور روپیہ کہ جو غنیمت خیبر سی حضرت کی ہاتھ
لگا ہی عنایت کرینگی جعفر نی عرض کی کہ ماں اور باپ میری آپ پر فدا ہون عنایت
فرمائی پس حضرت نی صلوۃ التسبیح جعفر کو تعلیم کی اور دوسری روایت معتبر میں منقول
ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اگر ہر روز تو اس نماز کو بجا لاوی تو بہتر ہی واسطی تیری تمام
دنیا اور مافیہا سی اور اگر دوسری دن یعنی ایک روز درمیان اس نماز کو بجا لاوی
تو جو گناہ کہ درمیان دو نمازوں کی کیی ہوں وہ سب بخشی جائینگی اور اگر ہر جمعہ کو یا ہر
یا ہر مہینہ میں ایک مرتبہ بجا لاوی یا سال میں ایک دفعہ تو جو گناہ کہ دو نمازون
کی درمیان میں کیی ہوویں حق تعالی اپنی فضل سی بخش دیگا اور دوسری روایت
معتبرہ میں منقول ہی کہ اگر بقدر کف دریا و بعدد ریگ بیابان گناہ تجہیر ہوں

تو سب کو خدا وند رحیم بخش دیگا اور اگر لڑائی سی بہاگ گیا ہو کہ یہ سب سی زیادہ
اور بدتر گناہ ہی اسد اسکو بہی بخشتا ہی اور دوسرے روایت مین منقول ہی کہ اگر
ہو سکے تو ہر روز اس نماز کو تو بجا لا اور اگر ہر روز نہو سکے تو ہفتہ مین ایک دفعہ
اور اگر یہ بہی نہو سکی تو ہر مہینہ مین ایک دفعہ اور اگر یہ بہی نہو سکی تو سال مین ایک دفعہ اور
اگر یہ بہی نہو سکی تو اپنی تمام عمر مین ایک دفعہ اس نماز کو پڑہ تا خدا وند کریم گناہان کبیرہ
اور صغیرہ تازہ اور کہنہ عمد و خطا کی تئین کہ جو کہ سی واقع ہوی ہین سب کے سب بخش دیتے
کا حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ صفت اور ترکیب اوس نماز کی یہ ہی
کہ وہ چار رکعت ہی بدو تشہد اور بدو سلام اور پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد کی
سورۂ اذا زلزلت الارض پڑہی اور دوسرے رکعت مین بعد الحمد کی سورۂ والعادیات
اور تیسرے رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور چوتہی رکعت مین بعد
حمد کی قل ہو اللہ احد پڑہی اور ہر رکعت مین بعد از قرات سورہ پندرہ مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہی اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ
اول مین اور بعد سجدۂ اول کی اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کی ان سب مین دس دس
مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجا لاوی اس طرح سی کہ پہلی رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا
زلزلت الارض پڑہی اور بعد اوسکے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہی اور رکوع مین جاوی پس رکوع مین
دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو کہی پس رکوع سی سر اوٹہاوی اور سیدہا ہو کی پہر انہین

سبحان تو دس مرتبہ کہی پس سجدہ مین جاوی اور حالت سجدہ مین دس مرتبہ کہی پس سجدہ
سی اوٹھاوی اور درست بیٹھی اور بیٹھی تسبیحات کو دس مرتبہ کہی پس دوسرا سجدہ کری
اور دوسرے سجدہ مین بھی اسطرح کہی پس سر سجدۂ ثانیہ سی اوٹھا کر درست بیٹھی اور
دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑھی دوسرے رکعت کی واسطی اوٹھ کھڑا ہووی اور حمد
اور والعادیات پڑھی اور بعد والعادیات کی موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ
اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول دس دس مرتبہ کہکی نماز کو تمام کری
بعد اسکی پھر نیت کر کی دو رکعت اور اسی صورت بجالاوی مگر ان دو رکعتون کی پہلی رکعت
مین بعد حمد کی سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد کی سورہ قل ہو اللہ احد کی
مین پڑھی اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول کی بجالا کی نماز کو تمام کری پس چارون
رکعتون کو ترتیب ترکیب مذکورہ بتشہد و سلام دو دو رکعت کر کی بجالاوی کہ چارون
رکعتون مین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا ہووی
یہی اصل کتب مین نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی لکھی وہ دعائیں کہ جو اس نماز مین مستحب ہین بس لکھنی
لی لتہ معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ کہتی ہین کہ چوتھی رکعت کی دوسری
سجدہ مین یعنی سجدہ آخر مین جب تسبیحات اربعہ پڑھ چکی تو حالت سجدہ مین اس دعا کو پڑھی سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ
وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ

من احصی کل شیء علمه سبحان ذی المن والنعم سبحان ذی القدرة والاکرام اللهم انی
اسئلک بمعاقد العز من عرشک ومنتهی الرحمة من کتابک واسمک الاعظم وکلماتک
التامة التی تمت صدقا وعدلا صل علی محمد واهلبیته مخفی نہ رہی کہ شیخ نے کتاب مصباح میں دعا
تو بعد لفظ الاکرام کے اس یادتی کی نقل کیا ہے سبحان ذی القدرة والکرم سبحان ذی
العزة والفضل سبحان ذی القوة والطول پس مناسب ہو یہ ہی ذکر کریں اور شیخ ابو جعفر طوسی
و سید مرتضی علم الهدی نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ مفضل کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے دیکھا میں نے پس بعد نماز کی حضرت نے اس دعا کو پڑھا یا رب
یا رب بعد ایک نفس یعنی بقدر کہ ایک سانس میں کہا جاوے یا ربا ہ یا ربا ہ بعد یکنفس رب
رب بقدر یکنفس یا الله یا الله بقدر یکنفس یا رحیم یا رحیم بقدر یکنفس یا رحمن یا رحمن سات مرتبہ یا ارحم
الراحمین سات مرتبہ بعد اسکی اس دعا کو اور جناب نے پڑھا اللهم انی افتتح القول بحمدک وانطق
بالثناء علیک وامجدک ولا غایة لمدحک واثنی علیک ومن یبلغ غایة
ثنائک وامد مجدک وانی لخلیقتک کنه معرفة مجدک وای زمن لم یکن ممدوحا
بفضلک موصوفا بمجدک عوادا علی المذنبین بحلمک تخلف سکان ارضک
عن طاعتک وکنت علیهم عطوفا بجودک جوادا بفضلک عوادا بکرمک یا لا اله
الا انت المنان ذو الجلال والاکرام جب حضرت نماز سے فارغ ہو تو مجھسے فرمایا کہ اے

مفصل مسبوق کہ تجکو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر کی تین بجالا اور اسکے بعد دعا کو پڑھ
اور اپنی حوائج حق تعالی سے طلب کر کہ انشاء اللہ حوائج تیری برآوینگی مصباح میں شیخ ابو جعفر طوسی اور
سید مرتضی علم الہدی نے ایک اور ہی دعا بعد نماز جعفر طیار کی روایت کی ہے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ
الْعِزَّ وَتَرَدّٰی بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ
جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَ
النِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاَنْ تَجْمَعَ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بَعْدَ
عُمْرٍ طَوِيلٍ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْبَدِيءُ الْبَدِيعُ
لَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُودُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَ
يَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا غَفُورُ يَا عَفُوُّ يَا وَدُودُ يَا شَكُورُ اَنْتَ اَرْبٰى بِي مِنْ اَبِي وَاُمِّي
وَاَرْحَمُ بِي مِنْ نَفْسِي وَمِنَ النَّاسِ اَجْمَعِينَ يَا كَرِيمُ يَا جَوَادُ اللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ
اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ وَعَظِيمِ
عَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ وَقَدِيمِ غُفْرَانِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْهَا

في عليين ونعمتك مني واجعل نائلك ومعروفك ورجاء ما أرجو
منك فكاك رقبتي من النار والفوز بالجنة وما جمعت من
أنواع النعيم ومن حسن الحور العين واجعل جائزتي منك العتق
من النار وغفران ذنوبي وذنوب والدي وما ولدا وجميع
إخواني وأخواتي المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
الأحياء منهم والأموات وأن تستجيب دعائي وترحم صرختي
وندائي ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني منجحا مفلحا مرحوما مستجابا دعائي
مغفورا لي يا أرحم الراحمين يا عظيم يا عظيم يا عظيم قد عظم الذنب من عبدك فليحسن العفو
منك يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة يا نفاحا
بالخيرات يا معطي المسؤولات يا فكاك الرقاب من النار صل
على محمد وآل محمد وفك رقبتي من النار وأعطني سؤلي
واستجب دعائي وارحم صرختي وتضرعي وندائي واقض لي
حوائجي كلها لدنياي وآخرتي وديني ما ذكرت منها وما لم أذكر
واجعل لي في ذلك الخيرة ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني مفلحا منجحا
مستجابا لي دعائي مغفورا لي مرحوما يا أرحم الراحمين يا محمد

يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا عَبْدُكُمَا وَمَوْلَاكُمَا
غَيْرُ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِيْلٌ عَبْدٌ مُعْتَرِفٌ مُتَمَسِّكٌ
بِحَبْلِكُمَا مُعْتَصِمٌ مِنْ ذُنُوْبِيْ بِوَلَايَتِكُمَا اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكُمَا وَ
اَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ بِكُمَا وَاُقَدِّمُكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ
فَاشْفَعَا لِيْ فِيْ فَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِيْ وَاِجَابَةِ دُعَائِيْ اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَتَقَبَّلْ دُعَائِيْ وَاغْفِرْ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ جان تو کہ آخوند مجلسی نے بیچ
کتاب زاد المعاد کی بعد نقل کرنی کیفیت و ترکیب با ادعیہ مسنونہ صلوٰۃ جعفر رضی اللہ
عنہ کی چند احکام کہ جو متعلق اس نماز سے ہین بیان کئی ہین کہ بعینہ و بعبارتہ ذکر
اونکا باعث تطویل کا ہی مگر خلاصہ ترجمہ اوس عبارت کا زبان ہندی مین
بیان کیا جاتا ہی تا ناظرین کو فائدہ زیادہ رہو ئیں آخوند صاحب فرماتی
ہیں اور لیکن احکام نماز جعفر طیار سے کئی مقصدون مین ذکر کرتا
ہون اول جان تو کہ مشہور میان علما اور اقوی یہ ہی کہ نماز
جعفر کو بجای نوافل شبانہ روزی کی بجا لا سکتا ہی کہ دونون
ثواب بجا لانی والی کو ملتی اور اسطرحسی بہ نیت قضا بھی بجا لاتا ہی یہ ثابت
ہی کہ اکثر احادیث اس مضمون پر وارد ہوئی ہین اور بعضی علمائی

نماز فریضہ کو اداء و قضاء بہ کیفیت نماز جعفر جائز جانا ہی اور یہ قول خالی قوت سی نہین ہی لیکن احوط
ترک ہی انتہی حصل ترجمہ حبیب اضعف العباد بنکام ترجمہ بمقام پر پہونچا کہ آخوند مجلسی طاب ثراہ نی
نقل کیا ہی کہ بعض علمای نی اداء و قضاء فریضہ کو بصورت صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ جائز جانا ہی
اور یہ قول خالی قوت سی نہین لیکن احوط ترک ہی تو مجکو کمال تردد اور خلجان ہوا کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہی اگرچہ آخر کو آخوند نی احوط ترک فرمایا ہی مگر پہر بہی خالی از استعجاب نہین اس لیی کہ
فریضہ کو بصورت صلوۃ جعفر بجالانی مین بہت سی ارکان در فرائض کی زیادتی اور کمی لازم آتی
ہی پس یہ کیونکر ہوگا کہ زیادتی رکعات اور ارکان کی مبطل و مخل صلوۃ فریضہ ہو آخر الامر متردد
و متفکر ہو کر اس خلجان کو اپنی سید و آقا جناب اجتہاد مآب قبلہ و کعبہ دارین دافع شبہات
صوریہ و معنویہ کاشف جہالات دینیہ ادام اللہ ظلہ العالی کی خدمت مین مفصل عرض کیا بلکہ اس
شبہہ کو کاغذ پر لکہہ کر بتوسط عرضی گذرانا آپ نی اوس کاغذ کو باین شرح و عبارت مزین فرمایا کہ
نوافل یومیہ کو اداء ہوں یا قضاء بصورت نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بجالانا فی نفسہ بہتر ہی
اور ثواب دونو کا یعنی فضائل ازدیاد متعال سی حاصل ہوگا چنانچہ یہ مضمون اخبار معتبرہ سی
ثابت ہی اور بعض عالمون نی فرمایا ہی کہ فریضہ یومیہ کو بہی بصورت صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ کی پڑہنا
بہتر ہی اور شرح مفاتیح مین کہا ہی کہ از بسکہ چندان فرق نہین ہی تو اسطرح پر عمل مین لا مضائقہ
نہین رکہتا اور شاید مراد اوس سی فریضہ صبح سا نافلہ صبح کی ہوگی مراد یہ ہوگی کہ ہر ایک ظہر
یا عصر یا عشا مین سی کہ چار چار رکعت موصول ہین باضافت تسبیحات پڑہ سکتا ہی کہ زیادتی
ذکر کی ممنوع نہین ہی لیکن تشہد اول مین سلام نکہی جیسا کہ بعضی عالمون نی اصل اپنی نماز کو
ایک تشہد اور سلام پر ختم کیا ہی اور قراءت دو رکعت آخر مین سورۂ ثانیہ زیادہ نکری صلاح
یہ کہ ضوابط فریضہ سی رعایات نماز سنت کی باہر نہو تو قباحت کچہ نہین ہی والا بعینہا بجالانا

تعالی از تروہ نہیں سو اسے ... ت المشہور والقول الاصح چار رکعت ساتھ دو سلام کی ہے
اور بنابر بعض ... بلکہ ... الکل ہر دو رکعت میں سورۂ ثانیہ پڑھنا چاہیے اور پہلی صورت
میں تکبیر ... ہے اور بعض ... علیحدہ چاہیے اور یہ امر فرائض کی شان کے خارج ہی اور روایات فرائض
کا اسطرح پڑھنا منصوص و مصرح نہیں ہے اور ... ہی میں ایسا حکم مشکل ہی اگرچہ جناب
آخوند علیہ الرحمہ اور بعض آخرین علما کلام عامہ کو احوط ترک لکھتے ہیں بلکہ بسبب زیادتی ارکان
اور افعال کی از جہت اعادہ رکعات اور قرات سورونکی بصورت صلوۃ جعفر صورت صلوۃ
فرائض کی جسطرح کہ شارع علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہے باقی نہیں ہی لیکن صلوۃ فرائض کی رکعات
اولیین میں اگر دو سورہ کہ جو صلوۃ جعفر میں بالخصوص پڑھے تو کچھ مضایقہ نہیں ... اخیر
بعد قرات سورہ فاتحہ کی فقط رکوع اور سجود میں بعد اذکار کی اگر تسبیحات اربعہ کو بجالاوے تو کچھ
قباحت نہیں ہے بلکہ زیادتی ثواب اور بہتر اور ... واسطے اطلاق اسم اور زیادتی
ثواب کی کافی ہی اور نماز مغرب میں تینوں رکعت میں تسبیحات اضافہ کرے اور تیسری رکعت از
تشہد اور سلام پڑھے کی پہلی رکعت عشا میں تسبیحات کو پڑھے تو عجب نہیں کہ خداوند عالم ثواب
چار رکعت جعفر طیار کا عطا فرماوے غرض فرائض کی منافی نکرے اگرچہ نماز جعفر میں کچھ فرق ہوجاوے
اسکی رعایت لازم ہی واللہ العلیم دوم یہ کہ روایات میں وارد ہوا ہے اور اکثر علمانے کہا ہے کہ
ضرورت اور کسی کام میں تعجیل اور جلدی ہو تو ہو سکتا ہی کہ نماز جعفر کو بدون تسبیحات کی بجالاوے
اور تسبیحات کو راستی میں پڑھ لیوے سوم حدیث صحیح وارد ہوئی ہی اس مضمون پر کہ جو کوئی
نماز جعفر کی دو رکعتوں کو بجا لا چکا ہو اور اسکو امر ضروری درپیش ہو تو اوس کام کی واسطے ... باقی
اور جب اوس کام سے فرصت ہو تو دو رکعت باقیہ کو دوسرے وقت میں بجالاوے اور اگر ... تو
اسطرح کرے تو پہر سبکو یعنی چاروں رکعتوں کو از سر نو بجالاوے کہ بہتر ہی چہارم ... تسبیحات

صاحب الامر علیہ السلام سے وارد ہوئی ہے کہ جو شخص کہ تسبیحات صلوٰۃ جعفر کو کسی جگہ پر
بھول جاوے تو جسوقت کہ اوسے یاد آوے خواہ اثنائی نماز اور خواہ بعد نماز کے اوسی وقت پڑھ لیوے
اور علما میں سے کوئی متعرض اس حکم کا نہیں ہوا ہے پنجم اختلاف ہے تعیین میں سورتوں کے کہ مستحب
ہے کہ بیچ نماز جعفر کے پڑھی جاویں اور مشہور وہ ہے کہ پہلی رکعت میں اذا زلزلت اور بیچ رکعت
دوسری کے والعادیات اور تیسری رکعت میں اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی میں قل ہو اللہ احد
پڑھے اور ابن بابویہ اور اونکے والد ماجد رحمۃ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ پہلی رکعت میں والعادیات
اور دوسری رکعت میں اذا زلزلت اور ایک روایت میں وارد ہے کہ رکعت اول میں
اذا زلزلت اور دوسری میں اذا جاء نصر اللہ اور تیسری میں انا انزلناہ اور چوتھی میں توحید پڑھے
اور روایت صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد دونوں کو
پڑھے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ جو سورہ کہ چاہے پڑھے اور ابن بابویہ نے ذکر کیا ہے کہ
سب رکعتوں میں سورۂ توحید پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سب صورتیں خوب ہیں اگرچہ
اول و سوم افضل ہے ششم مشہور وہ ہے کہ تسبیحات بعد سجدۂ دوم کی رکعت اول و سوم میں بیٹھ کر
پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بعد کھڑے ہونے واسطے دوسری رکعت کے اور قبل از قراءت حمد کے
پڑھے اور عمل کرنا مشہور پر اولی اور بہتر ہے ہفتم بعضوں نے کہا ہے کہ چار رکعت کو
ایک سلام بجا لاوے اور مشہور اور اقوی دو سلام ہیں جیسا کہ گذرا ہشتم مشہور میان علما کے
یہ ہے کہ تسبیحات اس نماز کی پیش از رکوع پڑھنی چاہئے چاہیے کہ بعد قراءت سورہ کے پڑھے
اور ابن بابویہ موافق بعض روایات کے قائل ہوئے ہیں کہ انسان مخیر ہے اسباب میں کہ پیشتر
از قراءت تسبیحات کو بجا لاوے یا بعد از قراءت اور عمل مشہور پر کرنا اقوی اور اولی ہے
... اعلی اللہ مقامہ پوشیدہ نہ رہے کہ اضعف العباد اکثر اوقات خدمت با برکت جناب ہدایت

ومغفرت مآب سرحلقہ اتقیای زمان پیشوائی عباد دوران جناب مرحوم ومغفور الفائز بجوار رحمة

ربہ ذی المنن جناب السید حسن صاحب طاب ثراہ وجعل الجنة مثواہ میں حاضر رہتا تہا اور بانواع

عنایات واصناف احسن عنایات اوس جناب سی سرفراز وممتاز ہوتا تہا کہ زبان بیان وسان بیان

احاطہ اوسکی سی عاجز ہی اور جسطرح کی احتیاط اور اہتمام عبادات کی مقدمہ میں اوس جناب کو تہی

اظہر من الشمس وابین من الامس ہی کہ حاجت تفسیر وتبیین کی نہین پس جناب مغفور اکثر بلکہ ہمیشہ جمعے کو

نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ اکثر اوقات منذر اپنی اوپر واجب فرما کر اور کبہی بہ نیت استحباب ادا فرماتی تہی

اور حقیر کو اوقات صلوة میں اوسکی شمار رکعات وغیرہ کی معین فرماتی تہی پس سالہا سال شب وروز

میں دیکہا اور سنا کہ آپ نماز جعفر طیار کی پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کی اذا زلزلت اور دوسری

میں والعادیات اور تیسری رکعت میں اذا جاء نصر اللہ اور چوتہی رکعت میں قل ہو اللہ احد

پڑہتی اور بعد قرات سورہ وںکی قبل رکوع کی تسبیحات اربعہ بجا لاتی تہی اور بعد سجدہ دوم کے

میں بیٹہ کی قبل قیام رکعت ثانیہ دس دس تسبیحات کو پڑہتی تہی پس اوس جناب کا اسطرح سے

بجا لانا ہماری واسطی صحت عمل کو کافی وافی ہی اسواسطے کہ نمازومیں انسان کو احتیاط اور تحقیق

بدرجہ اتم ضرور لازم ہی خصوصا نماز مذکور میں پس وہ جناب بوضع خاص بجا لائی تو تصدیق اور تحقیق

اور تصحیح کما ینبغی فرمائی ہو گی کہ کوئی امر بدون تحقیق اور تصحیح کی نکرتی تہی خصوصا عبادات امین

کہ تخصص اوس جناب کے زیادہ از بیان مشہور اور زمانہ بہر خواص و عوام کی ذکر ہی

فصل پانچوین بیچ نمازہای ماانداول جھدہ فی اصول الدین وعلاء لطاعاتہ فوق مراتب لعابدین

حاجت اور ادعیہ قضائی حاجت کے پوشیدہ نرہا ہے کہ نمازہای حاجات اور ادعیہ حاجت بیچ کتب ادعیہ کے بکثرت مذکور ہیں

مگر قلیلے ازان اس مقام مین بہی بیان کیجاتی ہین اور کچھ ادعیہ کہ جو متضمن اوپر فوائد کثیرہ اور مشتمل اوپر قضائے

حاجات کی ہین فصل ہشتم مین لکہی جائینگی انشاء اللہ بدرجہ تحقیق کہ آداب دعا اور منجملہ اجابت دعا سی ہے دس مرتبہ یارب یارب پیش از

طلب حاجت کے کہنا اسواسطی کہ کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی پیش از شروع طلب حاجت کے

دس مرتبہ یارب یارب کہے تو صاحب حاجت سی وہ فرشتے کہ جو موکل اوسکے مقرر ہیں واسطے قضائے

حاجت کی کہتے ہین لبیک کیا ہی حاجت تیری اور اسی قبیل سی ہی کہنا یاربی یا اللہ یاربی یا

اللہ کا اسقدر کہ نفس تنگی کری اور اسیطرح سی ہی یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ کہنا اور جملہ

نمازہای حاجت سی ایک وہ نماز ہی کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سی روایت کی ہی کہ جس شخص کے تئین کسیطرح سے سختی اور مشکل پیش ہو تو چاہیے کہ وہ شخص

غسل کر اور دو رکعت نماز بجالاوی اور بعد نماز کی پہلو یعنی کروٹ سی لیٹے اور داہنی گال کو

داہنی ہاتھ پر اپنی رکھے اور یہ دعا کو پڑہی یا معز کل ذلیل و یا مذل کل عزیز وحقک لقد شق علی کذا و کذا

بسن بجای کذا و کذا نام اپنی مطلب کا لیوی پس حضرت فرماتی ہین جو کوئی کہ اس عمل کو بجالاوی

تو دفع ہو گی اوس شخص سے وہ سختی اور مشکل اور مطلب اوسکا انشاء اللہ حاصل ہو گا اور مثل

اسیکے ہی وہ نماز کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے

کہ جب کسی کے تئین تم مین سی کوئی مشکل آنکی پڑی تو توسل ور رجوع کرو تم حقتعالی سے
اور وضو کرو اور صدقہ خواہ صدقی کی چیز کم ہو یا زیادہ ہو مگر کچہ تصدق کری اور داخل
مسجد ہووی اور دو رکعت نماز بجالاوی پس بعد نماز کی حمد و ثنا اللہ تعالی کی کری اور صلوات
پیغمبر خدا اور اونکی آل پر بہیجی اور بعد اوسکی کہی اَللّٰھُمَّ اِنْ عَافَیْتَنِیْ مِمَّا اَخَافُ مِنْہُ کَذَا کَذَا لَکَ
کذا پس بجائی کذا و کذا کی اپنی مطلب کو ذکر کری پس بعد نماز کی خدا اوسکی مطلب کو
بر لاتا ہی اور مراد کو دیتا ہی اور مثل اسکے ہی وہ نماز کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی گئی ہی کہ جسکے تئین حقتعالی سی حاجت اور کوئی مطلب
ہو تو نصف شب کو غسل کری اور پاک و پاکیزہ کپڑی پہنی اور ایک کوزہ نو یعنی کوری آبخورہ نیز
پانی پر کر ... پر دس مرتبہ سورۂ انا انزلناہ کی تئین پڑہی بعد اوسکی اوس پانی کی تئین گرد
پائی نماز کی اور مسجد کی اور موضع سجود یعنی سجدہ گاہ اپنی کے چہڑکی بعد اوسکی
دو رکعت نماز باین طریق بجالاوی کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور انا انزلناہ ایکبار
پڑہی جو شخص کہ نماز کو اسطرح بجالاوی تو وہ شخص سزاوار حقتعالی کے درگاہ مین اس بات کا ہی
کہ اوسکی حاجت برآوی اور مثل اسکے وہ نماز ہی کہ جو بیچ حواشی مصباح کفعمی ... ہی
امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی گئی ہی کہ جس شخص کے تئین کوئی حاجت
اور مطلب ہو وے اور وہ شخص چاہتا ہووی کہ میرا مطلب اور حاجت روا ہووی ... ...

کری اور کپڑی پاک و پاکیزہ پہنی اور کوٹھی پر جاوی اور دو رکعت نماز بجا لاوی جب نماز
سی فارغ ہووی تو سجدہ کری اور سجدہ میں پہلی حمد و ثنائی حقتعالی بجا لاوی پہر سو مرتبہ
اسکو کہی یَا جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتُمَا کَافِیَایَ فَاکْفِیَانِیْ وَاَنْتُمَا حَافِظَایَ فَاحْفَظَانِیْ وَاَنْتُمَا کَالِیَایَ
فَاکْلَانِیْ پس جو شخص کہ اس عمل کو بجا لاوی تو البتہ اوسکا حق ہے اوپر اللہ کی کہ اللہ کفایت اوسکی مہم کی کری اور
اوسکی مطلب کو بجا لاوی اور از انجملہ وہ نماز ہے کہ ذکر کیا ہی اوس نماز کو ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی نے بیچ کتاب اپنی کے
کہ نام اوس کتاب کا کنوز النجاح ہی بس وہ کہتی ہیں کہ خارج ہوئی یہ نماز ناحیہ مقدسہ سے
باین اسناد کہ جس شخص کو کہ حاجت ہو حقتعالی سی اب چاہیی کہ وہ شخص شب جمعہ کو بعد نصف
شب کے غسل کری اور مصلے پر کہڑا ہو پس دو رکعت نماز بجا لاوی باین طریق کہ پڑہی رکعت
اولی مین سورہ حمد کی تئین اور جب پہونچی بہ لفظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تو مکرر کہے
اوسکو یہان تک کہ سو مرتبہ کہی بعد سو مرتبہ کے بقیہ سورہ کو آخر تک پڑہی اور بعد سورہ
حمد کے سورہ قل ہو اللہ احد کی تئین ایکمرتبہ پڑہی بعد اوسکی رکوع کری اور سات مرتبہ
رکوع مین ذکر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کو ادا کری اور بعد اوسکی سجدہ کری اور
دو لوان سجدہ ونمیں بہی سات سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہی پس دوسری رکعت
مثل رکعت اول کے بجا لاوی جب نماز سی فارغ ہووی تو پڑہی وہ دعا کہ جو عنقریب مذکور
ہوگی اور بعد دعا پڑہنی کے سجدہ کری اور سجدہ مین گریہ و زاری اور الحاح کری حقتعالی سے

سی اور سوال کری اپنی حاجتوں کا یعنی طلب حوائج اور دعا مانگی بس جو شخص کہ اس نماز کو بطریق مذکور بجا لاوی
خواہ وہ شخص مومن ہو یا مومنہ ہو ورتی ہی اس دعا کو بعد نماز کی اور دلی خلاص سے خوشنودی خدا کی کو کمال جانکی واسطی
اوس شخص کی در وازی آسمان کی واسطی قبول حاجات کی اور اجابت دعا کی اور جتنی اسکی اور سکی کھلی رہی
حاجت ہو یعنی جو اوسکی حاجت ہو کی حق تعالیٰ اپنی فضل و کرم اوسکی حاجت کو روا کریگا مگر یہ کی قطع رحم کی
دعا ہو کہ اگر اوسکی دعا مانگی گا تو قبول ہو گی وہ دعا کہ جو بعد نماز پڑہی یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِنْ اَطَعْتُكَ
فَالْمَحْمَدَةُ لَكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ فَالْحُجَّةُ لَكَ مِنْكَ الرَّوْحُ وَمِنْكَ
الْفَرَجُ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ
[عَصَيْ]تُكَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيْمَانُ
[بِكَ] لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا مَنًّا مِنْكَ بِهٖ عَلَیَّ لَا مَنًّا مِنِّیْ
[عَ]لَيْكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ يَا اِلٰهِیْ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَلَا الْخُرُوْجِ
عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ وَلٰكِنْ اَطَعْتُ هَوَايَ وَاَزَلَّنِیَ
الشَّيْطَانُ فَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَیَّ وَالْبَيَانُ فَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِذُنُوْبِیْ غَيْرَ ظَالِمٍ
وَاِنْ تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ فَاِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ بعد اسکی یا کریم یا کریم ستر
کہی کہ نفس تنگی کری اور قریب ٹوٹنی کی ہو جاوی بعد اوسکی یہ دعا پڑہی یَا اٰمِنًا مِنْ
كُلِّ شَیْءٍ وَكُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُكَ بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

وخوف كل شيء منك ان تصلي على محمد وال محمد وان تعطيني
امانا لنفسي واهلي وولدي وسائر ما انعمت به علي حتى لا اخاف
احدا ولا احذر من شيء ابدا انك على كل شيء قدير وحسبنا الله
ونعم الوكيل يا كافي ابراهيم عليه السلام نمرود ويا كافي موسى
فرعون ويا كافي محمد صلى الله عليه واله الاحزاب اسئلك ان
تصلي على محمد وال محمد وان تكفيني شر فلان ابن فلان فقط بجای
فلاں ابن فلاں کی نام دشمن کا اور اسکی باپ کا لیوی از انجملہ وہ نماز ہی کہ جو صاحب
مصباح کفعمی نی نقل کی ہی کتاب فتح الہموم والاحزان سی اور منقول ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کہ وہ جناب فرماتی ہیں کہ جس شخص کو کسطرح کی حاجت ہو پس چاہیے کہ تین روزے
رکھی اور چہارشنبہ سی روزہ شروع کری یعنی چہارشنبہ کو روزہ رکھی اور پنجشنبہ کو اور جمعہ کو
پس جمعہ کی دن غسل کری اور عطر وغیرہ سی اپنی تئیں خوشبو کری اور کچھ تصدق دیوی خواہ
قلیل ہو یا کثیر ہو تصدق میں روٹیاں ہی اور کچھ ہو پس جسوقت کہ نماز جمعہ کی پڑھ چکی تو کہی
اللهم اني اسئلك باسمك بسم الله الرحمن الرحيم الذي لا اله الا هو عالم الغيب
والشهادة الرحمن الرحيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم
الذي ملأت عظمته السموات والارض واسئلك باسمك بسم الله

الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات
ووجلت لہ القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد والہ وان تقضی حاجتی
فی کذا وکذا بجای کذا وکذا کی اپنی مطالب کو ذکر کری بعد اسکے حضرت نی فرمایا
کہ نہ تعلیم کرو اور نہ کہنا اس دعا کو احمق لوگوں کو کہ مثل ایسا ہو کہ وہ اس دعا کو کسی بی کام
میں پڑھیں اور وہ دعا مستجاب ہو جاوی اور نہ پڑہو تم اس دعا کو واسطی کسی بی کام اور گناہ
کی اور قطع رحم کی واسطی فقط آز انجملہ وہ نماز ہی کہ جو شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب کسی کی تئین کوئی مہم کام غمگین کری یا کوئی شخص مطلب
اور حاجت مہم کہتا ہو تو واسطی حصول اوس امر کی چاہیی کہ دو رکعت نماز بجا لاوی باین
طریق کہ رکعت اول میں بعد حمد کی ہزار مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور دوسرے
رکعت میں بعد حمد کی ایکبار سورہ قل ہو اللہ احد کی تئین پڑہی اور بعد نماز کی اپنی حاجت کو
طلب کری اور اسی قبیل سی ہی وہ نماز کہ جو شیخ نی بیچ کافی کی حضرت امام رضا
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب تجکو کوئی حاجت مہم ہووی خدا سی تو غسل کر اور کپڑی پاکیزہ
اور خوشبو لگا اور آسمان کی نیچی آ اور دو رکعت نماز باین طریق بجا لا کہ ہر رکعت میں سورہ
فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پندرہ بار اور ہر رکعت کی رکوع میں اور رکوع سی سر اوٹھانے
کی بعد اور دونوں سجدوں میں اور سجدہ سی سر اوٹہانی کی بعد پندرہ پندرہ دفعہ قل ہو اللہ
احد کی تئین پڑہی کہ ہر رکعت میں ایک سو پانچ مرتبہ اور دونوں رکعتوں میں دو سو دس مرتبہ
قل ہو اللہ پڑہنا ہوتا ہی پس جبکہ سلام پھیری پندرہ دفعہ اوسی سورہ کو پڑہکی سجدہ
میں جاوی اور سجدہ میں اس دعا کو پڑہے اللھم ان کل معبود من
لدن عرشک الی قرار ارضک فھو باطل سواک فانک انت اللہ الحق المبین

اِقْضِ لِیْ حَاجَةَ كَذَا وَكَذَا السَّاعَةَ السَّاعَةَ پس الحاح کرے یعنی کرکر اپنی مطلب کو طلب کرے
اسطرحسے کہ بواسطے آل محمد اور علی علیہ السلام اور وسیلہ قرار دیوے فاطمہ اور حسن و حسین
علیہم السلام کی تئین اور از انجملہ وہ نماز ہی کہ شیخ کلینی کافی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہی اور وہ یہ ہی کہ جب تجکو کوئی حاجت عمدہ اور بزرگ ہووی خدا سے تو وضو
کر اور دو رکعت نماز بجالا اور تشہد مین تعظیم حق تعالی کی کر یعنی تشہد کو معہ مستحبات کہ جو
تشہد طولانی مین ہی بجالاوی اور بعد بجالانی تشہد طولانیکی سلام پہیری اور اسدعا
کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَاَنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ
مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَكُوْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّكَ
وَرَبِّیْ لِیُنْجِحَ لِیْ بِكَ طَلِبَتِیْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِیِّكَ اَنْجِحْ لِیْ طَلِبَتِیْ بِمُحَمَّدٍ بعد اسکے
اپنی حاجت طلب کرے اور اسی قبیل سے بعض دعائیں واسطے قضاے حوائج کی ائمہ علیہم السلام
سے ماثور مین کہ اگر بوسیلہ ان ادعیہ کی حق تعالی سے طلب حاجت کی کریں تو حق تعالی
برکت سے ان دعاؤنکی مطالب عظیمہ اور مطالب جلیلہ کو برلاتا ہی اور دعا کو قبول کرتا
ہی اور جو دعا اور مطلب کہ حق تعالی سے طلب کرے ہی حق سبحانہ تعالی اپنی کمال فضل و رافت
سے دعا کو قبول فرماتا ہی از انجملہ وہ دعا ہی کہ جو سرقدسیہ مین سے ہی اور بیچ مصباح کفعمی کی
مذکور ہی چنانچہ خلاصہ مضمون اسناد اوس دعا کا اوس کتاب مین بایں عنوان مذکور ہی
کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ جس شخص کی تئین کوئی حاجت ہووے بیچ نصف شب کی مکان خالی مین

یا وصو اسد عا کو پڑہی حاجت اوس شخص کی اللہ واکرونگا اور برلاؤنگا اور وہ دعا

یہ ہی یَا اللّٰہُ مَا اَجِدُ اَحَدًا اِلَّا وَاَنْتَ اَرْحَمُ بِہٖ مِنِّیْ وَمَنْ اَحْوَجُ خَلْقِکَ اِلَیْکَ

اَنَا وَیَا اَللّٰہُ وَلَیْسَ شَیْءٌ مِنْ خَلْقِکَ اِلَّا وَھُوَ بِکَ وَاثِقٌ وَمَنْ اَوْثَقُ خَلْقِکَ

بِکَ اَنَا وَیَا اَللّٰہُ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ اِلَّا وَھُوَ اِلَیْکَ فِیْ حَاجَتِہٖ مُعْتَمِدٌ وَفِیْ

طَلِبَتِہٖ سَائِلٌ وَمِنْ اَلْحَفِہِمْ سُؤَالًا لَکَ اَنَا وَمِنْ اَشَدِّہِمْ اِعْتِمَادًا اِلَیْکَ اَنَا

لِاَنِّیْ اَمْسَیْتُ شَدِیْدًا ثِقَتِیْ فِیْ طَلِبَتِیْ اِلَیْکَ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا

پس حاجت کو اپنی ذکر کری اور اپنی مطلب کا نام لیوی اور بعد اوسکی کہی فَاِنَّکَ قَضَیْتَہَا قضیت

وَاِنْ لَمْ تَقْضِہَا لَمْ تَنْقُصْ اَبَدًا وَقَدْ لَزِمَنِیْ مِنَ الْاَمْرِ مَا لَا بُدَّ لِیْ مِنْہُ فَلِذٰلِکَ

طَلِبَتُہٗ اِلَیْکَ بِاَمْرٍ مُنْفَذٍ اَحْکَامُہٗ بِاِمْضَائِہَا اَمْضِ قَضَاءَ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ

بِاِثْبَاتِہَا فِیْ غُیُوْبِ الْاِجَابَۃِ حَتّٰی تُقَلِّبَنِیْ بِہَا مُنْجَحًا حَتّٰی کَانَتْ تَقَلُّبُ

لِیْ فِیْہَا اَھْوَلَ جَمِیْعِ عِبَادِکَ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِاِمْضَائِہَا وَتَیْسِیْرِہَا وَنَجَاحِہَا

فَتَیَسَّرْ ھَا لِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ اِلٰی قَضَائِہَا وَقَدْ عَلِمْتَ ذٰلِکَ فَاکْشِفْ مَا بِیْ

مِنَ الضُّرِّ بِحَقِّکَ الَّذِیْ تَقْضِیْ بِہٖ مَا تُرِیْدُ ازانجملہ وہ دعا ہی کہ جمیع کا فی یہ

شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک شخص نی

شکوہ کیا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی اسبات کا کہ میری دعا دیر کرکے

مستجاب ہوتی ہے حضرت نے فرمایا کہ کہاں ہے وہ اور وہی تو اوس عاصی کہ توریث
الاجابت ہے اوس شخص نے کہا آہ وہ دعا کونسی ہے کہ جس سے جلد دعا قبول ہو
حضرت نے فرمایا کہ وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ
الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرٌ
مَعَ نُوْرٍ وَنُوْرٌ مِّنْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ
یُضِیْءُ بِهٖ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَیُكْسَرُ بِهٖ كُلُّ شِدَّةٍ وَكُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَكُلُّ جَبَّارٍ
عَنِیْدٍ لَا تَقِرُّ بِهٖ اَرْضٌ وَلَا تَقُوْمُ بِهٖ سَمَاءٌ وَیَاْمَنُ بِهٖ كُلُّ خَائِفٍ وَیَبْطُلُ
بِهٖ سِحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ كُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَیَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِهٖ
الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَیَسْتَقِرُّ بِهِ الْفُلْكُ حِیْنَ یَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا یَكُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْهِ
سَبِیْلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَكْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ
بِهٖ نَفْسَكَ وَاسْتَوَیْتَ بِهٖ عَلٰی عَرْشِكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ
اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا
وَكَذَا اور ایک وہ دعا ہے کہ بیچ مصباح کفعمی کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے
روایت کی گئی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر خدا کو تعلیم فرمائی اور واسطے رفع
حاجات کی اور قضاے حوائج کی مجرب ہے اور صاحب منہج الدعوات نے لکھا ہے کہ پڑھنا اس دعا

کا بیج مہمات اور ضروریات کی چاہیے کہ مجرب ہے اور وہ یہ ہی یَا غَوْثَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَیَا قَیُّوْمَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا زَیْنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا جَمَالَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا بَدِیْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
وَمُنْتَهٰی رَغْبَةِ الْعَابِدِیْنَ وَمُنَفِّسَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَمُفَرِّجَ الْمَغْمُوْمِیْنَ وَصَرِیْخَ
الْمُسْتَصْرِخِیْنَ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ کَاشِفَ کُلِّ سُوْءٍ اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ
اور مصباح کفعمی میں مذکور ہی کہ جو شخص سورۂ قل یا ایہا الکافرون کی تین وقت طلوع
آفتاب کی دس تبہ پڑہی اور بعد اسکی حاجت تعالیٰ کی حق تعالیٰ اوسکی حاجت کو روا
کریگا اسی سند اسباب حاجت وعا اسی ہی یہ ایک دعا دعیہ طلب حاجات کی ہی تو ما شاء اللہ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اسواسطی کہ بیچ کافی کی شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو کوئی کہ واسطی طلب حاجت کے دعا کری اور بعد اوسکر
مطالب کی ان کلمات کو کہی تو اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ بندہ مومن نی اقرار ضرار اپنی ساتہ
کیا اور چہوڑ دیا اپنی کاموں کو اور فرمان میرا کی بس ای ملائکہ کہ موکل ہو واسطی ادا
قضای حاجت کے روا کرو حاجات کو اس بندہ کی فضل جہتی بیچ صلوت مغفرت
اور ادعیہ رد مظالم کی منجملہ صلوت مغفرت صلوت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

نماز حضرت امیر علیہ السلام اور نماز جعفر اور نماز غفیلہ ہے کہ جو بنا مذکور ہی بلکہ وہ نمازین مشتمل اوپر قضای حوائج
کی ہی ہین لیکن ادعیہ مغفرت پس یہان کچہ بیان کی جاتی ہین اور بعض ادعیہ کہ جو مشتمل اوپر
مغفرت اور فوائد کثیرہ کے ہین فصل ہفتم مین ان شاء اللہ لکہین جائینگین از انجملہ وہ دعا
ہی اور ادعیہ سرقدسیہ مین سی کہ جو مصباح کفعمی مین مذکور ہی کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے کہ
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کہو اوس شخص سی کہ جو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا ہو تیری امت مین سی اگر وہ چاہے
کہ گناہ اوسکا اوس سی محو ہو یعنی برطرف ہو اور وہ شخص اوس گناہ سی پاکیزہ ہووی چاہیے کہ پاکیزہ کری بدن اور
جامہ اپنی کو اور جاوی صحرا مین اور منہ کری طرف قبلہ کی اور ایسی جگہہ پر صحرا مین جاوی کہ کوئی اوسکو
نہ دیکہی بعد اوسکی دونو ہاتہونکو واسطی دعا کی اوٹہاوی اور پڑہی اس دعا کو دل اپنا لگا کی منظور اوسکو سوای ربکی
اور کوئی چیز نہی خضوع و خشوع سی پڑہی اور نظر خدا کیجانب ہو ہر گاہ وہ شخص اس دعا کو اس طرحسی کہ مذکور ہوا بجا لاوی
تو خلاص کریگا اوسکی تئین اوس گناہ سی اور پاکیزہ کریگا اوسکی تئین اور بخشیگا اوس گناہ کی تئین اور وہ دعا یہ ہے

يَا وَاسِعَ الْحُسْنِ عَائِدَتُهُ وَيَا مُلْبِساً فَضْلَ رَحْمَتِهِ وَيَا مُهِيباً لِشِدَّةِ سُلْطَانِهِ وَيَا رَاحِماً
بِكُلِّ مَكَانٍ ضَرِيراً اَصَابَهُ الضُّرُّ فَخَرَجَ اِلَيْكَ مُسْتَغِيثاً بِكَ آئِباً اِلَيْكَ تَائِباً
اِلَيْكَ يَقُولُ عَمِلْتُ سُوءً وَظَلَمْتُ نَفْسِي وَلِمَغْفِرَتِكَ خَرَجْتُ اِلَيْكَ اَسْتَجِيرُ بِكَ
فِي خُرُوجِي مِنَ النَّارِ وَبِعِزِّ جَلَالِكَ تَجَاوَزْ عَنِّي يَا كَرِيمُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي سَمَّيْتَ
بِهِ وَجَعَلْتَهُ فِي كُلِّ عَظَمَتِكَ وَمَعَ كُلِّ قُدْرَتِكَ وَفِي كُلِّ سُلْطَانِكَ وَصَيَّرْتَهُ

فِی قَبْضَتِكَ وَبِوَرِیْهٖ بِکِتَابِكَ وَلَبِسْتَهٗ وَقَارَ مِنْكَ بِاَللّٰهِ یَا اَللّٰهُ اَسْئَلُكَ

اَنْ تَمْحُوَ عَنِّیْ مَا اَتَیْتُكَ بِهٖ وَاَنْزِعْ بِدَانِیْ عَنْ مِثْلِهٖ فَاِنِّیْ بِاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ فِیْهِ تَفْصِیْلُ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا مُؤْمِنٌ هٰذَا اعْتِرَافِیْ فَلَا تَخْذُلْنِیْ وَهَبْ

لِیْ عَافِیَةً وَنَجِّنِیْ مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ هَلَکْتُ فَتَلَافَنِیْ بِحَقِّ حُقُوْقِكَ کُلِّهَا یَا کَرِیْمُ۔

ازانجملہ دوسری دعا ہی کہ ادعیہ سر قدسہ مین سی کہ جو مصباح کعفمی مین مذکور ہی اور مضمون

اوسکا جو کچہ کہ اوس کتاب مین مذکور ہی وہ یہ ہی کہ ای محمد صلی اللہ وآلہ جس شخص نی تیری امت

مین سی سوای گناہ کبیرہ کی گناہ بکثرت کیی ہون کہ مشہور گناہ کرنی مین ہوا ہو سین چاہیی کہ وہ شخص

سیر افضل کری یعنی خضوع او خشوع سی اس دعا کو بیش از طلوع صبح یا بعد از غروب شفق یعنی سرخی

مغرب و بقبلہ کہڑا ہو کر اس دعا کو پڑہی کہ جو کوئی اس دعا کو باین طریق بجالاوی تبدیل کرونگی

مین گناہون اوسکی کی نیکیون ساتہ تونگی اور اوسکی دعا مستجاب کرونگی مین اور وہ دعا یہ ہی یارب

یَا رَبِّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِكَ شَدِیْدٌ حَیَاؤُهٗ مِنْكَ لِتَعَرُّضِهٖ

لِرَحْمَتِكَ لِاِصْرَارِهٖ عَلٰی مَا نَهَیْتَ عَنْهُ مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ یَا عَظِیْمُ اِنَّ عَظِیْمَ

مَا اَتَیْتُ بِهٖ لَا یَعْلَمُهٗ غَیْرُكَ قَدْ شَمِتَ بِیْ فِیْهِ الْقَرِیْبُ وَالْبَعِیْدُ وَاَسْلَمَنِیْ

فِیْهِ الْعَدُوُّ وَالْحَبِیْبُ وَاَلْقَیْتُ بِیَدِیْ اِلَیْكَ طَمَعًا لِاَمْرٍ وَاحِدٍ وَطَمَعِیْ خَالِكَ

فِیْ رَحْمَتِكَ فَارْحَمْنِیْ یَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَتَلَافَنِیْ بِرَاْفَتِكَ عَلٰی سَمْتِ الْمُتَنَعِّمِ

وَاَزِلْنِي بِقُدْرَتِكَ عَنِ الطَّرِيقِ الْاَعْوَجِ وَخَلِّصْنِي مِنْ سِجْنِ الْكُرُبَاتِ فَاِنَّكَ
وَاَطْلِقْ اُسَرَائِي بِرَحْمَتِكَ وَطُلْ عَلَيَّ بِرِضْوَانِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِاِحْسَانِكَ وَ
اَقِلْنِي عَثْرَتِي وَفَرِّجْ كُرْبَتِي وَارْحَمْ عَبْرَتِي وَلَا تَحْجُبْ دَعْوَتِي وَاشْدُدْ
بِالْاِقَالَةِ اَزْرِي وَقَوِّ بِهَا ظَهْرِي وَاَصْلِحْ بِهَا اَمْرِي وَاَطِلْ بِهَا عُمْرِي وَارْحَمْنِي
يَوْمَ حَشْرِي وَوَقْتَ نَشْرِي اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور بعض نسخ
کی بجای وَتَلَافَنِي بِرَاْفَتِكَ کی آخر دعا تک اسطرح ہی وَتَلَافَنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالْعِصْمَةِ
مِنَ الذُّنُوبِ اِنِّي اِلَيْكَ مُتَضَرِّعٌ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُزِيلُ اَقْدَامَ
حَمَلَةِ عَرْشِكَ ذِكْرُهُ وَتَرْعَدُ لِسَمَاعِهِ اَرْكَانُ الْعَرْشِ اِلٰى اَسْفَلِ تُخُومِ الْاَرَضِينَ
اِنِّي اَسْاَلُكَ بِعِزِّ ذٰلِكَ الْاِسْمِ الَّذِي مَلَاَ كُلَّ شَيْءٍ دُونَكَ اَنْ تَرْحَمَنِي
بِاسْتِجَارَتِي اِلَيْكَ بِاسْمِكَ هٰذَا يَا عَظِيمُ اَتَيْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا الْاٰثَامِ الَّذِي
قَدْ اَتَى لَهٗ فَاغْفِرْ لِي بِتَبِعَتِهٖ وَعَافِنِي مِنْ اِتِّبَاعِهٖ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا يَا رَحِيمُ
اور مناسب اسمقام سے کے وہ عمل ہی کہ جو کوئی اوسکی تئین بجا لاوی تو ردّ کری اللہ تعالےٰ
مظالم اور اون تبعات کی تئین کہ جو آدمی کا اوسکی ذمہ مین ہو اور تبعات اون حقوق
کو کہتی ہین کہ جو کسی کی گردن پر حقوق غیر کا از قسم مال یا غیر مال ہو یعنی جس شخص کی ذمہ
مین کسکا مال یا غیر مال ہووی یا کسی پر ظلم کیا ہووی تو اوسکی بخشش کی دعا مین یہ ہین

از انجمله وہ نماز ہی کہ جو کتاب وسائل میں احمد بن علی پیغمبر صدا سے روایت کی ہی کہ جو کوئی اوس نماز کو بجا لاوی اللہ تعالی راضی کریگا فضل و رحمت اپنی سے نماز بجا لانی والیکی دشمنوں کو قیامت کی دن ہرچند بعد و ریگ بیابان ہوں اور نماز بجا لانی والا راہ جنت پر بی حساب مانند برق جہندہ یعنی مثل چمک بجلی کی دوڑ کرا ون لوگوں کی سابہ کہ جو پہلی بہشت میں جاوینگی داخل بہشت عنبر سرشت ہوگا اور وہ نماز چار رکعت ہی جس وقت کہ چاہی بجا لاوی باین صورت کہ رکعت اول میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد پچیس مرتبہ اور رکعت ثانیہ میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار اور تیسری رکعت میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد پچہتر بار اور چوتھی رکعت میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد سو بار

پنجم فقط از انجملہ وہ دعا ہی کہ جو ابن طاؤس نی مہج الدعوات کی اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا سے کہا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ تمہاری امت میں سی جس شخص پر کوئی مظلمہ ہو اور ممکن نہو اوس شخص کو اوس مظلمہ کا رد کرنا مالک پر اور نہ یہ بات ممکن ہو کہ مالک سی اوس کو حلال کروای یعنی اگر کسی مال کو تصرف کر ڈالا ہو یا کسی پر ظلم کیا ہو اور ممکن نہو اوس مال کا حلال کروانا یا مالک کو واپس کرنا اور ظلم کا بخشوانا ممکن نہو تو جب اس دعا کو پڑہیگا اللہ تعالی اوس مظلمہ کو پہنچنی والی کی جانب سی دور کریگا اور جسکا حق اسپر ہی حق تعالی اپنی رحمت سی اوسکو راضی کردیگا اور معاف کروادیگا اور وہ دعا یہ ہی يَا نُورَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا غَوْثَ الْمُسْتَغِيثِينَ وَيَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ اَنْتَ الْمُنْزِلُ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

مِنْ مَظَالِمَ كَثِيرَةٍ لِعِبَادِكَ قِبَلِي اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِكَ اَوْ اَمَةٍ
مِنْ اِمَائِكَ كَانَتْ لَهُ قِبَلِي مَظْلَمَةٌ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ
اَوْ فِي عِرْضِهِ اَوْ فِي مَالِهِ اَوْ فِي اَهْلِهِ وَوَلَدِهِ اَوْ غِيبَةٌ اغْتَبْتُهُ
بِهَا اَوْ تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ اَوْ هَوًى اَوْ اَنَفَةٍ اَوْ حَمِيَّةٍ اَوْ رِيَاءٍ
اَوْ عَصَبِيَّةٍ غَائِباً كَانَ اَوْ شَاهِداً حَيّاً كَانَ اَوْ مَيِّتاً فَقَصُرَتْ
يَدِي وَضَاقَ وُسْعِي عَنْ رَدِّهَا اِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَاَسْئَلُكَ
يَا مَنْ يَمْلِكُ الْحَاجَاتِ وَهِيَ مُسْتَجِيبَةٌ بِمَشِيَّتِهِ وَمُسْرِعَةٌ
اِلَى اِرَادَتِهِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُرْضِيَهُ
عَنِّي بِمَا شِئْتَ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ تَهَبُهَا لِي مِنْ لَدُنْكَ
اِنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا يَضُرُّكَ الْمَوْهِبَةُ رَبِّ اَكْرِمْنِي بِرَحْمَتِكَ
وَلَا تُهِنِّي بِذُنُوبِي اِنَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

فصل تعریف بعض ادعیہ ماثورہ کی کہ جو مشتمل ہیں اوپر فوائد کثیرہ اور متضمن ہیں اوپر فوائد عظیمہ مغفرت اور
قضای حوایج میں مثل دعای علوی مصری اور دعای مشلول و دعای کمیل و جوشن اور ادعیہ
دیگر کی ازانجملہ دعای جلیل القدر عظیم الشان دعای علوی مصری ہی کہ روایت کی ہی ابو
حسن بن محمد البصری نے کہ خبر دی مجکو اپنے خال ابی عبد الحسن بن محمد العلوی المصری نے کہ وہ بیان کرتے تھے

بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میری بیچ غم والم شدید و مخاطرہ عظیم ہوا ایک ظالم کی ہاتھ سی
کہ وہ ہم شہری تھا اور حاکم وبار مصر تھا یہانتک کہ اوسکی خوف سی میں تھاک گیا اور
زبیدہ کڑی میں مشاہد شریفہ آئمہ ہدی علیہم السلام میں اور فرار لیا میں جانب امام حسین
علیہ السلام میں اور بشدت تمام گریہ وزاری وتضرع کیا کرتا تھا اور اپنی حال کو
روضہ اقدس میں بار بار عرض کرتا تھا یہانتک کہ گذری مدت اسطرح بدرہ شب
وروز پس بدرہوین شب کی تئین کچہ سوتا تھا اور کچہ جاگتا تھا کہ اوسی حال نوم ویقظہ میں
دیکھا میں نی کہ حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوة والسلام میری پاس تشریف لائے
اور مجہسی ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تو اوس ظالم سی ڈر گیا اور خوف کیا کہ اس
کی میں کہاں ڈرتا ہون اور خوف کرتا ہون اور بہت سی شکایت حضرت سی کی
کہ اوسنی مجہسی یہ برائی کی اور یہ برائی کی اور اب وہ ارادہ میری قتل کریکا رکہتا تھا
میں تھاک گیا اور یادگری میں ساتہ ساداتاپنی کی تا کہ شکایت کرون میں اوسنی
کہ میری ساتھ ان بلاؤن سی اور دست ظالم سی خلاص کرین اور بچالیوین یہ سنکی
حضرت نی فرمایا کہ کیون نہین یاد کرتا تو خدا کو ایسا جدا کہ وہ رب تیرا اور تیری اجداد
کا ہی سیاتیاں ان دعاؤنکی کہ جو وقت شدائد وسختی کی میری اجداد اور انبیا علیہم السلام
پڑہا کرتی ہی اور جب اونہون نی شدائد اور سختی میں وہ دعا پڑہی تو حق تعالی نی
اونکی سختی اور شدت کو آسان کیا اور فرحت عطا کی میں نی عرض کی وہ کونسی دعا
ہی حضرت نی فرمایا کہ جب شب جمعہ آوی تو بیدار رہو اور اوٹھ اور غسل کر اور جامہ ہای
پاک وپاکیزہ پہن اور خوشبو لگا پس آخر شب نماز تہجد بجالا اور بعد سجدہ شکر کی دو زانو
بیٹھ اور درگاہ خدا میں تضرع وزاری بہت سی کر اور اسمہا کو پڑہتا وی متضرع

کہا ہی کہ امام علیہ السلام پانچ دن تک شب و روز ہم تشریف لاتا کیے اور میری تئین
دعا تعلیم فرماتی رہی یہان تک کہ پانچ دن مین ساری دعا مجکو یاد ہو گئی پس جب شب جمعہ
آئی تو موافق ارشاد کی اوٹہا اور غسل کیا اور لباس پاک و پاکیزہ پہنا اور خوشبو
لگائی پس نصف شب کو جب صلوٰۃ تہجد سی فارغ ہوا تو سجدہ شکر کیا اور دو زانو بیٹہ
کر خضوع و خشوع و تضرع و ابتہال مشغول دعا پڑہنی مین ہوا جب ختم ہوئی تو پہر
حضرت قائم علیہ السلام اوسی حال مین تشریف لائی اور مجہسی فرمایا کہ مستجاب ہوئی
دعا تیری ای محمد اور قتل ہوا دشمن تیرا اور ہلاک کیا خدا نی تیری دشمن کو اوس
وقت کہ جب تیری دعا تمام ہوئی تہی جب صبح ہوئی تو مجکو سوای رنج و الم جدائی
مشاہد شریفہ کی اور کوئی رنج و الم نہ تہا پس مشاہد مقدسہ سی وداع ہو کر اپنی شہر
کی طرف روانہ ہوا کہ اثنای راہ مین میری اولاد و فرزندون کی طرف سی قاصد
مع خط پہونچا کہ اوسنی خط مجکو دیا اور مضمون خط یہ تہا کہ بیچ فلان شب جمعہ کی وہ
ظالم کہ جسکی ظلم سی تمنی ہجرت اختیار کی تہی ہمراہ اپنی رفیقون کی صحبت آب و طعام
مین مشغول رہا بعد اوسکی رفقا اوسکی رخصت ہو کی اپنی مکانون پر چلی گئی اور وہ
ظالم اپنی غلامونکی ہمراہ مکان خواب مین جا کر سو رہا وقت صبح کی موافق عادت
کی جب وہ ظالم بیدار نہوا تو لوگ متحیر ہو کر اوسکی سرہانی بیدار کرنیکو گئی اور چادر
اوسکی منہہ سی اوٹہائی تو دیکہا کہ سر اوسکا پس گردن سی کٹا ہوا ہی اور خون
علی الاتصال جاری ہی اور یہ امر شب جمعہ کو واقع ہوا پس کسیکو نہ معلوم ہوا کہ یہ
کیا ماجرا ہوا اور کسینی اوسکو قتل کیا اور بعد تحریر مضمون قتل کی لکہا تہا کہ بمجرد پہونچنی
اس خط کی روانہ اسطرف کی ہو پس اور چلا مین ناچیز مکہ سی پس جب گہر مین پہونچا

ہو اور یسی پوچھا کہ کسوف وہ ظالم فتن ہو ایسی بیان کیا اونہوں نے وہ وقت کہ جس
وقت یسی دعا تمام ہو کی ہی فقط اہی محصل اسناد وہ اور بعض اوراق میں لکھا دیکھا
ہی کی سیر ایلاف اسی علوی مصری سی یہ ہی کہ ترک حیوان کری پس مرد کامل
ترک حیوان انکی حسب مشہور کی یہ ہی کہ ذی روحی میں گوشت وغیرہ جسمیں کہ استعمال روح
کی ہو میں بیضہ وغیرہ کی اور جسمیں کہ انکی شراکت ہو اون چیزوں سی احتراز کریں بلکہ
دودہ اور دہی اور روغن وغیرہ کو اور جسمیں کہ انکی شراکت ہو میں قند و مربہ وغیرہ
کی داخل مفہوم حیوان انکی کہا ہی اور بعض لوگوں نی ترقی کی ہی اور کہا ہی کہ پاپوش
چرمی وغیرہ بہی ترک حیوان میں ترک کرنا چاہی اور اس قدر ترک حیوان انکی رکہا گوشت
وبیضہ ہی پس ترکیب دعای علوی مصری کی موافق اکثر نسخ کی یہ ہی کہ پہلی
اور سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی بعد اوسکی دو دو مرتبہ معوذتین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی تین پڑہی بعد ازان آیۃ
یسی لو نا ہم فیہا خالدون اور انا انزلناہ کی تین پڑہی بعد اوسکی ان
کو پڑہی اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ
لَاٰیٰتٍ لِاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ
وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا
سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا
یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ
عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ

ولا تخزنا يوم القيامة إنك لا تخلف الميعاد فاستجاب لهم ربهم
أني لا أضيع عمل عامل منكم من ذكر أو أنثى بعضكم
من بعض فالذين هاجروا وأخرجوا من ديارهم وأوذوا في
سبيلي وقاتلوا وقتلوا لأكفرن عنهم سيئاتهم ولأدخلنهم
جنات تجري من تحتها الأنهار ثوابا من عند الله والله عنده
حسن الثواب لا يغرنك تقلب الذين كفروا في البلاد متاع
قليل ثم مأواهم جهنم وبئس المهاد لكن الذين اتقوا ربهم لهم
جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها نزلا من عند الله وما
عند الله خير للأبرار وإن من أهل الكتاب لمن يؤمن بالله وما
أنزل إليكم وما أنزل إليهم خاشعين لله لا يشترون بآيات
الله ثمنا قليلا أولئك لهم أجرهم عند ربهم إن الله سريع
الحساب يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا
الله لعلكم تفلحون بعد ستين آيات لو رمى ثم أنزل ٢
عليكم من بعد الغم أمنة نعاسا يغشى طائفة منكم
وطائفة قد أهمتهم أنفسهم يظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية

يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا
لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي
بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ بعدہ اسکی آیت یہ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ
وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا
مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ
عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ بعدہ اسکے اس
عصام کو پڑھی کہ یہ عصام دعای علوی مصری ہے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَذِنْتَ لِي فِي
الدُّعَاءِ وَوَعَدْتَنِي الْإِجَابَةَ فَنَجِّنِي مِنْ كُلِّ كَرْبٍ أَنْتَ غِيَاثُ كُلِّ مَكْرُوبٍ
اِكْشِفْ عَنِّي الضُّرَّ وَفَرِّجْ عَنِّي الْكَرْبَ وَقَدْ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً
وَعِلْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

۴ وَآلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بعد اوسکے ۷ مرتبہ اسدعا کو پڑھے
اِلٰهِیْ كَفٰی عِلْمُكَ عَنِ الْمَقَالِ وَكَفٰی كَرَمُكَ عَنِ السُّؤَالِ بعد اوسکے ۷ مرتبہ اسدعا
۵ کو پڑہی اِلٰهِیْ كُنْ لِّیْ وَلَا تَكُنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ بعد اوسکے اسکو
پڑہی صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَ
لَكَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَیْكَ التَّحَاكُمُ فِی
الْاَعْمَالِ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا خَیْرَ مَنْ اَعْطٰی یَا مَنْ لَّا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا
مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَآءِ وَوَعَدَ الْاِجَابَةَ یَا مَنْ قَالَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
یَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یَا مَنْ قَالَ
یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ هَا اَنَا ذَا بَیْنَ
یَدَیْكَ الْمُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَنْتَ الْقَائِلُ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بعد اسکے کہی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَذِنْتَ لِیْ فِی الدُّعَآءِ وَوَعَدْتَنِیْ
الْاِجَابَةَ نَجِّنِیْ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ اَنْتَ غِیَاثُ كُلِّ مَكْرُوْبٍ اِكْشِفْ عَنِّیَ الضُّرَّ

وفرج عني الكرب فقد وسعت كل شيء رحمة وعلما اللهم صل على
محمد وال محمد كما صليت وباركت على ابراهيم وال ابراهيم
انك حميد مجيد بعد اسکے تین بار کہے اللهم بك يصول الصائل
وبقدرتك يطول الطائل ولا حول لكل ذي حول الا بك ولا قوة
يمتارها ذو قوة الا منك اسألك بصفوتك من خلقك وخيرتك
من نبيك محمد وعترته وسلالته عليه وعليهم السلام اعذني
واكفني شر هذا اليوم وضرره وارزقني خيره ويمنه واقض لي
متصرفاتي بحسن العافية وبلوغ المحبة والظفر بالامنية وكفاية الطاغية
المغوية وكل ذي قدرة لي على اذية حتى اكون في جنة وعصمة من كل
بلاء ونقمة وابدلني فيه من المخاوف امنا ومن العوائق فيه يسرا
صادق عن المراد ولا يحل بي طارق من اذى العباد انك على كل شيء
قدير والامور اليك تصير يا من ليس كمثله شيء وهو السميع البصير
بعد اسکے دعای علوی مصری کو شروع کری اور وہ یہ ہے بسم الله الرحمن الرحيم
رب والهي من ذا الذي دعاك فلم تجبه ومن ذا الذي سئلك فلم تعطه
ومن ذا الذي رجاك فخيبته ام من الذي تقرب اليك فابعدته

رب هذا فرعون ذو الأوتاد مع عناده وكفره

وعتوه وادعائه الربوبية لنفسه وعلمك بأنه لا يتوب ولا يرجع ولا يؤوب ولا يؤمن علمه انه

ولا يخشع استجبت له دعاءه وأعطيته سؤله كرما منك وجودا مأموله مناه

وقلة مقدار ما سألك عندك مع عظمه عنده أخذا بحجتك عليه

وتأكيدا لها حين فجر وكفر واستطال على قومه وتجبر وبكفره عليهم له

افتخر وبظلمه لنفسه تكبر وبحلمك عنه استكبر فكتب

وحكم على نفسه جرأة منه أن جزاء مثله أن يغرق في البحر فجزيته اليم

بما حكم به على نفسه إلهي وأنا عبدك وابن عبدك وابن أمتك معترف

لك بالعبودية مقر بأنك أنت الله لا إله إلا أنت خالقي لا إله غيرك

ولا رب لي سواك مقر بأنك أنت الله ربي وإليك مردي وإيابي موقن

عالم بأنك على كل شيء قدير تفعل ما تشاء وتقدر وتحكم ما تريد تقدر

لا معقب لحكمك ولا راد لقضائك وأنك أنت الأول والآخر والظاهر

والباطن لم تكن من شيء ولم تبن عن شيء كنت قبل كل شيء وأنت تكن

الكائن بعد كل شيء والمكون لكل شيء خلقت كل شيء بتقدير وأنت

السميع العليم البصير وأشهد أنك كذلك كنت وتكون وأنت حي

وقلة مقدار ما سألك

فقوم لا تأخذك سنة ولا نوم ولا توصف بالأوهام ولا تدركك الحواس ولا تقاس ولا تدركك الحواس
بالمقياس ~~ولا تشبه بالناس~~ وأن الخلق كلهم عبيدك وإماؤك أنت الرب إيما
ونحن المربوبون وأنت الخالق ونحن المخلوقون وأنت الرازق ونحن المرزوقون فلك
الحمد يا إلهي إذ خلقتني بشراً سوياً وجعلتني غنياً مكفياً بعد ما كنت طفلاً صبياً
تقوتني من الثدي لبناً مريئاً وسائغاً طرياً وغذيتني غذاءً طيباً هنيئاً وجعلتني ذكراً
مثالاً سوياً فلك الحمد حمداً إن عُدّ لم يحص وإن وضع لم يتسع له شيء حمد
على جميع حمد الحامدين ويعلو على حمد كل شيء حمدك ويفخم ويعظم على ذلك لعدو
كله والحمد لله وكلما حمد الله شيء والحمد لله كما يحب الله أن يحمد والحمد لله
عدد ما خلق الله وزنة ما خلق الله وزنة أجل ما خلق الله [illegible]
خلق الله وبعدد أصغر ما خلق الله وبعدد أكبر ما خلق الله والحمد لله حتى يرضى ربنا
وبعد الرضا أسأله أن يصلي على محمد وآل محمد وأن يغفر لي ربي ذنبي وأن وارد
يحمد لي أمري ويتوب علي إنه هو التواب الرحيم إلهي إني أدعوك وأنا عبدك
وأسألك باسمك الذي دعاك به صفوتك أبونا آدم عليه السلام
وهو مسيء ظالم حين أصاب الخطيئة فغفرت له خطيئته وتبت عليه واستجبت
له دعوته وكنت منه قريباً يا قريب أن تصلي على محمد

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي وَتَرْضَى عَنِّي فَإِنْ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فَاعْفُ
عَنِّي فَإِنِّي مُسِيءٌ ظَالِمٌ خَاطِئٌ عَاصٍ وَقَدْ يَعْفُو السَّيِّدُ عَنْ عَبْدِهِ وَلَيْسَ
بِرَاضٍ عَنْهُ وَأَنْ تُرْضِيَ عَنِّي خَلْقَكَ وَتُسْقِطَ عَنِّي حَقَّكَ وَحَقَّ خَلْقِكَ . وَتُمِيطَ
إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ إِدْرِيسُ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ فَجَعَلْتَهُ صِدِّيقاً نَبِيّاً وَرَفَعْتَهُ مَكَاناً عَلِيّاً وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ
وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يَا قَرِيبُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
تَجْعَلَ مَآبِي إِلَى جَنَّتِكَ وَمَحَلِّي فِي رَحْمَتِكَ وَتُسْكِنَنِي فِيهَا بِعَفْوِكَ وَ
تُزَوِّجَنِي مِنْ حُورِهَا بِقُدْرَتِكَ يَا قَدِيرُ إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَا قَدِيرُ يَا قَادِرُ مَنْ
دَعَاكَ بِهِ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْصُرْ فَفَتَحْتَ لَهُمْ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ
أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْتَ الْأَرْضَ عُيُوناً فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ . وَفَجَّرْنَا
وَحَمَلْتَهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ وَحَمَلْنَاهُ
قَرِيباً يَا قَرِيبُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُنَجِّيَنِي مِنْ ظُلْمِ مَنْ يُرِيدُ
ظُلْمِي وَتَكُفَّ عَنِّي بَأْسَ مَنْ يُرِيدُ هَضْمِي وَتَكْفِيَنِي شَرَّ كُلِّ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَتَكُفَّ عَنِّي
وَعَدُوٍّ قَاهِرٍ وَمُسْتَخِفٍّ قَادِرٍ وَجَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ
وَإِنْسِيٍّ شَدِيدٍ وَكَيْدِ كُلِّ مَكِيدٍ يَا حَلِيماً يَا وَدُوداً إِلٰهِي كَائِدٍ

وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَالِحٌ (مِنْكَ)

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَجَّيْتَهٗ مِنَ الْخَسْفِ وَاَعْلَيْتَهٗ عَلٰى عَدُوِّهٖ وَاسْتَجَبْتَ (اَلْغَمِّ)

لَهٗ دُعَاءَهٗ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخَلِّصَنِيْ مِنْ شَرِّ مَا يُرِيْدُ بِیْ اَعْدَآئِیْ بِهٖ عَلَيَّ وَيَبْغِیْ

لِیْ حُسَّادِیْ وَتَكْفِيَنِیْ بِكِفَايَتِكَ وَتَتَوَلَّانِیْ بِوِلَايَتِكَ وَتَهْدِیَ

قَلْبِیْ بِهُدَاكَ وَتُؤَيِّدَنِیْ بِتَقْوَاكَ وَتُبَصِّرَنِیْ بِمَا فِيْهِ رِضَاكَ وَاَنْ (تُبَصِّرَنِیْ)

تُغْنِيَنِیْ بِغِنَاكَ يَا حَلِيْمُ اِلٰهِیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ

بِهٖ نَبِيُّكَ وَخَلِيْلُكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اَرَادَ نَمْرُوْدُ اِلْقَآءَهٗ (عَبْدُكَ)

فِی النَّارِ فَجَعَلْتَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا (النَّارُ بَرْدًا)

وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ

تُبَرِّدَ عَنِّیْ حَرَّ نَارِكَ وَتُطْفِئَ عَنِّیْ لَهِيْبَهَا وَتَكْفِيَنِیْ حَرَّهَا وَتَجْعَلَ (لَهَبَهَا)

نَائِرَةَ اَعْدَآئِیْ فِیْ شِعَارِهِمْ وَدِثَارِهِمْ وَتَرُدَّ كَيْدَهُمْ فِیْ

نُحُوْرِهِمْ وَتُبَارِكَ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ (اَعْطَيْتَنِیْ)

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ (بِالْاِسْمِ)

الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلْتَهٗ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا وَّجَعَلْتَ (عَبْدُكَ)

له بالاسم حرمك منسكا ومسكنا ومأوى واستجبت له دعاءه

قربته نجيته من الذبح وفديته رحمة ورغبة منك وكنت منه قريبا

يا قريب ان تصلي على محمد وال محمد وان تفسح لي في قبري وتحط

عني وزري وتشد لي ازري وتغفر لي ذنبي وترزقني التوبة بحط

السيئات وتضاعف الحسنات وكشف البليات السيئات وربح

التبعات التجارات ودفع معرة السعايات انك مجيب الدعوات ومنزل

البركات وقاضي الحاجات ومعطي الخيرات وجبار السموات

اسمعيل الهي واسئلك بما سألك به ابن خليلك الذي نجيته من الذبح

وقلب حتى وفديته بذبح عظيم وقلبت له المشقص حين ناجاك موقنا بذبحه ناداك

راضيا بامر والده فاستجبت له دعاءه وكنت منه قريبا يا قريب ان

تصلي على محمد وال محمد وان تنجيني من كل سوء وبلية وتصرف

وجنته عني كل ظلمة وخيمة ومكيدة وتكفيني ما اهمني من امر ديني ودنياي

واخرتي وما احاذره واخشاه من شر خلقك اجمعين بحق ال طه ويسين

الهي واسئلك باسمك الذي دعاك به لوط عليه السلام

فنجيته واهله من الخسف والهدم والمثلات والشدة والجهد واخرجته

وَاَهْلِهِ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ

اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَأْذَنَ لِي بِجَمْعِ مَا شُتِّتَ مِنْ شَمْلِي

وَتُقِرَّ عَيْنِي بِوَلَدِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَتُصْلِحَ لِي اُمُورِي وَتُبَارِكَ لِي فِي

جَمِيعِ اَحْوَالِي وَتُبَلِّغَنِي فِي نَفْسِي آمَالِي وَاَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ وَتَكْفِيَنِي

شَرَّ الْاَشْرَارِ بِالْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ وَنُورِ الْاَنْوَارِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْاَخْيَارِ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ وَالصَّفْوَةِ الْمُنْتَجَبِينَ

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَتَرْزُقَنِي مُجَالَسَتَهُمْ وَتَمُنَّ عَلَيَّ

بِمُرَافَقَتِهِمْ وَتُوَفِّقَ لِي صُحْبَتَهُمْ مَعَ اَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعِبَادِكَ

الصَّالِحِينَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِينَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ وَالْكَرُوبِيِّينَ

اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي سَأَلَكَ بِهِ عَبْدُكَ يَعْقُوبُ نَبِيُّكَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ وَشُتِّتَ شَمْلُهُ وَفُقِدَ قُرَّةُ عَيْنِهِ ابْنُهُ

فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَجَمَعْتَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَقْرَرْتَ عَيْنَهُ وَكَشَفْتَ

ضُرَّهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَأْذَنَ لِي

بِجَمْعِ مَا تَبَدَّدَ مِنْ اَمْرِي وَتُقِرَّ عَيْنِي بِوَلَدِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَتُصْلِحَ

لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَتُبَارِكَ لِي فِي جَمِيعِ اَحْوَالِي وَتُبَلِّغَنِي فِي نَفْسِي آمَالِي

وَتُصْلِحَ لِي أَفْعَالِي وَتَمُنَّ عَلَيَّ يَا أَكْرَمُ يَا ذَا الْمَعَالِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ سَأَلَكَ

يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَنَجَّيْتَهُ مِنْ غَيَابَةِ الْجُبِّ وَكَشَفْتَ

ضُرَّهُ وَكَفَيْتَهُ كَيْدَ إِخْوَتِهِ وَجَعَلْتَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكًا اسْتَجَبْتَ دُعَاءَهُ

وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعِيذَنِي

مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ وَأَنْ تَدْفَعَ عَنِّي كَيْدَ كُلِّ كَائِدٍ وَشَرَّ كُلِّ حَاسِدٍ إِنَّكَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ

وَنَبِيُّكَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ قُلْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

قَرَّبْتَهُ وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا وَضَرَبْتَ لَهُ طَرِيقًا

أَنْجَيْتَهُ مَعَهُ فِي الْبَحْرِ يَبَسًا وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ

وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا

يَا قَرِيبُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعِيذَنِي

مَا تُغْنِيَنِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ وَتُقَرِّبَنِي مِنْ عَفْوِكَ وَتَنْشُرَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ مَا تُغْنِيَنِي

مِنْ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَيَكُونُ لِي بَلَاغًا أَنَالُ بِهِ مَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ

يَا وَلِيِّي وَوَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي

دعاك به عبدك ونبيك داود عليه السلام فاستجبت له دعاءه

وسخرت له الجبال يسبحن معه بالعشي والاشراق والطير محشورة كل له

أواب وشددت ملكه وآتيته الحكمة وفصل الخطاب وألنت له الحديد

وعلمته صنعة لبوس لهم وغفرت له ذنبه وكنت منه قريبا يا قريب

أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تسخر لي جميع أموري وتسهل

لي تقديري وترزقني معرفتك وعبادتك وتدفع عني ظلم الظالمين

وكيد الكائدين ومكر الماكرين وسطوات الفراعنة الجبارين وحسد

الحاسدين يا أمان الخائفين وجار المستجيرين وذريعة المؤمنين وثقة

الواثقين ورجاء المتوكلين ومعتمد الصالحين يا أرحم الراحمين إلهي

وأسألك اللهم باسمك الذي سألك به عبدك ونبيك سليمان بن

داود عليهما السلام إذ قال رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لأحد من

بعدي إنك أنت الوهاب فاستجبت له دعاءه وأطعت له

الخلق وحملته على الريح وعلمته منطق الطير وسخرت له الشياطين

من كل بناء وغواص وآخرين مقرنين في الأصفاد هذا عطاء ربك

وكنت منه قريبا يا قريب أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد

والابكار

آتيناه

ومغفرتك

بالاسم دعائي

عطاؤك لا عطاء غيرك

وَأَنْ تَهْدِيَ إِلَيَّ قَلْبِي وَتَجْمَعَ لِي لُبِّي وَتَكْفِيَنِي هَمِّي وَتُؤْمِنَ خَوْفِي وَتَفُكَّ أَسْرِي

وَتَسُدَّ أَزْرِي وَتُمْهِلَنِي وَتُنَفِّسَنِي وَتَسْتَجِيبَ دُعَائِي وَتَسْمَعَ نِدَائِي وَلَا تَجْعَلَ

فِي النَّارِ مَثْوَايَ وَلَا الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي وَأَنْ تُوَسِّعَ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَتُحَسِّنَ خُلُقِي

وَتُعْتِقَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمُؤَمَّلِي إِلٰهِي

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا

حَلَّ بِهِ الْبَلَاءُ بَعْدَ الصِّحَّةِ وَنَزَلَ بِهِ السُّقْمُ مِنْهُ مَنْزِلَ الْعَافِيَةِ وَالضِّيقُ

بَعْدَ السَّعَةِ فَكَشَفْتَ ضُرَّهُ وَرَدَدْتَ عَلَيْهِ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ

مَعَهُمْ حِينَ نَادَاكَ دَاعِيًا لَكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ رَاجِيًا لِفَضْلِكَ رَبِّ

إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكَشَفْتَ

ضُرَّهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ ضُرِّي وَعَافِنِي فِي نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي

وَوُلْدِي وَإِخْوَانِي فِيكَ عَافِيَةً بَاقِيَةً شَافِيَةً وَافِيَةً كَافِيَةً سَالِمَةً

كَامِلَةً وَافِرَةً هَادِيَةً نَامِيَةً مُسْتَغْنِيَةً عَنِ الْأَطِبَّاءِ وَالْأَدْوِيَةِ

وَتَجْعَلَهَا شِعَارِي وَدِثَارِي وَتُمَتِّعَنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَتَجْعَلَهُمَا

الْوَارِثَيْنِ مِنِّي إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ يُوْنُسُ بْنُ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ حِيْنَ
نَادَاكَ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِيْنَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ ... اَنْبَتَّ عَلَيْهِ
شَجَرَةً مِنْ يَقْطِيْنٍ وَاَرْسَلْتَهٗ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ وَكُنْتَ
مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ
تَسْتَجِيْبَ دُعَائِيْ وَتَدَارَكَنِيْ بِعَفْوِكَ فَقَدْ غَرِقْتُ فِيْ بَحْرِ الظُّلْمِ لِنَفْسِيْ
وَرَكِبَتْنِيْ مَظَالِمُ كَثِيْرَةٌ لِخَلْقِكَ عَلَيَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَاسْتُرْنِيْ مِنْهُمْ وَاَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عُتَقَائِكَ وَطُلَقَائِكَ
مِنَ النَّارِ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا بِمَنِّكَ يَا مَنَّانُ اِلٰهِيْ وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
اِذْ اَيَّدْتَهٗ بِرُوْحِ الْقُدُسِ فَاَنْطَقْتَهٗ فِي الْمَهْدِ فَاَحْيَا بِهِ الْمَوْتٰى
وَاَبْرَأَ بِهِ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِكَ وَخَلَقَ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ
الطَّيْرِ فَصَارَ طَائِرًا بِاِذْنِكَ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُفَرِّغَنِيْ لِمَا خَلَقْتَ لَهٗ (اَنْ تُفَرِّغَنِيْ خَلَقْتَنِيْ)
وَلَا تَشْغَلَنِيْ بِمَا تَكَفَّلْتَهٗ لِيْ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ عُبَّادِكَ وَزُهَّادِكَ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ خَلَقْتَهُ لِلْعَافِيَةِ فِيهِمَا وَهَنَّأْتَهُ مَعَ كَرَامَتِكَ، لِلْعَافِيَةِ وَهَنَّأْتَهُ بِهَا

يَا كَرِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ إِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ

آصَفُ بْنُ بَرْخِيَا عَلَى عَرْشِ مَلِكَةِ سَبَإٍ فَكَانَ أَقَلَّ مِنْ لَحْظِ الطَّرْفِ لَمْحاً

حَتَّى كَانَ مُصَوَّراً بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ قِيلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ مُصَوَّراً

فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يَا قَرِيبُ

أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتُكَفِّرَ عَنِّي سَيِّئَاتِي وَتَقَبَّلَ مِنِّي حَسَنَاتِي

وَتَقْبَلَ مِنِّي تَوْبَتِي وَتَتُوبَ عَلَيَّ وَتُغْنِيَ فَقْرِي وَتَجْبُرَ كَسْرِي وَتُحْيِيَ

فُؤَادِي بِذِكْرِكَ وَتُحْيِيَنِي فِي عَافِيَةٍ وَتُمِيتَنِي فِي عَافِيَةٍ إِلٰهِي

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْاِسْمِ

حِينَ سَأَلَكَ دَاعِياً لَكَ رَاجِياً لِفَضْلِكَ فَقَامَ فِي الْمِحْرَابِ فَنَادَى يُنَادِي

نِدَاءً خَفِيّاً فَقَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ

يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيّاً فَوَهَبْتَ لَهُ يَحْيَى وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ

مِنْهُ قَرِيباً يَا قَرِيبُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبْقِيَ لِي

أَوْلَادِي وَأَنْ تُمَتِّعَنِي بِهِمْ وَتَجْعَلَنِي وَإِيَّاهُمْ مُؤْمِنِينَ لَكَ رَاغِبِينَ لَكَ

فِي ثَوَابِكَ خَائِفِينَ مِنْ عِقَابِكَ رَاجِينَ لِمَا عِنْدَكَ آيِسِينَ مِمَّا عِنْدَ

مدرك حي محيا احاط به طبقة ومتشابها متسلطة انك على كل شيء قدير

فعال لما يريد الهي واسئلك بالاسم الذي سألتك به امرأة فرعون

اذ قالت رب ابن لي عندك بيتا في الجنة ونجني من فرعون وعمله

ونجني من القوم الظالمين فاستجبت لها دعاءها وكنت منها قريبا

يا قريب ان تصلي على محمد وآل محمد وان تقر عيني بالنظر الى

جنتك ووجهك الكريم وأوليائك وتفرحني بمحمد وآله وتؤنسني به وبآله وبمصاحبتهم

ومرافقتهم وتمكن لي فيها وتنجيني من النار وما اعد لأهلها من

السلاسل والاغلال والشدائد والانكال وانواع العذاب والاصفاد

بعفوك يا كريم الهي واسئلك باسمك الذي دعتك به عبدتك

وصديقتك امتك مريم البتول وام المسيح الرسول عليهما السلام

اذ قلت ومريم ابنت عمران التي احصنت فرجها فنفخنا فيه من روحنا

وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين فاستجبت

لها دعاءها وكنت منها قريبا يا قريب ان تصلي على محمد وآل

محمد وان تحصنني بحصنك الحصين وتحجبني بحجابك المنيع

وتحرزني بحرزك الوثيق وتكفيني بكفايتك الكافية من شر

كل عاتٍ وظلم كل ظالم وبغي كل باغٍ ومكر كل ماكرٍ وعناد

كل [illegible] وسحر كل ساحر وجور كل جائر [illegible] برحمتك يا [illegible]

إلهي وأسألك بالاسم الذي سمّاك به عبادك وبـ[illegible]

وصفيك وحبيبك وخيرتك من خلقك وأمينك على وحيك

ورسولك إلى خلقك ونجيبك إلى بريّتك محمّد خاصّتك [illegible]

وخالصتك صلّى الله عليه وآله فاستجبت دعاءه وأيّدته بجنودٍ

لم تروها وجعلت كلمتك العليا وكلمة الذين كفروا السفلى

وكنت منه قريباً يا ربّ أن تصلّي على محمّدٍ وآل محمّدٍ

صلوة زاكية طيّبة نامية باقية مباركة كما صلّيت

على أبيهم إبراهيم وآل إبراهيم وبارك عليهم كما باركت عليه

وسلّم عليهم كما سلّمت عليه وزدهم فوق ذلك كلّه زيادة

من عندك واخلطني بهم واجعلني منهم واحشرني معهم

وفي زمرتهم حتّى تسقيني من حوضهم وتدخلني في جملتهم

وتجمعني وإيّاهم وتقرّ عيني بهم وتعطيني سؤلي وتبلغني آمالي

في ديني ودنياي وآخرتي ومحياي ومماتي وتبلغهم سلامي

وَرُدَّ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامُ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اِلٰهِي

اَنْتَ الَّذِي تُنَادِي فِي اَنْصَافِ كُلِّ لَيْلَةٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهُ اَمْ هَلْ — الصَّارِ كُلّ

مِنْ دَاعٍ فَاُجِيبَهُ اَمْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ اَمْ هَلْ مِنْ رَاجٍ فَاُبَلِّغَهُ

رَجَاهُ اَمْ هَلْ مِنْ مُؤَمِّلٍ فَاُبَلِّغَهُ اَمَلَهُ هَا اَنَا سَائِلُكَ بِفِنَائِكَ وَمِسْكِينُكَ

بِبَابِكَ وَضَعِيفُكَ بِبَابِكَ وَفَقِيرُكَ بِبَابِكَ وَمُؤَمِّلُكَ بِفِنَائِكَ

اَسْئَلُكَ نَائِلَكَ وَاَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاُؤَمِّلُ عَفْوَكَ وَاَلْتَمِسُ غُفْرَانَكَ

فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْطِنِي سُؤْلِي وَبَلِّغْنِي اَمَلِي وَاجْبُرْ فَقْرِي

وَارْحَمْ عِصْيَانِي وَاعْفُ عَنْ ذُنُوبِي وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنْ مَظَالِمِ عِبَادِكَ — مِنْ مَظَالِمِ لِعِبَادِكَ

قَدْ رَكِبَتْنِي وَقَوِّ ضَعْفِي وَاَعِزَّ مَسْكَنَتِي وَثَبِّتْ وَطْأَتِي وَاغْفِرْ جُرْمِي

وَاَنْعِمْ بَالِي وَاَكْثِرْ مِنَ الْحَلَالِ مَالِي وَخِرْ لِي فِي جَمِيعِ اُمُورِي

وَاَفْعَالِي وَرَضِّنِي بِهَا وَارْحَمْنِي وَوَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَمَا تَوَالَدُوا مِنَ — وَاَحْوَالِي

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

اِنَّكَ سَمِيعُ الدَّعَوَاتِ وَاَلْهِمْنِي مِنْ بِرِّهِمَا مَا اَسْتَحِقُّ بِهِ ثَوَابَكَ وَالْجَنَّةَ — مُحِبٌّ

وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِهِمَا وَاغْفِرْ سَيِّئَاتِهِمَا وَاجْزِهِمَا بِاَحْسَنِ مَا فَعَلَا بِي ثَوَابَكَ

وَالْجَنَّةَ اِلٰهِي وَقَدْ عَلِمْتُ يَقِيناً اَنَّكَ لَا تَأْمُرُ بِالظُّلْمِ وَلَا تَرْضَاهُ

ولا تميل الیه ولا هواه ولا تحبه ولا تغشاه وتعلم ما فیها هؤلاء ما فیه

القوم من ظلم عبادك وبغیهم علینا وتعدیهم بغیر حق ولا معروف

بل ظلما وعدوانا وزوراً وبهتانا فان کنت جعلت لهم مدة لابد قد

من بلوغها او کتبت لهم آجالا ینالونها فقد قلت وقولك الحق بل

ووعدك الصدق یمحو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب

فانا اسألك بکل ما سألك به انبیاؤك ورسلك المرسلون و الیه

اسألك بما سألك به عبادك الصالحون وملائکتك المقربون بکل

ان تمحو من ام الکتاب ذلك وتکتب لهم الاضمحلال والمحق حتی تقرب اضمحلال

اجالهم وتقضی مدتهم وتذهب ایامهم وتبتر اعمارهم وتهلك

فجارهم وتسلط بعضهم علی بعض حتی لا تبقی منهم احدا ولا تنجی

منهم احدا وتفرق جموعهم وتکل سلاحهم وتبدد شملهم وتقطع اجالهم

وتقصر اعمارهم وتزلزل اقدامهم وتطهر بلادك منهم وتظهر عبادك

علیهم فقد غیروا سنتك ونقضوا عهدك وهتکوا حرمتك واتوا حرمك واتوا بما

علی ما نهیتهم عنه وعتوا عتوا کبیرا وضلوا ضلالا بعیدا فصل علی محمد

وآل محمد واذن لجمعهم بالشتات وحیهم بالممات ولازواجهم

بالنهاب وخلّص عبادك من ظلمهم واقبض ايديهم عن هضمهم وطهّر — بالنهاب

أرضك منهم وأذن بحصد نباتهم واستئصال اسافهم وشتات — واستيصال سيافهم

شملهم وهدم بنيانهم يا ذا الجلال والاكرام اللهم واسئلك يا الهي

واله كل شيء وربي ورب كل شيء وادعوك بما دعاك به عبداك

ورسولاك ونبياك وصفياك موسى وهرون عليهما السلام حين

قالا داعيين لك راجيين لفضلك راضيين بقضائك

ربنا انك اتيت فرعون وملاءه زينة واموالا في الحيوة الدنيا

ربنا ليضلوا عن سبيلك ربنا اطمس على اموالهم واشدد على قلوبهم

فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم فمننت وانعمت عليهما بالاجابة

لهما الى ان قرعت سمعهما بامرك اللهم فقلت رب قد اجيبت دعوتكما — سمعهما فقلتما

فاستقيما ولا تتبعان سبيل الذين لا يعلمون ان تصلي على محمد

وال محمد وان تطمس على اموال هؤلاء الظلمة وان تشدد على قلوبهم — واشدد

وان تخسف بهم برك وان تغرقهم في بحرك فان السموات والارض — ارسلت

وما فيهما لك وأر الخلق قدرتك فيهم وبطشك عليهم فافعل — ولسطنك وبطشك

ذلك بهم وعجل ذلك لهم يا خير من سئل وخير من دعي وخير من

مدّ اللّٰه له الوجوه ورفعت اليه الايدي ودعي بالالسن وشخصت اليه

الابصار وامّت اليه القلوب ونقلت اليه الاقدام وتحوكم اليه في

اسمائك   الاعمال الهي فانا عبدك واسألك من اسمائك بابهاها وكل اسمائك

بهيّ بل اسألك باسمائك كلها ان تصلّي على محمّد وال محمّد وان

تنكسهم   زبيتهم   تركسهم على ام رؤسهم في زبيتهم وتردّيهم في مهوى حفرتهم

واكبّهم   وارمهم بحجرهم وذكّهم بمشاقصهم واكبّهم على مناخرهم واخنقهم

يستخذلوا   بوترهم واردد كيدهم في نحورهم واوبقهم بندامتهم حتى يستخذلوا

نخوتهم وينخعوا   ويتضاءلوا بعد نخوتهم وينخعوا بعد استطالتهم اذلاء ماسورين

في ربق حبائلهم التي كانوا يؤمّلون ان يرونا فيها وترينا قدرتك

فيهم وسلطانك عليهم وتاخذهم اخذ القرى وهي ظالمة انّ اخذك

الاليم الشديد وتاخذهم يا ربّ اخذ عزيز مقتدر فانّك عزيز

فصلّ   قدير شديد العقاب شديد المحال اللهم وصلّ على محمّد وال محمّد

وعجّل ايرادهم عذابك الذي اعددته للظالمين من امثالهم والطاغين

من نظرائهم وارفع حلمك عنهم واحلل عليهم غضبك الذي

لا يقوم له شيء وامر في تعجيل ذلك عليهم بامرك الذي

لا أردّ ولا أؤخّر فإنّك شاهد كلّ نجوى وعالم كلّ فحوى ولا تخفى عليك

من أعمالهم خافية ولا يذهب عنك من أعينهم خائنة وأنت — أفعالهم

علّام الغيوب عالم بما في الضمائر والقلوب فأسألك اللهمّ — الصدور

وأناديك بما ناداك به سيّدي وسألك به نوح عليه السلام

إذ قلت تباركت وتعاليت ولقد نادانا نوح فلنعم المجيبون

أجل اللهمّ أنت نعم المجيب ونعم المدعوّ ونعم المسئول ونعم

المعطي أنت الذي لا تخيّب سائلك ولا تردّ راجيك ولا تطرد

الملحّ عن بابك ولا تردّ دعاء سائلك ولا تملّ دعاء من أمّلك — بدعاء

ولا تترم بكثرة حوائجهم إليك ولا بقضائها لهم عليك فإنّ قضاء — تتبرّم

حوائج جميع خلقك إليك في أسرع من لحظ الطرف وأخفّ

عليك وأهون عندك من جناح بعوضة وحاجتي إليك يا سيّدي

ومولاي ومعتمدي ورجائي أن تصلّي على محمّد وآل محمّد وأن

تغفر لي ذنبي فقد جئتك ثقيل الظهر بعظيم ما بارزتك به من

سيّئاتي وركبني من مظالم عبادك ما لا يكفيني ولا يخلّصني — وركبتني

منها غيرك ولا يقدر عليه ولا يملكه سواك فصلّ على محمّد وآل محمّد وامح

يا سيدي لكثرة سيئاتي بل بستر عيوبي بل وبقساوة قلبي وجمود بتيسير
عيني لا بل برحمتك التي وسعت كل شيء وانا شيء فلتسعني رحمتك
يا مولاي يا رحمن يا رحيم يا ارحم الراحمين ولا تمتحني بشيء من ولا تمحني
المحن في هذه الدنيا ولا تسلط علي من لا يرحمني ولا تهلكني بذنوبي
وعجل خلاصي من كل مكروه وادفع عني كل ظلم
ظالم ولا تهتك ستري ولا تفضحني يوم جمعك الخلائق للحساب
يا جزيل العطاء والثواب اسألك ان تصلي على محمد وآل محمد
وان تحييني حيوة السعداء وتميتني ميتة الشهداء وتقبلني قبول وتقبلني
الأوداء وتحفظني في هذه الدنيا الدنية من شر سلاطينها وفجارها
وشرارها ومحبيها والعاملين لها وفيها وقني شر طغاتها وحسادها
وباغي الشرك فيها حتى تكفيني مكر المكرة وتفقأ عني اعين الكفرة و الشرك لنا
وتفحم عني ألسن الفجرة وتقبض لي على أيدي الظلمة وتوهن عني وتفجر
كيدهم وتميتهم بغيظهم وتشغلهم بأسماعهم وابصارهم وافئدتهم
وتجعلني من ذلك كله في امنك وامانك وحرزك وجنتك وسلطانك وكنفك
ومحارك وعياذك وجوارك ومن جار السوء وجليس السوء انك

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَعُوْذُ وَبِكَ اَلُوْذُ وَلَكَ اَعْبُدُ وَاِیَّاكَ اَرْجُوْ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ

وَبِكَ اَسْتَكْفِیْ وَبِكَ اَسْتَغِیْثُ وَبِكَ اَسْتَقْدِرُ وَمِنْكَ اَسْئَلُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ اَسْتَعِیْنُ وَبِكَ

مُحَمَّدٍ وَّلَا تَرُدَّنِیْ اِلَّا بِذَنْبٍ مَّغْفُوْرٍ وَّسَعْیٍ مَّشْكُوْرٍ وَّتِجَارَةٍ لَّنْ تَبُوْرَ

وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَشْكُوْرٍ وَّتِجَارَةٍ لَّنْ تَبُوْرَ وَاَنْ

تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ (اَسْئَلُكَ اَنْ تَفْعَلَ)

التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَاَهْلُ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلُ الْقُوَّةِ وَالْقُدْرَةِ

اِلٰهِیْ وَقَدْ اَطَلْتُ دُعَائِیْ وَاَكْثَرْتُ خِطَابِیْ وَضِیْقُ صَدْرِیْ حَدَانِیْ حَدَانِیْ

عَلٰی ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَحَمَلَنِیْ عَلَیْهِ عِلْمًا مِّنِّیْ بِاَنَّهٗ یُجْزِیْكَ مِنْهُ قَدْرُ الْمِلْحِ فِی كُلِّهٖ

الْعَجِیْنِ بَلْ یَكْفِیْكَ عَزْمُ اِرَادَةٍ وَّاَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ بِنِیَّةٍ صَادِقَةٍ

وَلِسَانٍ صَادِقٍ یَا رَبِّ فَتَكُوْنُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِكَ بِكَ وَقَدْ نَاجَاكَ نَاجَاكَ

بِعَزْمِ الْاِرَادَةِ قَلْبِیْ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَاَنْ تُقَرِّبَ دُعَائِیْ بِالْاِجَابَةِ مِنْكَ وَاَنْ تُبَلِّغَنِیْ مَا اَمَّلْتُهٗ فِیْكَ تَقْرِنَ

مِنَّةً مِّنْكَ وَطَوْلًا وَّقُوَّةً وَّحَوْلًا وَّلَا تُقِیْمُنِیْ مِنْ مَّقَامِیْ هٰذَا اِلَّا بِقَضَاءِ وَلَا تُقِمْنِیْ

جَمِیْعِ مَا سَئَلْتُكَ فَاِنَّهٗ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَّخَطَرُهٗ عِنْدِیْ جَلِیْلٌ كَثِیْرٌ كَبِیْرٌ

وانت علیه قدیر یا سمیع یا بصیر الٰهی وهذا مقام العائذ

بك من النار والهارب منك الیك والتائب من ذنوب

تهجمته وعیوب فضحته فصل علی محمد وآل محمد وانظر الیّ قد تهجمته

نظرة رحمة افوز بها الی جنتك واعطف علیّ عطفة انجو بها رحیمة

من عقابك فان الجنة والنار لك وبیدك ومفاتحهما ومغالیقهما ومفاتیحهما

الیك وانت علی ذلك قادر وهو علیك هین یسیر فافعل

بی ما سألتك یا قدیر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

حسبنا الله ونعم الوکیل والحمد لله رب العالمین وصل اللهم

علی خاتم نبیك وسید رسلك ونبیك محمد الهادی

وآله المهتدین الی سبیلك وسلم علیهم تسلیما برحمتك یا ارحم سبیلك

الراحمین وصلی الله علی محمد وآله الطیبین الطاهرین بعد اسکے دعا

اختتام کو پہنچی ورد یہ ہے اللهم طمه بالبلاء طما وعمه بالبلاء عما

وقمه بالاذی قما وارمه بیوم لا معاد له وبساعة لا مرد لها

وابح حریمه وصل علی محمد واهل بیته علیه وعلیهم السلام

وقنی شره واکفنی امره واصرف عنی کیده واخرج قلبه وسد فاه عنی و

وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا همسا وعنت الوجوه للحي القيوم وقد
خاب من حمل ظلما اخسؤا فيها ولا تكلمون صه صه صه صه صه صه صه صه صه صه
بعد اسکی ان آیات کو پڑھے انا جعلنا في اعناقهم اغلالا فهي الى الاذقان فهم
مقمحون وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشيناهم فهم
لا يبصرون بعد اسکے اس دعا کو پڑھے یا قاصم الاکاسرة ویا قاتل الجبابرة
اصبحت مذللا مقهورا وفرق عدوي بيني وبين اولادي وعيالي فيا راد
يوسف على يعقوب ويا راد الرحمة على ايوب فرج عني الساعة الساعة
الساعة فانك حليم ذو اناة ولا صبر لي على حلمك واناتك
فرج عني وعن كل مؤمن ومؤمنة ولا تكلني الى نفسي طرفة
عين فانه لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللهم شتت
شملهم وفرق جمعهم وقلب تدبيرهم وخرب بنيانهم
وبدل احوالهم وقرب آجالهم واشغلهم بابدانهم و
خذهم اخذ عزيز مقتدر يا جبار يا قهار ۳ مرتبہ برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين وعترته الطيبين الطاهرين

ازانجملہ دعای جلیل القدر عظیم المنزلہ دعای مسئول ہی کہ ابن طاوس رحمہ اللہ

نی تحفہ الدعوات کی حضرت امام حسین علیہ السلام سی روایت کی ہی اور وجہ

تسمیہ اس دعا کی مسلول ہی اوس کتاب کی جو کچھ اوس پہونچی بیان کی ہی ملاحظہ ترجمہ

اس کتاب ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتی ہین کہ ایک شب مین اپنی پدر

بزرگوار علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ہمراہ طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھا

شب بہت تیرہ و تاریک تہی اور سوای میری اور میری پدر بزرگوار کی اور

کوئی اوس شب کو طواف مین نہ تہا بلکہ اکثر خلائق خواب استراحت مین تہی کہ ناگاہ سنی

مینی ایک آواز نالہ و فریاد کی کہ کوئی شخص بآواز دردناک و حزین ان اشعار کو

پڑہتا ہی یَا مَنْ یُجِیْبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِی الظُّلَمِ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰی

مَعَ السَّقَمِ ای وہ شخص کہ مستجاب کرتا ہی دعا مضطر کی تاریکی کی اندر ای بلا دور کرنی والی

بلاؤں کی اور بیماریکی قَدْ نَامَ وَفْدُکَ حَوْلَ الْبَیْتِ وَانْتَبَهُوْا وَاَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

لَمْ تَنَمِ تحقیق کہ سو گئی لوگ گرد خانہ کعبہ کی اور جاگے اور تو ای زندہ ای قائم

مین آئی واٰ ہ نہین سوتا ہی اِنْ کَانَ جُوْدُکَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ جُرُمِیْ یَا مَنْ اَشَارَ اِلَیْهِ الْخَلْقُ فِی

الْحَرَمِ تحقیق وسطی میری ہی سخاوت تیری کی فضل بخشش گناہ میرا ای وہ شخص کہ اشارہ کرتی ہیں طرف اوسکے

خلق بیچ حرم کے اِنْ کَانَ عَفْوُکَ لَا یَرْجُوْهُ ذُوْ سَرَفٍ فَمَنْ یَجُوْدُ عَلَی الْعَاصِیْنَ بِالنِّعَمِ

اگر عفو تیرا ایسا ہو کہ امید نہین اوسکی صاحب اسراف لیکن ان شخص کی مہربانی کرتی گنہگارون

سا انعامکی تب حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نی حضرت امام

حسین علیہ السلام کو واسطی بلانی اوس شخص کی بہیجا پس حضرت امام حسین علیہ السلام

موجب ارشاد کی اوسکو تلاش کر کی اپنی ہمراہ خدمت بابرکت حضرت امیر المومنین

علی بن ابی طالب علیہ السلام مین لائی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نے اوس سے پوچھا

کہ ماجرا کیا ہی جوان نی عرض کی کہ اے امام میرا مفصل حال سنئی ہی کہ لڑکپن میں ست
بن اپنی تمام نفس سی گناہ کمال مرتبہ کیا کرتا تہا اور باپ بسبب غایت مہربانی کے
ہی مجکو نصیحت اور وعظ اور عذاب خدا سی ڈرایا کرتا تہا مگر جب وہ نصیحت اور
وعظ کرتا تہا تو میں اوسکی نصیحت کو نہیں مانتا تہا اور اوسکو مارا کرتا تہا حتی کہ ایک
روز کچہ روپئی اوسنی اپنی گہر میں مجہسی پوشیدہ رکہی تہی کہ وہ میں وہانسی جبر
کرکی نکال لایا اوسنی مجکو منع کیا اور چاہا کہ وہ روپئی مجہسی لیلوی میں نی اوسکا ہاتہ
مروڑ کر روپئی چہین لیی پس وہ خانہ کعبہ میں آیا اور روزہ رکہا اور نماز کرکی طواف
خانہ کعبہ کیا اور اپنی ہاتہ کو طرف آسمان کی بلند کیا اور میری شکایت خدا سی بہت
کی اور خدا سی دعا مانگی کہ میرا ایک طرف کا بدن شل ہو جاوی اور رہ جاوی قسم ہی
خدا کی کہ ہنوز اوسکی دعای بد میری حق میں تمام نہوئی تہی کہ ایک طرف
کا بدن میرا شل ہو گیا اور رہ گیا اور جسطرحسی کہ آپ ملاحظہ فرماتی ہین خشک ہو گیا
ہی بعد اوسکی میرا باپ اپنی وطن کو چلا گیا جب یہ حال میرا ہوا تو میں اپنی باپ
سی عذرخواہی کمال مرتبہ کی اور اوس سی التدعا کی کہ جس مقام میں تمنی میری لیی
بد دعا کی ہی اوسی مقام میں تم میری واسطی دعای خیر کرو کہ یہ بلا مجہسی دفع ہووی
میری اس التدعا کو باپ نی بسبب محبت پدری کی قبول کیا حتی کہ میں اپنی باپ
کو دعای خیر کی واسطی ایک اونٹنی پر سوار کرکی ارض اقدس کو واسطی شفا مانگنی کی لیی
آتا تہا کہ ناگاہ بیچ میں راہ میں ایک مرغ نی روزی کی اور اوڑا اور اوسکی پرواز
اور اوڑنی سی اونٹنی باپکا بہڑکا کہ باپ میرا اوسپر سی گر پڑا اور اوس صدمہ سی
انہوں نی انتقال کیا اور اب درمیان خلایق کی مشہور اور ملقب عاق ہوا ہوں میں

الماحوذ بعقوق ابیہ کی یعنی بہ بلا گرفتار شدہ بسبب عقوق پدر پی کی اور نہ ہنا لوگونکا
محکو ساق تی اور ناگواری تہی پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی اس دعا کو اوسکی لیی
لکہا اور فرمایا کہ سی شب اس دعا کو با وضو پڑہ اور صبح کو میری پاس آئیکا تو درانحالیکہ
یہ بلا تجہسی دفع ہوئی ہو گی انشاء اللہ یہ کونسری سوال فرینکا پس حضرت سی وہ دعا کہ جو
لکہی تہی وہ شخص لیکر چلا گیا جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوس
حالت سی کہ وہ بلا اوس سی دفع ہو گئی تہی اور صحیح اور سالم تہا اور ہاتہ مین اوسکے
حضرت کی لکہی ہوئی دعا تہی اور وہ شخص کہتا تہا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام بخدا کہ یہ دعا
اسم اعظم ہی اسواسطی کہ ست کدسنہ جب لوگ سو گئی اور مسجد الحرام مین لوگونکا تردد
اور آمدورفت کم ہوئی تو مینی اپنی ہاتہ دونکو آسمان کی طرف اوٹہایا کئی دفعہ اس دعا کو پڑہا اور
بعد پڑہنی کی سو گیا پس خواب مین پیغمبر خدا کو دیکہا کہ وہ جناب اپنی دست مبارک کی تئین
میری بدن پر ملتی ہین اور پہیر کر فرماتی ہین کہ محافظت کر اسم اعظم خدا کی پس ناگاہ بیدار ہو
ہین تو دیکہا ہین کہ سب بلائین اور عارضی عافیت کی سا بہ بدل گئی ہین خدا تمکو جزای
خیر دی یا امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا کہ اس
دعا مین اسم اعظم ہی اور پڑہنا اس دعا کا باعث اجابت دعا اور برطرف ہونی تمام غم و
الم و کدورت کا ہی پڑہنی والی سی اور پڑہنا اس دعا کا باعث اسکا ہی کہ پڑہنی والی کا قرض
ادا ہو جاوی اور فقر مبدل بہ غنا ہووی اور گناہ اوسکے بخشی جاوین اور عیب
اسکی پوشیدہ ہووین اور باعث امنی کا ہی شر شیطان اور سلطان سی اور اگر پڑہی
مطیع خدا اس دعا کو کوہ یعنی پہاڑ پر تو پہاڑ اپنی جگہ سی ہٹ جاوی اور اگر مردہ
پر پڑہی تو حق تعالی برکت اس دعا سی اوس مردہ کو زندہ کری اور اگر پانی پر پڑہی

ہو یا انہی کے حوالے سے حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ اس دعا کی فائدہ مشکل بھی اسقدر
مشترا وہ جو سینی نا حاصل ہوئے ہوں کہ اوس بنا کی اچھی اور صحیح ہونگی سعد جو ستی ہوتی ہیں اسواسطے کہ اسکی فضل
مسیحا ہی بدر بزرگوار حضرت علی بن ابی طالب سے اسی دعا کو سنا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اس دعا
کو باطہارت پڑھا کریں اور طہارت سے اسکو پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا اَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ
هُوَ اِلَّا هُوَ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ يَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ
يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ
يَا مُصَوِّرُ يَا مُفِيْدُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا مُبِيْدُ يَا وَدُوْدُ
يَا مَحْمُوْدُ يَا مَعْبُوْدُ يَا بَعِيْدُ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا رَقِيْبُ يَا حَسِيْبُ
يَا بَدِيْعُ يَا رَفِيْعُ يَا مَنِيْعُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَكِيْمُ
يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيْمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا
مُسْتَعَانُ يَا جَلِيْلُ يَا جَمِيْلُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ يَا مُقِيْلُ يَا مُنِيْلُ
يَا نَبِيْلُ يَا دَلِيْلُ يَا هَادِيْ يَا بَادِيْ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ
يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا قَاضِيْ يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ

يا طاهر يا مطهر يا قادر يا مقتدر يا كبير يا متكبر يا واحد يا احد
يا صمد يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ولم يكن له صاحبة
ولا ولد ولا كان معه وزير ولا اتخذ معه مشيرا ولا احتاج الى
ظهير ولا كان معه من اله غيره لا اله الا انت فتعاليت عما يقول
الظالمون علوا كبيرا يا علي يا شامخ يا باذخ يا فتاح يا نفاح يا مرتاح
يا مفرج يا ناصر يا منتصر يا مدرك يا مهلك يا منتقم يا باعث
يا وارث يا طالب يا غالب يا من لا يفوته هارب يا تواب
يا اواب يا وهاب يا مسبب الاسباب يا مفتح الابواب
يا من حيث ما دعي اجاب يا طهور يا شكور يا عفو يا غفور يا نور النور
يا مدبر الامور يا لطيف يا خبير يا مجير يا منير يا بصير يا نصير
يا كبير يا وتر يا فرد يا ابد يا سند يا صمد يا كافي يا شافي
يا وافي يا معافي يا محسن يا مجمل يا منعم يا مفضل يا متكرم
يا متفرد يا من علا فقهر يا من ملك فقدر يا من بطن فخبر
يا من عبد فشكر يا من عصي فغفر يا من لا يحويه الفكر يا من لا يدركه
بصر ولا يخفى عليه اثر يا رازق البشر يا مقدر كل قدر يا عالي

المكانِ يا سند الاركانِ يا مبدّل الزمانِ يا قابل القربانِ يا ذا المنّ
والاحسانِ يا ذا العزّ والسلطانِ يا رحيم يا رحمن يا من هو كلّ يوم في
شأنٍ يا من لا يشغله شأنٌ عن شأنٍ يا عظيم الشأنِ يا من هو
بكلّ مكانٍ يا سامع الاصواتِ يا مجيب الدعواتِ يا منجح الطلباتِ
يا قاضي الحاجاتِ يا منزل البركاتِ يا راحم العبراتِ يا مقيل
العثراتِ يا كاشف الكرباتِ يا وليّ الحسناتِ يا رافع الدرجاتِ
يا معطي المسئلاتِ يا محيي الامواتِ يا جامع الشتاتِ يا مطّلع على (السؤلاتِ)
النيّاتِ يا رادّ ما قد فاتَ يا من لا تشتبه عليه الاصوات يا من لا
تضجره المسئلات ولا تغشاه الظلمات يا نور الارض والسموات
يا سابغ النعم يا دافع النقم يا بارئ النسم يا جامع الامم يا شافي
السقم يا خالق النور والظلم يا ذا الجود والكرم يا من لا يطأ عرشه
قدم يا اجود الاجودين يا اكرم الاكرمين يا اسمع السامعين
يا ابصر الناظرين يا جار المستجيرين يا امان الخائفين يا ظهر اللاجين
يا وليّ المؤمنين يا غياث المستغيثين يا غاية الطالبين يا صاحب
كلّ غريبٍ يا مونس كلّ وحيدٍ يا ملجأ كلّ طريدٍ يا مأوى كلّ شريدٍ

يا معطي كل سائل يا راحم الشيخ الكبير يا رازق الطفل الصغير يا
العظم الكسير يا فاك كل أسير يا مغني البائس الفقير يا عصمة الخائف المستجير يا
من له التدبير والتقدير يا من العسير عليه يسير يا من لا يحتاج
إلى التفسير يا من هو على كل شيء قدير يا من هو بكل شيء خبير يا من هو
بكل شيء بصير يا مرسل الرياح يا فالق الإصباح يا باعث الأرواح يا
ذا الجود والسماح يا من بيده كل مفتاح يا سامع كل صوت يا سابق
كل فوت يا محيي كل نفس بعد الموت يا عدتي في شدتي يا حافظي
في غربتي يا مونسي في وحدتي يا وليي في نعمتي يا كهفي حين تعييني المذاهب
وتسلمني الأقارب ويخذلني كل صاحب يا عماد من لا عماد له يا سند
من لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا كهف من لا
كهف له يا كنز من لا كنز له يا ركن من لا ركن له يا غياث من لا غياث له
يا جار من لا جار له يا جاري اللصيق يا ركني الوثيق يا إلهي بالتحقيق يا رب
البيت العتيق يا شفيق يا رفيق فكني من حلق المضيق واصرف عني كل هم
وغم وضيق واكفني شر ما لا أطيق وأعني على ما أطيق يا راد يوسف على
يعقوب يا كاشف ضر أيوب يا غافر ذنب داود يا رافع عيسى بن مريم

أنادي إلهي دبا مُجيب نداءِ يونس في الظلمات يا مُصطفى

آتِ يا من غفر لآدم خطيئته ورفع إدريس مكاناً عليّاً

نجّى نوحاً من الغرق يا من أهلك عاداً الأولى وثمود فما أبقى

وقوم نوحٍ من قبل إنّهم كانوا هم أظلم وأطغى والمؤتفكة أهوى يا من

دمّر على قوم لوطٍ ودمدم على قوم شعيبٍ يا من اتّخذ إبراهيم خليلاً

يا من اتّخذ موسى كليماً واتّخذ محمّداً صلّى الله عليه وآله وعليهم أجمعين

حبيباً يا مؤتي لقمان الحكمة والواهب لسليمان ملكاً لا ينبغي لأحدٍ

من بعده يا من نصر ذا القرنين على الملوك الجبابرة يا من أعطى الخضر الحياة

وردّ ليوشع بن نونٍ الشمس بعد غروبها يا من ربط على قلب أمّ موسى

وأحصن فرج مريم ابنة عمران يا من حصّن يحيى بن زكريّا من الذنب وسكّن

عن موسى الغضب يا من بشّر زكريّا بيحيى يا من فدى إسمعيل من الذبح بذبحٍ

عظيمٍ يا من قبل قربان هابيل وجعل اللعنة على قابيل يا هازم الأحزاب

لمحمّدٍ صلّى الله عليه وآله صلّ على محمّدٍ وآل محمّدٍ وعلى جميع المرسلين و

ملائكتك المقرّبين وأهل طاعتك أجمعين وأسألك بكلّ مسألةٍ سألك

بها أحدٌ ممّن رضيت عنه فحتمت له على الإجابة يا الله يا الله يا الله يا رحمن

يا رحمن يا رحمن يا رحيم يا رحيم يا ذا الجلال والاكرام يا ذا الجلال

والاكرام يا ذا الجلال والاكرام به به به به به به به اسألك وبكل اسم سميت

به نفسك او انزلته في شيء من كتبك او استأثرت به في علم الغيب

عندك وبمعاقد العز من عرشك وبمنتهى الرحمة من كتابك وبما لو ان ما في

الارض من شجرة اقلام والبحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت

كلمات الله ان الله عزيز حكيم واسألك باسمائك الحسنى التي نعتها

في كتابك فقلت ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها وقلت ادعوني

استجب لكم وقلت واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب

دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون

وقلت يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة

الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم وانا

اسألك يا الهي وادعوك يا رب وارجوك يا سيدي واطمع في اجابتي

يا مولاي كما وعدتني وقد دعوتك كما امرتني فافعل بي ما انت

اهله يا كريم والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين

ازانجملہ دعای کمیل ہے کہ ابن طاوس رحمہ اللہ نے بیچ کتاب اقبال کے روایت

کہ کمیل بن زیاد کہتے ہین کہ ایکدن مین بیچ مسجد بصرہ کی خدمت بابرکت حضرت
نین علیہ السلام مین حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ جو بندہ کہ شب نیمہ شعبان کو
تمام شب بیدار رہے اور عبادت خدا کرے اور دعای حضرت خضر علیہ السلام
تو اوس شب مین پڑہے البتہ دعا اوس بندہ کی قبول ہوگی جب حضرت اپنی دولتسرا پر
تشریف لیگئے تو رات کو حضرت کی خدمت مین گیا جب حضرت نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ
کس کام کو آیا ہے تو کمیل نے عرض کے یا امیر المؤمنین علیہ السلام دعائے خضر کی واسطے
حضرت نے فرمایا کہ بیٹہ ای کمیل اگر پڑہیگا تو اوس دعا کو بیچ ہر شب جمعہ کی یا ہر مہینہ مین
ایکدفعہ یا ہر سال مین ایکدفعہ یا تمام عمر مین ایکدفعہ تو کفایت شر دشمنانکی تجھے ہوگی اور
محفوظ رہیگا تو دشمنونکی شر سے اور یاری کیا جائیگا تو اور روزی دیا جائیگا تو اور البتہ
بخشا جائیگا تو ای کمیل طول صحبت و خدمت بری باعث اسکی ہوئی کہ ایسی نعمت اور
کرامت سے ممتاز اور سرفراز کردں مین یہ فرماکے حضرت نے فرمایا کہ لکھ حضرت نے دعا تلقین
فرمائی اور وہ دعا یہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِرَحْمَتِکَ
الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَبِقُوَّتِکَ الَّتِیْ قَھَرْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ وَخَضَعَ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ
وَذَلَّ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ وَبِجَبَرُوْتِکَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ وَبِعِزَّتِکَ
الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَھَا شَیْءٌ وَبِعَظَمَتِکَ الَّتِیْ مَلَاَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَبِسُلْطَانِکَ الَّذِیْ

ملأت كل شيء وبوجهك الباقي بعد فناء كل شيء وباسمائك التي ملأت اركان

كل شيء وبعلمك الذي احاط بكل شيء وبنور وجهك الذي اضاء له كل شيء

يا نور يا قدوس يا اول الاولين ويا آخر الآخرين اللهم اغفر لي الذنوب

التي تهتك العصم اللهم اغفر لي الذنوب التي تنزل النقم اللهم اغفر لي

الذنوب التي تغير النعم اللهم اغفر لي الذنوب التي تحبس الدعاء

اللهم اغفر لي الذنوب التي تقطع الرجاء اللهم اغفر لي الذنوب

التي تنزل البلاء اللهم اغفر لي كل ذنب اذنبته وكل خطيئة

اخطأتها اللهم اني اتقرب اليك بذكرك واستشفع بك الى نفسك

واسألك بجودك ان تدنيني من قربك وان توزعني شكرك وان

تلهمني ذكرك اللهم اني اسألك سؤال خاضع متذلل خاشع ان

تسامحني وترحمني وتجعلني بقسمك راضيا قانعا وفي جميع الاحوال

متواضعا اللهم واسألك سؤال من اشتدت فاقته وانزل بك عند

الشدائد حاجته وعظم فيما عندك رغبته اللهم عظم سلطانك

وعلا مكانك وخفي مكرك وظهر امرك وغلب قهرك وجرت

قدرتك ولا يمكن الفرار من حكومتك اللهم لا اجد لذنوبي غافرا

لقبيحي ساترا ولا لشيء من عملي القبيح بالحسن مبدلا غيرك

سبحانك وبحمدك ظلمت نفسي وتجرأت بجهلي وسكنت إلى

قديم ذكرك لي ومنك علي اللهم مولاي كم من قبيح سترته وكم من

فادح من البلاء أقلته وكم من عثار وقيته وكم من مكروه دفعته وكم من

ثناء جميل لست أهلا له نشرته اللهم عظم بلائي وأفرط بي سوء حالي و

قصرت بي أعمالي وقعدت بي أغلالي وحبسني عن نفعي بعد أملي وخدعتني

الدنيا بغرورها ونفسي بجنايتها ومطالي يا سيدي فأسألك بعزتك

أن لا يحجب عنك دعائي سوء عملي وفعالي ولا تفضحني بخفي ما اطلعت

عليه من سري ولا تعاجلني بالعقوبة على ما عملته في خلواتي من سوء

فعلي وإساءتي ودوام تفريطي وجهالتي وكثرة شهواتي وغفلتي وكن اللهم

بعزتك لي في كل الأحوال رؤوفا وعلي في جميع الأمور عطوفا إلهي وربي

من لي غيرك أسأله كشف ضري والنظر في أمري إلهي ومولاي

أجريت علي حكما اتبعت فيه هوى نفسي ولم أحترس فيه من تزيين

عدوي فغرني بما أهوى وأسعده على ذلك القضاء فتجاوزت بما

جرى علي من ذلك بعض حدودك وخالفت بعض أوامرك فلك الحمد

عليَّ في جميع ذلك ولا حجّة لي فيما جرى عليَّ فيه قضاؤك والزمني حكمك
وبلاؤك وقد اتيتك يا الهي بعد تقصيري واسرافي على نفسي معتذراً
نادماً منكسراً مستقيلاً مستغفراً منيباً مقرّاً مذعناً معترفاً لا اجد مفرّاً
مما كان منّي ولا مفزعاً اتوجّه اليه في امري غير قبولك عذري
وادخالك ايّاي في سعة من رحمتك اللّهم فاقبل عذري وارحم شدّة
ضرّي وفكّني من شدّ وثاقي يا ربّ ارحم ضعف بدني ورقّة جلدي ودقّة عظمي
يا من بدأ خلقي وذكري وتربيتي وبرّي وتغذيتي هبني لابتداء كرمك
وسالف برّك بي يا الهي وسيّدي اتراك معذّبي بنارك بعد توحيدك
وبعد ما انطوى عليه قلبي من معرفتك ولهج به لساني من ذكرك واعتقده
ضميري من حبّك وبعد صدق اعترافي ودعائي خاضعاً لربوبيّتك هيهات
انت اكرم من ان تضيّع من ربّيته او تبعّد من ادنيته او تشرّد من
آويته او تسلّم الى البلاء من كفيته ورحمته وليت شعري يا سيّدي
والهي ومولاي اتسلّط النّار على وجوه خرّت لعظمتك ساجدة
وعلى السن نطقت بتوحيدك صادقة وبشكرك مادحة وعلى قلوب
اعترفت بالهيّتك محقّقة وعلى ضمائر حوت من العلم بك حتّى صارت

وعلى جوارح سعت الى اوطان تعبدك طائعة واشارت باستغ

فارك مذعنة ما هكذا الظن بك ولا اخبرنا بفضلك عنك

يا كريم يا رب وانت تعلم ضعفي عن قليل من بلاء الدنيا وعقوباتها

وما يجري فيها من المكاره على اهلها على ان ذلك بلاء ومكروه قليل مكثه يسير بقاؤه

قصير مدته فكيف احتمالي لبلاء الآخرة وجليل وقوع المكاره فيها وهو بلاء تطول مدته ويدوم

مقامه ولا يخفف عن اهله لانه لا يكون الا عن غضبك وانتقامك

وسخطك وهذا ما لا تقوم له السموات والارض يا سيدي فكيف

بي وانا عبدك الضعيف الذليل الحقير المسكين المستكين يا الهي

وربي وسيدي ومولاي لاي الامور اليك اشكو ولما منها اضج

وابكي لاليم العذاب وشدته او لطول البلاء ومدته فلئن صيرتني

في العقوبات مع اعدائك وجمعت بيني وبين اهل بلائك وفرقت

بيني وبين احبائك واوليائك فهبني يا الهي وسيدي وربي صبرت

على عذابك فكيف اصبر على فراقك وهبني صبرت على نارك فكيف

اصبر عن النظر الى كرامتك ام كيف اسكن في النار ورجائي عفوك

فبعزتك يا سيدي ومولاي اقسم صادقا لئن تركتني ناطقا لاضجن

إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا ضَجِيجَ الآمِلِينَ وَلَأَصْرُخَنَّ إِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ
وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ وَلَأُنَادِيَنَّكَ أَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ آمَالِ
الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ
أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ
فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ
وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ
تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي
الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهَبُهَا
وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَأَنْتَ
تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ
تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا
فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا
مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِينِ أَقْطَعُ
لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ

علت النار كلها بردا وسلاما وما كانت لاحد فيها مقرا ولا مقاما لكنك
تقدست اسماؤك اقسمت ان تملأها من الكافرين من الجنة والناس
اجمعين وان تخلد فيها المعاندين وانت جل ثناؤك قلت مبتدئا
وتطولت بالانعام متكرما افمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا
لا يستوون الهي وسيدي فاسئلك بالقدرة التي قدرتها وبالقضية
التي حتمتها وحكمتها وغلبت من عليه اجريتها ان تهب لي في هذه الليلة
وفي هذه الساعة كل جرم اجرمته وكل ذنب اذنبته وكل قبيح
اسررته وكل جهل عملته كتمته او اعلنته اخفيته او اظهرته وكل
سيئة امرت باثباتها الكرام الكاتبين الذين وكلتهم بحفظ ما يكون
مني وجعلتهم شهودا علي مع جوارحي وكنت انت الرقيب علي من
ورائهم والشاهد لما خفي عنهم وبرحمتك اخفيته وبفضلك سترته
وان توفر حظي من كل خير تنزله او احسان تفضله او بر تنشره
او رزق تبسطه او ذنب تغفره او خطأ تستره يا رب يا رب يا رب الهي
وسيدي ومولاي ومالك رقي يا من بيده ناصيتي يا عليما بضري
ومسكنتي يا خبيرا بفقري وفاقتي يا رب يا رب يا رب اسئلك بحقك

وَقُدْسِكَ وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ أَنْ تَجْعَلَ أَوْقَاتِي فِي اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُولَةً وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ

مَقْبُولَةً حَتّٰى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْرَادِي كُلُّهَا وِرْداً وَاحِداً وَحَالِي

فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَداً يَا سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكَوْتُ

أَحْوَالِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلَى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَاشْدُدْ

عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَانِحِي وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ

بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى أَسْرَحَ إِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ السَّابِقِينَ وَأُسْرِعَ إِلَيْكَ فِي

الْمُبَادِرِينَ وَأَشْتَاقَ إِلَى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِينَ وَأَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِينَ

وَأَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِينَ وَأَجْتَمِعَ فِي جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ

وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَحْسَنِ عِبَادِكَ

نَصِيباً عِنْدَكَ وَأَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَأَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ

ذٰلِكَ إِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْ لِي بِجُودِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِي بِرَحْمَتِكَ

وَاجْعَلْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهِجاً وَقَلْبِي بِحُبِّكَ مُتَيَّماً وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ إِجَابَتِكَ

وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي وَاغْفِرْ لِي زَلَّتِي فَإِنَّكَ قَضَيْتَ عَلَى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ

وَأَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْإِجَابَةَ فَإِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي

وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَا دُمْتُ بِذِي قُعْرَتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءَ فَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى ارْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيَامِينِ مِنْ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ازانجملہ دعای جوشن کبیر ہی کہ بیچ مصباح کفعمی کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی روایت کی ہی اور حضرت امام زین العابدین ع نی اپنی پدر بزرگوار امام حسین ع سی اور اونون نی حضرت امیر ع اور حضرت امیر نی پیغمبر خدا صلعم سے اور پیغمبر خدا صلعم نی جبرئیل امین سی روایت کی ہی اور ... خواص بیشمار اوس روایت مین پڑہنی والیکی لیی اور ہمراہ رکہنی ... ... بیچ مین کہ یہ رسالہ کسیطرح اوسکی گنجایش نہین رکہتا مگر واسطی ترغیب مومنین کے بعض اسناد اوس دعای جلیل القدر کے اس مقام مین بیان کیی جاتی ہیں چنانچہ صاحب تحفۃ النجاۃ عباسی نے اسطرح اسناد اوس دعا کی بیان کی ہی کہ روایت کی ہی جناب سید الساجدین امام العابدین علیہ السلام نی اپنی پدر بزرگوار امام حسین سے

اور اون جناب نے علی بن ابیطالب ع سی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
کہ وہ جناب بعضی جنگہائی محروف مین جوشن یعنی زرہ گران اور وزنی پہنی تہی کہ اوسکی
گرانی وزن سی صدمہ حضرت کی جسم شریف پر پہونچا تہا پس جبرئیل امین نازل ہوئی اور
کہا یا محمد ص پروردگار تیری نے تجکو سلام فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ یہ جوشن یعنی زرہ
گران اوتار ڈالو اور اس دعا کو پڑہو کہ یہ دعا امان ہی اور حفاظت مین رکہنی والی ہی
تمکو اور تمہاری امت کو پس جو کوئی کہ اس دعا کو گہر سی نکلنی کے وقت پڑہی یا اپنی پاس
رکہی حفاظت کریگا خدا اوسکی ہر بلا سی اور اپنی اوپر اوسکی حق کو لازم اور واجب کریگا
اور اوس شخص کو توفیق نیک کاموںکی دیگا اور ثواب اوسکا مثل ثواب وسی شخص کے ہی
کہ جسنی چہاروں کتابین آسمانی پڑہی ہون اور پڑہنی والیکو عوض ہر حرف کے بہشت مین
ایک عورت اور دو گہر حقتعالی عطا کریگا اور ملیگا قاری کو ثواب حضرت ابراہیم و موسی
و عیسی و ثواب اون گروہ بندگان خدا کا کہ جو پشت مغرب مین بیچ ایسی شہر کے رہتی ہین کہ
وہان چالیس دن تک آفتاب غروب نہین ہوتا یعنی چالیس روز کا دن ہوتا ہی اور وہ بندے
عبادت خدا مین اسقدر مشغول ہین کہ بسبب خوف خدا کی روتے روتے پوست اونکا سیدہ
ہو گئی ہین اور بقدر چشم زدن خلاف حکم خدا کی نہین کرسکے اور ملیگا قاری دعا کو ثواب
ستر ہزار فرشتوں کا وہ فرشتے کہ جو ہر روز داخل ہوتی ہین بیت المعمور مین اور نکل آتی ہین
اور جو فرشتی کہ ایک دفعہ ہو آئی ہین وہ پہر کبہی وہان نہین جاتی اسیطرح ستر ہزار فرشتی
روز جایا کرتے ہین اور اسیطرح چلی جاوینگی قیامت تک اور ملیگا پڑہنی والیکو ثواب جمیع مومنین
اور مومنات کا جسقدر سی خدا نی اونکو پیدا کیا ہی قیامت تک اور جس گہر مین یہ دعا ہو
وہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہی اور چوری سی بچا رہی اور جو کوئی اس دعا کو بہ نیت خالص و کیا

جس مریض پر کہ چاہی خواہ صاحب جنون پر خواہ جذام و برص والی پر پڑہیں بحکم خدا اوس
مریض کو شفا ہیوے اور جو کوئی اپنی کفن پر اس دعا کو لکہواوی تو شرم کرتا ہی خدا اس بات سے
کہ اوسپر عذاب کری آتش جہنم سی اور یہ دعا لکھی گئی ہی اوپر قوائم عرش کے دنیا کے
خلقت سی پچاس ہزار برس قبل اور جو کوئی اس دعا کو بہ نیت خالص اول ماہ رمضان مین
پڑہی خدائی عزوجل شب قدر اوسکو روزی کری اور پیدا کری واسطے اوسکی ستر ہزار فرشتے
کہ وہ تسبیح اور تقدیس خدا کی کرینگے اور ثواب اوسکا واسطی پڑہنی والیکی لکہا جائیگا اور
بہنگام خروج کے قبر سی خدا ستر ہزار فرشتے بہیجیگا ہر فرشتی کے ساتھ ایک اونٹ نور کا
ہوگا کہ شکم اوس اونٹ کا مروارید سی ہوگا اور پشت اوسکی زبرجد سی اور ہاتھ اور پاؤں اوسکے
یاقوت سی ہونگی اور ہر ایک اونٹ پر قبہ ہوگا نور سے کہ اوسمین چار در ہونگی اور ہر در مین
پردہ سندس و استبرق بہشت کا اویزان ہوگا اور ہر قبہ مین ہزار کنیز کہ ہر ایک کے سر پر ایک
تاج طلائی ہوگا اور اونکی ہاتھ مین بوی مشک سلام قاری دعا کو پہونچینگے اور بعد اوسکی
ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کے ہاتھ مین ایک جام ہوگا مروارید سفید کا کہ اوسمین مینی کے
بہتر ہوگی بہشت کے چیزون مین سے اور اوس جام پر لکہا ہوگا لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ یہ ہدیہ ہی جانب خدای عزوجل سے واسطی فلان بن فلان کے اور ندا کریگا
اوسکو خدائی عزوجل کہ ای بندی میری داخل بہشت ہو بیحساب اور جو کوئی اس دعا کو رمضان
المبارک مین تین مرتبہ پڑہی خدا آتش دوزخ کو اوسپر حرام کری اور بہشت کو اوسپر
واجب کری اور موکل مقرر کری واسطے اوسکی دو فرشتی کہ نگاہبانی کریں اوسکی گناہان
کبیرہ سی اور وہ امان خدا مین رہی اور اپنی تمام عمر ای محمد تعلیم نکرنا اس دعا کو مگر مومن
پرہیزگار کے تئین اور حضرت ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام سی روایت ہی کہ آنحضرت

فرمایا کہ وصیت کی میری باپ علی ابن ابی طالب نے مجکو کہ حفاظت کرو اور تعظیم کرو اس دعا کی

اور لکھو اس دعا کو میری کفن پر اور تعلیم کرو مین اس دعا کو اپنی اہل کے سیئن اور رغبت

دلون مین اوسکی اور اس دعا مین ہزار اسم ہیں اور اس دعا مین اسم اعظم ہی اور سو

فصلین مین کہ ہر ایک فصل مشتمل ہی اوپر دس اسمون کے اور آخر مین ہر ایک فصل کے یہ دعا پڑہنا چاہیے

فقرۂ اولی — سُبْحَانَكَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ فصل اول

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا مُقِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا قَدِیْمُ

یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ فصل دوم یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ

یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ یَا وَلِیَّ الْحَسَنَاتِ یَا غَافِرَ الْخَطِیْئَاتِ یَا مُعْطِیَ الْمَسْئَلَاتِ

یَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ

فصل سوم یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ یَا خَیْرَ الْحَاکِمِیْنَ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ

یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا خَیْرَ الْحَامِدِیْنَ یَا خَیْرَ الذَّاکِرِیْنَ یَا خَیْرَ الْمُنْزِلِیْنَ یَا خَیْرَ

الْمُحْسِنِیْنَ فصل چہارم یَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ یَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ

وَالْکَمَالُ یَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ یَا مَنْ هُوَ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ یَا مُنْشِئَ السَّحَابِ

الثِّقَالِ یَا مَنْ هُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ یَا مَنْ هُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یَا مَنْ هُوَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

یَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ یَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ اُمُّ الْکِتَابِ فصل پنجم اَللّٰهُمَّ

اِنّی اَسئلُكَ بِاسمِكَ يا حنّانُ يا منّانُ يا ديّانُ يا برهانُ يا سلطانُ يا

رضوانُ يا غفرانُ يا سبحانُ يا مستعانُ يا ذا المنِّ والبيانِ **فصل ششم** الأمانِ

يا مَن تواضع كلُّ شيءٍ لعظمتِهِ يا مَن استسلم كلُّ شيءٍ لقدرتِهِ يا مَن ذلَّ

كلُّ شيءٍ لعزّتِهِ يا مَن خضع كلُّ شيءٍ لهيبتِهِ يا مَن انقاد كلُّ شيءٍ

مِن خشيتِهِ يا مَن تشقّقتِ الجبالُ مِن مخافتِهِ يا مَن قامتِ السّمواتُ

بِامرِهِ يا مَن استقرّتِ الارضونَ بِاذنِهِ يا مَن يسبّحُ الرّعدُ بحمدِهِ

يا مَن لا يعتدی علیٰ اهلِ مملكتِهِ **فصل هفتم** يا غافرَ الخطايا يا كاشفَ

البلايا يا منتهی الرّجايا يا مجزلَ العطايا يا واهبَ الهدايا يا

رازقَ البرايا يا قاضیَ المنايا يا سامعَ الشّكايا يا باعثَ البرايا

يا مطلقَ الاسارٰی **فصل هشتم** يا ذا الحمدِ والثّناءِ يا ذا الفخرِ والبهاءِ

يا ذا المجدِ والسّناءِ يا ذا العهدِ والوفاءِ يا ذا العفوِ والرّضاءِ يا ذا

المنِّ والعطاءِ يا ذا الفضلِ والقضاءِ يا ذا العزِّ والبقاءِ يا ذا الجودِ والسّخاءِ

يا ذا الآلاءِ والنّعماءِ **فصل نهم** اللّهمّ انّی اسئلكَ بِاسمِكَ يا مانعُ يا دافعُ يا رافعُ

يا صانعُ يا نافعُ يا سامعُ يا جامعُ يا شافعُ يا واسعُ يا موسّعُ **فصل دهم** يا صانعَ كلِّ مصنوعٍ

يا خالقَ كلِّ مخلوقٍ يا رازقَ كلِّ مرزوقٍ يا مالكَ كلِّ مملوكٍ يا كاشفَ

كُلِّ مَكْرُوبٍ يا فارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يا راحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يا ناصِرَ كُلِّ مَخْذُولٍ يا ساتِرَ
كُلِّ مَعْيُوبٍ يا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ فصل یازدهم يا عُدَّتي عِنْدَ شِدَّتي
يا رَجائي عِنْدَ مُصيبَتي يا مُونِسي عِنْدَ وَحْشَتي يا صاحِبي عِنْدَ غُرْبَتي
يا وَلِيّي عِنْدَ نِعْمَتي يا غِياثي عِنْدَ كُرْبَتي يا دَليلي عِنْدَ حَيْرَتي يا غَنائي
عِنْدَ افْتِقاري يا مَلْجَأي عِنْدَ اضْطِراري يا مُعيني عِنْدَ مَفْزَعي
فصل دوازدهم يا عَلّامَ الْغُيُوبِ يا غَفّارَ الذُّنُوبِ يا سَتّارَ الْعُيُوبِ
يا كاشِفَ الْكُرُوبِ يا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يا طَبيبَ الْقُلُوبِ يا مُنَوِّرَ الْقُلُوبِ
يا أَنيسَ الْقُلُوبِ يا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ يا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ فصل سیزدهم اَللّٰهُمَّ
اِنّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يا جَليلُ يا جَميلُ يا وَكيلُ يا كَفيلُ يا دَليلُ يا قَبيلُ
يا مُديلُ يا مُنيلُ يا مُقيلُ يا مُحيلُ فصل چهاردهم يا دَليلَ الْمُتَحَيِّرينَ يا غِياثَ
الْمُسْتَغيثينَ يا صَريخَ الْمُسْتَصْرِخينَ يا جارَ الْمُسْتَجيرينَ يا اَمانَ الْخائِفينَ
يا عَوْنَ الْمُؤْمِنينَ يا راحِمَ الْمَساكينِ يا مَلْجَأَ الْعاصينَ يا غافِرَ الْمُذْنِبينَ
يا مُجيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرّينَ فصل پانزدهم يا ذَا الْجُودِ وَالْاِحْسانِ يا
ذَا الْفَضْلِ وَالْاِمْتِنانِ يا ذَا الْاَمْنِ وَالْاَمانِ يا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحانِ
يا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيانِ يا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوانِ يا ذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهانِ يا ذَا الْعَظَمَةِ

والسلطان يا ذا الرأفة والمستعان يا ذا العفو والغفران فصل شانزدهم

يا من هو رب كل شيء يا من هو إله كل شيء يا من هو خالق كل شيء يا من هو

صانع كل شيء يا من هو قبل كل شيء يا من هو بعد كل شيء يا من هو

فوق كل شيء يا من هو عالم بكل شيء يا من هو قادر على كل شيء

يا من هو يبقى ويفنى كل شيء فصل هفدهم اللهم اني اسألك باسمك

يا مؤمن يا مهيمن يا مكون يا ملقن يا مبين يا مهون يا ممكن يا مزين

يا معلن يا مقسم فصل هجدهم يا من هو في ملكه مقيم يا من هو في

سلطانه قديم يا من هو في جلاله عظيم يا من هو على عباده رحيم

يا من هو بكل شيء عليم يا من هو بمن عصاه حليم يا من هو بمن رجاه

كريم يا من هو في صنعه حكيم يا من هو في حكمته لطيف يا من هو

في لطفه قديم فصل نوزدهم يا من لا يرجى الا فضله يا من لا يسأل

الا عفوه يا من لا ينظر الا بره يا من لا يخاف الا عدله يا من لا يدوم

الا ملكه يا من لا سلطان الا سلطانه يا من وسعت كل شيء رحمته

يا من سبقت رحمته غضبه يا من احاط بكل شيء علمه يا من ليس احد مثله

فصل بستم يا فارج الهم يا كاشف الغم يا غافر الذنب يا قابل التوب

یا خالق الخلق یا صادق الوعد یا موفی العهد یا عالم السر یا فالق الحب
یا رازق الانام **فصل بیست و یکم** اللّهم انی اسئلک باسمک یا علی
یا وفی یا غنی یا ملی یا حفی یا رضی یا زکی یا بدی یا قوی یا ولی
فصل بیست و دوم یا من اظهر الجمیل یا من ستر القبیح یا من لم یؤاخذ
بالجریرة یا من لم یهتک الستر یا عظیم العفو یا حسن التجاوز یا واسع المن
المغفرة یا باسط الیدین بالرحمة یا صاحب کل نجوی یا منتهی کل شکوی
فصل بیست و سوم یا ذا النعمة السابغة یا ذا الرحمة الواسعة یا
ذا المنة السابقة یا ذا الحکمة البالغة یا ذا القدرة الکاملة یا ذا الحجة
القاطعة یا ذا الکرامة الظاهرة یا ذا العزة الدائمة یا ذا القوة المتینة
یا ذا العظمة المنیعة **فصل بیست و چهارم** یا بدیع السموات یا جاعل الظلمات
یا راحم العبرات یا مقیل العثرات یا ساتر العورات یا محیی الاموات
یا منزل الآیات یا مضعف الحسنات یا ماحی السیئات یا شدید
النقمات **فصل بیست و پنجم** اللّهم انی اسئلک باسمک یا مصور یا مقدر
یا مدبر یا مطهر یا منور یا میسر یا مبشر یا منذر یا مقدم یا مؤخر
فصل بیست و ششم یا رب البیت الحرام یا رب الشهر الحرام یا رب البلد الحرام

يا ربّ الركن والمقام يا ربّ المشعر الحرام يا ربّ المسجد الحرام يا ربّ
الحلّ والحرام يا ربّ النور والظلام يا ربّ التحيّة والسّلام يا ربّ
القدرة في الانام فصل بيست وسيوم يا احكم الحاكمين يا اعدل العادلين
يا اصدق الصادقين يا اطهر الطاهرين يا احسن الخالقين يا اسرع
الحاسبين يا اسمع السامعين يا ابصر الناظرين يا اشفع الشافعين
يا اكرم الاكرمين فصل بيست وچهارم يا عماد من لا عماد له يا سند من
لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا غياث
من لا غياث له يا فخر من لا فخر له يا عزّ من لا عزّ له يا معين
من لا معين له يا انيس من لا انيس له يا امان من لا امان له
فصل بيست وپنجم اللّهمّ انّي اسئلك باسمك يا عاصم يا قائم يا دائم
يا راحم يا سالم يا حاكم يا عالم يا قاسم يا قابض يا باسط فصل
سی ام يا عاصم من استعصمه يا راحم من استرحمه يا غافر من استغفره
يا ناصر من استنصره يا حافظ من استحفظه يا مكرم من استكرمه
يا مرشد من استرشده يا صريخ من استصرخه يا معين من استعانه
يا مغيث من استغاثه فصل بيست وهفتم يا عزيزا لا يضام يا لطيفا لا يرام يا قيوما

لا ينام يا دائماً لا يفوت يا حيّاً لا يموت يا ملكاً لا يزول يا باقياً
لا يفنى يا عالماً لا يجهل يا صمداً لا يطعم يا قويّاً لا يضعف فصل سی و
دوم اللّهمّ انّي اسألك باسمك يا احد يا واحد يا شاهد يا ماجد
يا حامد يا راشد يا باعث يا وارث يا ضارّ يا نافع فصل سی و سوم
يا اعظم من كلّ عظيم يا اكرم من كلّ كريم يا ارحم من كلّ رحيم
يا اعلم من كلّ عليم يا احكم من كلّ حكيم يا اقدم من كلّ قديم يا اكبر
من كلّ كبير يا الطف من كلّ لطيف يا اجلّ من كلّ جليل يا اعزّ
من كلّ عزيز فصل سی و چهارم يا كريم الصّفح يا عظيم المنّ يا كثير
الخير يا قديم الفضل يا دائم اللّطف يا لطيف الصّنع يا منفّس الكرب
يا كاشف الضّرّ يا مالك الملك يا قاضي الحقّ فصل سی و پنجم يا من هو في
عهده وفيّ يا من هو في وفائه قويّ يا من هو في قوّته عليّ يا من هو
في علوّه قريب يا من هو في قربه لطيف يا من هو في لطفه شريف
يا من هو في شرفه عزيز يا من هو في عزّه عظيم يا من هو في عظمته
مجيد يا من هو في مجده حميد فصل سی و ششم اللّهمّ انّي اسألك
باسمك يا كافي يا شافي يا وافي يا معافي يا هادي يا داعي يا قاضي يا راضي

يَا عَالِي يَا بَاقِي فصل سی و هفتم يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ يَا
مَنْ كُلُّ شَيْءٍ كَائِنٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مَوْجُودٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُنِيبٌ
اِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَائِفٌ مِنْهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ
اِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ فصل سی و هشتم
يَا مَنْ لَا مَفَرَّ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَفْزَعَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا
مَنْ لَا مَنْجَى مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْغَبُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهِ
يَا مَنْ لَا يُسْتَعَانُ اِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يُتَوَكَّلُ اِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْجَى اِلَّا هُوَ يَا مَنْ
لَا يُعْبَدُ اِلَّا اِيَّاهُ فصل سی و نهم يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَرْغُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِينَ
يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ يَا خَيْرَ الْمَقْصُودِينَ يَا خَيْرَ الْمَذْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَشْكُورِينَ
يَا خَيْرَ الْمَحْبُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَدْعُوِّينَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَأْنِسِينَ فصل چهلم اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ يَا سَاتِرُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا فَاطِرُ يَا كَاسِرُ يَا جَابِرُ
يَا ذَاكِرُ يَا نَاظِرُ يَا نَاصِرُ فصل چهل یکم يَا مَنْ خَلَقَ فَسَوّٰى يَا مَنْ قَدَّرَ فَهَدٰى يَا مَنْ
يَكْشِفُ الْبَلْوٰى يَا مَنْ يَسْمَعُ النَّجْوٰى يَا مَنْ يُنْقِذُ الْغَرْقٰى يَا مَنْ يُنْجِي الْهَلْكٰى
يَا مَنْ يَشْفِي الْمَرْضٰى يَا مَنْ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى يَا مَنْ اَمَاتَ وَاَحْيٰى يَا مَنْ خَلَقَ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى فصل چهل و دوم يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيلُهُ يَا مَنْ

فِي الْآفَاقِ آيَاتُهُ يَا مَنْ فِي الْآيَاتِ بُرْهَانُهُ يَا مَنْ فِي الْمَمَاتِ قُدْرَتُهُ يَا مَنْ
فِي الْقُبُورِ عِبْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقِيٰمَةِ مُلْكُهُ يَا مَنْ فِي الْحِسَابِ هَيْبَتُهُ يَا مَنْ فِي
الْمِيزَانِ قَضَاؤُهُ يَا مَنْ فِي الْجَنَّةِ ثَوَابُهُ يَا مَنْ فِي النَّارِ عِقَابُهُ **فصل چهل و**
سوم يَا مَنْ إِلَيْهِ يَهْرُبُ الْخَائِفُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُونَ يَا مَنْ
إِلَيْهِ يَقْصُدُ الْمُنِيبُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْغَبُ الزَّاهِدُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَلْجَأُ
الْمُتَحَيِّرُونَ يَا مَنْ بِهِ يَسْتَأْنِسُ الْمُرِيدُونَ يَا مَنْ بِهِ يَفْتَخِرُ الْمُحِبُّونَ يَا مَنْ فِي عَفْوِهِ يَطْمَعُ
الْخَاطِئُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَسْكُنُ الْمُوقِنُونَ يَا مَنْ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
فصل چهل و چهارم اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَبِيبُ يَا طَبِيبُ يَا قَرِيبُ
يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا مُهِيبُ يَا مُثِيبُ يَا مُجِيبُ يَا خَبِيرُ يَا بَصِيرُ **فصل چهل**
و پنجم يَا أَقْرَبَ مِنْ كُلِّ قَرِيبٍ يَا أَحَبَّ مِنْ كُلِّ حَبِيبٍ يَا أَبْصَرَ مِنْ كُلِّ
بَصِيرٍ يَا أَخْبَرَ مِنْ كُلِّ خَبِيرٍ يَا أَشْرَفَ مِنْ كُلِّ شَرِيفٍ يَا أَرْفَعَ مِنْ
كُلِّ رَفِيعٍ يَا أَقْوٰى مِنْ كُلِّ قَوِيٍّ يَا أَغْنٰى مِنْ كُلِّ غَنِيٍّ يَا أَجْوَدَ مِنْ كُلِّ جَوَادٍ
يَا أَرْأَفَ مِنْ كُلِّ رَؤُوفٍ **فصل چهل و ششم** يَا غَالِبًا غَيْرَ
مَغْلُوبٍ يَا صَانِعًا غَيْرَ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقًا غَيْرَ مَخْلُوقٍ يَا مَالِكًا
غَيْرَ مَمْلُوكٍ يَا قَاهِرًا غَيْرَ مَقْهُورٍ يَا رَافِعًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ يَا حَافِظًا غَيْرَ

محفوظٍ یا ناصراً غیرَ منصورٍ یا شاهداً غیرَ غائبٍ یا قریباً غیرَ بعیدٍ فصل چہل
و ہفتم یا نورَ النورِ یا منوّرَ النورِ یا خالقَ النورِ یا مدبّرَ النورِ یا مقدّرَ النورِ
یا نورَ کلِّ نورٍ یا نوراً قبلَ کلِّ نورٍ یا نوراً بعدَ کلِّ نورٍ یا نوراً فوقَ کلِّ
نورٍ یا نوراً لیسَ کمثلِهِ نورٌ فصل چہل و ہشتم یا مَن عطاؤُهُ شریفٌ یا مَن
فعلُهُ لطیفٌ یا مَن لطفُهُ مقیمٌ یا مَن احسانُهُ قدیمٌ یا مَن قولُهُ حقٌّ یا مَن
وعدُهُ صدقٌ یا مَن عفوُهُ فضلٌ یا مَن عذابُهُ عدلٌ یا مَن ذکرُهُ حلوٌ
یا مَن فضلُهُ عمیمٌ فصل چہل و نہم اللّٰهمَّ انّی اسألکَ باسمِکَ یا مسهّلُ یا مفصّلُ
یا مبدّلُ یا مذلّلُ یا منزّلُ یا منوّلُ یا مفضلُ یا مجزلُ یا ممهلُ یا مجملُ
فصل پنجاہم یا مَن یری ولا یُری یا مَن یخلقُ ولا یُخلقُ یا مَن یهدی
ولا یُهدی یا مَن یحیی ولا یُحیی یا مَن یسألُ ولا یُسألُ یا مَن یطعمُ
ولا یُطعمُ یا مَن یجیرُ ولا یُجارُ علیهِ یا مَن یقضی ولا یُقضی علیهِ یا مَن
یحکمُ ولا یُحکمُ علیهِ یا مَن لم یلد ولم یولد ولم یکن لهُ کفواً احدٌ فصل
پنجاہ و یکم یا نعمَ الحسیبُ یا نعمَ الطبیبُ یا نعمَ الرقیبُ یا نعمَ القریبُ
یا نعمَ المجیبُ یا نعمَ الحبیبُ یا نعمَ الکفیلُ یا نعمَ الوکیلُ یا نعمَ المولی
یا نعمَ النصیرُ فصل پنجاہ و دوم یا سرورَ العارفینَ یا منی المحبّینَ یا انیسَ

المُرِيدِينَ يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ يَا رَازِقَ المُقِلِّينَ يَا رَجَاءَ المُذْنِبِينَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ
العَابِدِينَ يَا مُنَفِّسُ عَنِ المَكْرُوبِينَ يَا مُفَرِّجُ عَنِ المَغْمُومِينَ يَا إِلٰهَ الأَوَّلِينَ
وَالآخِرِينَ **فصل پنجاه و سوم** اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا إِلٰهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا
مَوْلَانَا يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيلَنَا يَا مُعِينَنَا يَا حَبِيبَنَا يَا طَبِيبَنَا **فصل
پنجاه و چهارم** يَا رَبَّ النَّبِيِّينَ وَالأَبْرَارِ يَا رَبَّ الصِّدِّيقِينَ وَالأَخْيَارِ يَا
رَبَّ الجَنَّةِ وَالنَّارِ يَا رَبَّ الصِّغَارِ وَالكِبَارِ يَا رَبَّ الحُبُوبِ وَالثِّمَارِ يَا رَبَّ الأَنْهَارِ
وَالأَشْجَارِ يَا رَبَّ الصَّحَارِي وَالقِفَارِ يَا رَبَّ البَرَارِي وَالبِحَارِ يَا رَبَّ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ يَا رَبَّ الإِعْلَانِ وَالإِسْرَارِ **فصل پنجاه و پنجم** يَا مَنْ نَفَذَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَمْرُهُ
يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ بَلَغَتْ إِلَى كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتُهُ يَا مَنْ لَا تُحْصِي
العِبَادُ نِعَمَهُ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الخَلَائِقُ شُكْرَهُ يَا مَنْ لَا تُدْرِكُ الأَفْهَامُ جَلَالَهُ
يَا مَنْ لَا تَنَالُ الأَوْهَامُ كُنْهَهُ يَا مَنِ العَظَمَةُ وَالكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تَرُدُّ
العِبَادُ قَضَاءَهُ يَا مَنْ لَا مُلْكَ إِلَّا مُلْكُهُ يَا مَنْ لَا عَطَاءَ إِلَّا عَطَاؤُهُ
فصل پنجاه و ششم يَا مَنْ لَهُ المَثَلُ الأَعْلَى يَا مَنْ لَهُ الصِّفَاتُ العُلْيَا يَا مَنْ لَهُ
الآخِرَةُ وَالأُولَى يَا مَنْ لَهُ الجَنَّةُ المَأْوَى يَا مَنْ لَهُ الآيَاتُ الكُبْرَى يَا مَنْ لَهُ
الأَسْمَاءُ الحُسْنَى يَا مَنْ لَهُ الحُكْمُ وَالقَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الهَوَاءُ وَالفَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ

الْعَرْشُ وَالثَّرٰى يَا مَنْ لَهُ السَّمٰوٰتُ الْعُلٰى **فصل پنجاہ و ہفتم** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا صَبُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا رَؤُفُ يَا عَطُوْفُ يَا مَسْئُوْلُ
يَا وَدُوْدُ يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ **فصل پنجاہ و ہشتم** يَا مَنْ فِي السَّمَاۤءِ عَظَمَتُهٗ
يَا مَنْ فِي الْاَرْضِ اٰيَاتُهٗ يَا مَنْ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ دَلَاۤئِلُهٗ يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَاۤئِبُهٗ يَا مَنْ فِي
الْجِبَالِ خَزَاۤئِنُهٗ يَا مَنْ يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ يَا مَنْ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ يَا
مَنْ اَظْهَرَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهٗ يَا مَنْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ يَا مَنْ تَصَرَّفَ
فِي الْخَلَاۤئِقِ قُدْرَتُهٗ **فصل پنجاہ و نہم** يَا حَبِيْبَ مَنْ لَا حَبِيْبَ لَهٗ يَا طَبِيْبَ
مَنْ لَا طَبِيْبَ لَهٗ يَا مُجِيْبَ مَنْ لَا مُجِيْبَ لَهٗ يَا شَفِيْقَ مَنْ لَا شَفِيْقَ لَهٗ يَا رَفِيْقَ
مَنْ لَا رَفِيْقَ لَهٗ يَا مُغِيْثَ مَنْ لَا مُغِيْثَ لَهٗ يَا دَلِيْلَ مَنْ لَا دَلِيْلَ لَهٗ يَا
اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهٗ يَا رَاحِمَ مَنْ لَا رَاحِمَ لَهٗ يَا صَاحِبَ مَنْ لَا صَاحِبَ
لَهٗ **فصل شصتم** يَا كَافِيَ مَنِ اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِيَ مَنِ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِيَ مَنِ
اسْتَكْلَاهُ يَا رَاعِيَ مَنِ اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِيَ مَنِ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِيَ مَنِ
اسْتَقْضَاهُ يَا مُغْنِيَ مَنِ اسْتَغْنَاهُ يَا مُوْفِيَ مَنِ اسْتَوْفَاهُ يَا مُقَوِّيَ مَنِ
اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِيَّ مَنِ اسْتَوْلَاهُ **فصل شصت و یکم** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا نَاطِقُ يَا صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا

یَا رَازِقُ یَا سَابِقُ یَا سَامِقُ فصل شصت و دوم یَا مَنْ یُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ

یَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْاَنْوَارَ یَا مَنْ جَعَلَ الظِّلَّ وَالْحَرُوْرَ یَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ خلق

وَالْقَمَرَ یَا مَنْ قَدَّرَ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ یَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ یَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ

وَالْاَمْرُ یَا مَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ شَرِیْكٌ فِی

الْمُلْكِ یَا مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ فصل شصت و سوم یَا مَنْ یَعْلَمُ

مُرَادَ الْمُرِیْدِیْنَ یَا مَنْ یَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ یَا مَنْ یَسْمَعُ اَنِیْنَ الْوَاهِنِیْنَ

یَا مَنْ یَرٰی بُکَاءَ الْخَائِفِیْنَ یَا مَنْ یَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ یَا مَنْ یَقْبَلُ عُذْرَ

التَّائِبِیْنَ یَا مَنْ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یَا مَنْ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یَا اعمال

مَنْ لَا یَبْعُدُ عَنْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ یَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ فصل شصت و چهارم

یَا دَائِمَ الْبَقَاءِ یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ یَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ یَا غَافِرَ الْخَطَاءِ یَا بَدِیْعَ السَّمَاءِ

یَا حَسَنَ الْبَلَاءِ یَا جَمِیْلَ الثَّنَاءِ یَا قَدِیْمَ السَّنَاءِ یَا کَثِیْرَ الْوَفَاءِ یَا شَرِیْفَ الْجَزَاءِ

فصل شصت و پنجم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ یَا قَهَّارُ یَا جَبَّارُ

یَا صَبَّارُ یَا بَارُّ یَا مُخْتَارُ یَا فَتَّاحُ یَا نَفَّاحُ یَا مُرْتَاحُ فصل شصت و ششم یَا مَنْ خَلَقَنِیْ

وَسَوَّانِیْ یَا مَنْ رَزَقَنِیْ وَرَبَّانِیْ یَا مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ یَا مَنْ قَرَّبَنِیْ وَاَدْنَانِیْ

یَا مَنْ عَصَمَنِیْ وَکَفَانِیْ یَا مَنْ حَفِظَنِیْ وَکَلَانِیْ یَا مَنْ اَعَزَّنِیْ وَاَغْنَانِیْ یَا مَنْ

وَفَّقَنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ آنَسَنِي وَآوَانِي يَا مَنْ أَمَاتَنِي وَأَحْيَانِي **فصل شصت**
يَا مَنْ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ يَا مَنْ يَحُولُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ يَا مَنْ لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ
لِأَمْرِهِ يَا مَنِ السَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ يَا مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ **فصل شصت و یکم** يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ
جَعَلَ الْجِبَالَ أَوْتَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا
يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا
يَا مَنْ جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْأَشْيَاءَ أَزْوَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ مِرْصَادًا
فصل شصت و دوم اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ يَا رَفِيعُ يَا
مَنِيعُ يَا سَرِيعُ يَا بَدِيعُ يَا كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ **فصل شصت و سوم** يَا حَيًّا قَبْلَ
كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يُشَارِكُهُ
حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ إِلَى حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُمِيتُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يَرْزُقُ
كُلَّ حَيٍّ يَا حَيًّا لَمْ يَرِثِ الْحَيَاةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا
تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ **فصل شصت و چهارم** يَا مَنْ لَهُ ذِكْرٌ لَا يُنْسَى يَا مَنْ لَهُ نُورٌ

لا يُطفى يا مَن لَهُ نِعَمٌ لا تُعَدُّ يا مَن لَهُ مُلكٌ لا يَزُولُ يا مَن لَهُ ثَناءٌ لا يُحصى يا مَن
لَهُ جَلالٌ لا يُكَيَّفُ يا مَن لَهُ كَمالٌ لا يُدرَكُ يا مَن لَهُ قَضاءٌ لا يُرَدُّ يا مَن لَهُ
صِفاتٌ لا تُبَدَّلُ يا مَن لَهُ نُعُوتٌ لا تُغَيَّرُ **فصل شصت و دوم** يا رَبَّ
العالَمينَ يا مالِكَ يَومِ الدّينِ يا غايَةَ الطّالِبينَ يا ظَهرَ اللّاجينَ يا مُدرِكَ
الهارِبينَ يا مَن يُحِبُّ الصّابِرينَ يا مَن يُحِبُّ التَّوّابينَ يا مَن يُحِبُّ المُتَطَهِّرينَ
يا مَن يُحِبُّ المُحسِنينَ يا مَن هُوَ أعلَمُ بِالمُهتَدينَ **فصل شصت و سوم**
اللّهُمَّ إنّي أسألُكَ بِاسمِكَ يا شَفيقُ يا رَفيقُ يا حَفيظُ يا مُحيطُ يا مُقيتُ
يا مُغيثُ يا مُعِزُّ يا مُذِلُّ يا مُبدِئُ يا مُعيدُ **فصل شصت و چهارم** يا مَن
هُوَ أحَدٌ بِلا ضِدٍّ يا مَن هُوَ فَردٌ بِلا نِدٍّ يا مَن هُوَ صَمَدٌ بِلا عَيبٍ يا مَن هُوَ
وِترٌ بِلا كَيفٍ يا مَن هُوَ قاضٍ بِلا حَيفٍ يا مَن هُوَ رَبٌّ بِلا وَزيرٍ يا مَن هُوَ
عَزيزٌ بِلا ذُلٍّ يا مَن هُوَ غَنِيٌّ بِلا فَقرٍ يا مَن هُوَ مَلِكٌ بِلا عَزلٍ يا مَن هُوَ
مَوصُوفٌ بِلا شَبيهٍ **فصل شصت و پنجم** يا مَن ذِكرُهُ شَرَفٌ لِلذّاكِرينَ - تَشبيهٍ
يا مَن شُكرُهُ فَوزٌ لِلشّاكِرينَ يا مَن حَمدُهُ عِزٌّ لِلحامِدينَ يا مَن طاعَتُهُ
نَجاةٌ لِلمُطيعينَ يا مَن بابُهُ مَفتُوحٌ لِلطّالِبينَ يا مَن سَبيلُهُ واضِحٌ لِلمُنيبينَ
يا مَن آياتُهُ بُرهانٌ لِلنّاظِرينَ يا مَن كِتابُهُ تَذكِرَةٌ لِلمُتَّقينَ يا مَن رِزقُهُ

عمومٌ للطائعين والعاصين يا من رحمته قريب من المحسنين فصل نقاد
وشتم يا من تبارك اسمه يا من تعالى جده يا من لا اله غيره يا من جل ثناؤه
يا من تقدست اسماؤه يا من يدوم بقاؤه يا من العظمة بهاؤه يا
من الكبرياء رداؤه يا من لا تحصى آلاؤه يا من لا تعد نعماؤه فصل نقاد
وشتم اللهم اني اسالك باسمك يا معين يا امين يا مبين يا متين يا مكين
يا رشيد يا حميد يا مجيد يا شديد يا شهيد فصل نقاد وشتم يا ذا
العرش المجيد يا ذا القول السديد يا ذا الفعل الرشيد يا ذا البطش
الشديد يا ذا الوعد والوعيد يا من هو الولي الحميد يا من هو فعال
لما يريد يا من هو قريب غير بعيد يا من هو على كل شيء شهيد يا من هو
ليس بظلام للعبيد فصل نقاد وشتم يا من لا شريك له ولا وزير يا
لا شبيه له ولا نظير يا خالق الشمس والقمر المنير يا مغني البائس
الفقير يا رازق الطفل الصغير يا راحم الشيخ الكبير يا جابر العظم
الكسير يا عصمة الخائف المستجير يا من هو بعباده خبير بصير يا من
هو على كل شيء قدير فصل شتا دم يا ذا الجود والنعم يا ذا الفضل
والكرم يا خالق اللوح والقلم يا بارئ الذر والنسم يا ذا البأس والنقم

يا مُلْهِمَ العَرَبِ وَالعَجَمِ يا كاشِفَ الضُّرِّ وَالأَلَمِ يا عالِمَ السِّرِّ وَالهِمَمِ يا رَبَّ
البَيْتِ وَالحَرَمِ يا مَنْ خَلَقَ الأَشْياءَ مِنَ العَدَمِ **فصل ہشتاد و یکم** اَللّٰهُمَّ
اِنِّىٓ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ يا فاعِلُ يا جاعِلُ يا قابِلُ يا كامِلُ يا فاصِلُ يا واصِلُ
يا عادِلُ يا غالِبُ يا طالِبُ يا واهِبُ **فصل ہشتاد و دوم** يا مَنْ اَنْعَمَ
بِطَوْلِهِ يا مَنْ اَكْرَمَ بِجُودِهِ يا مَنْ جادَ بِلُطْفِهِ يا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهِ يا
مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهِ يا مَنْ حَكَمَ بِتَدْبِيرِهِ يا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ يا مَنْ تَجاوَزَ
بِحِلْمِهِ يا مَنْ دَنا فِى عُلُوِّهِ يا مَنْ عَلا فِى دُنُوِّهِ **فصل ہشتاد و سوم**
يا مَنْ يَخْلُقُ ما يَشاءُ يا مَنْ يَفْعَلُ ما يَشاءُ يا مَنْ يَهْدِى مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُضِلُّ
مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُعَذِّبُ مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُعِزُّ مَنْ يَشاءُ
يا مَنْ يُذِلُّ مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُصَوِّرُ فِى الأَرْحامِ ما يَشاءُ يا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشاءُ **فصل ہشتاد و چہارم** يا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَدًا يا مَنْ
جَعَلَ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا يا مَنْ لا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِ اَحَدًا يا مَنْ جَعَلَ المَلائِكَةَ
رُسُلاً يا مَنْ جَعَلَ فِى السَّماءِ بُرُوجًا يا مَنْ جَعَلَ الأَرْضَ قَرارًا يا مَنْ خَلَقَ
مِنَ الماءِ بَشَرًا يا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَىْءٍ اَمَدًا يا مَنْ اَحاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا
يا مَنْ اَحْصىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًا **فصل ہشتاد و پنجم** اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْاَلُكَ

بِاسْمِكَ يا اَوَّلُ يا آخِرُ يا ظاهِرُ يا باطِنُ يا بَرُّ يا حَقُّ يا فَرْدُ يا وِتْرُ يا صَمَدُ يا
سَرْمَدُ فصل شتاد و ششم يا خَيْرَ مَعْرُوفٍ عُرِفَ يا اَفْضَلَ مَعْبُودٍ
عُبِدَ يا اَجَلَّ مَشْكُورٍ شُكِرَ يا اَعَزَّ مَذْكُورٍ ذُكِرَ يا اَعْلى مَحْمُودٍ حُمِدَ
يا اَقْدَمَ مَوْجُودٍ طُلِبَ يا اَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وُصِفَ يا اَكْبَرَ مَقْصُودٍ
قُصِدَ يا اَكْرَمَ مَسْؤُولٍ سُئِلَ يا اَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عُلِمَ فصل شتاد
و هفتم يا حَبِيبَ الْباكِينَ يا سَيِّدَ الْمُتَوَكِّلِينَ يا هادِيَ الْمُضِلِّينَ يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ
يا اَنِيسَ الذّاكِرِينَ يا مَفْزَعَ الْمَلْهُوفِينَ يا مُنْجِيَ الصّادِقِينَ يا اَقْدَرَ — مفرّج
الْاَقْدَرِينَ يا اَعْلَمَ الْعالِمِينَ يا اِلهَ الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ فصل شتاد و هشتم
يا مَنْ عَلا فَقَهَرَ يا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يا
مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يا مَنْ لا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يا مَنْ لا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ يا مَنْ
لا يَخْفى عَلَيْهِ اَثَرٌ يا رازِقَ الْبَشَرِ يا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ فصل شتاد و نهم
اَللّهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ يا حافِظُ يا بارِئُ يا ذارِئُ يا باذِخُ يا
فارِجُ يا فاتِحُ يا كاشِفُ يا ضامِنُ يا آمِرُ يا ناهِي فصل نودم يا
مَنْ لا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يَصْرِفُ السُّوءَ اِلّا هُوَ يا مَنْ
لا يَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يُتِمُّ النِّعْمَةَ — الذّنوب

الف لت إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُقَلِّبُ الْقُلُوبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ الْأَمْرَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ
لَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَبْسُطُ الرِّزْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْمَوْتَى
إِلَّا هُوَ **فصل نود و یکم** يَا مُعِينَ الضُّعَفَاءِ يَا صَاحِبَ الْغُرَبَاءِ يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ
يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ يَا رَافِعَ السَّمَاءِ يَا أَنِيسَ الْأَصْفِيَاءِ يَا حَبِيبَ الْأَتْقِيَاءِ
يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا إِلٰهَ الْأَغْنِيَاءِ يَا أَكْرَمَ الْكُرَمَاءِ **فصل نود و دوم** يَا كَافِيًا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَائِمًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيدُ فِي مُلْكِهِ
شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ فِي خَزَائِنِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَيْسَ
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ خَبِيرٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ
وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ **فصل نود و سوم** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا مُكْرِمُ يَا مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِي يَا مُغْنِي يَا مُقْنِي يَا مُفْنِي يَا مُحْيِي يَا مُرْضِي يَا مُنْجِي
فصل نود و چهارم يَا أَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرَهُ يَا إِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ يَا رَبَّ
كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ يَا بَارِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ يَا
مُبْدِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُعِيدَهُ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ
وَمُحَوِّلَهُ يَا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُمِيتَهُ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ **فصل نود و پنجم**
يَا خَيْرَ ذَاكِرٍ وَمَذْكُورٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَمَشْكُورٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَمَحْمُودٍ يَا خَيْرَ

شاهِدٍ وَمَشْهُودٍ يا خَيْرَ داعٍ وَمَدْعُوٍّ يا خَيْرَ مُجيبٍ وَمُجابٍ يا خَيْرَ مُونِسٍ
وَاَنيسٍ يا خَيْرَ صاحِبٍ وَجَليسٍ يا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ يا خَيْرَ حَبيبٍ
وَمَحْبُوبٍ **فصل نود وششم** يا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعاهُ مُجيبٌ يا مَنْ هُوَ لِمَنْ اَطاعَهُ
حَبيبٌ يا مَنْ هُوَ اِلى مَنْ اَحَبَّهُ قَريبٌ يا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهُ رَقيبٌ يا مَنْ
هُوَ بِمَنْ رَجاهُ كَريمٌ يا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصاهُ حَليمٌ يا مَنْ هُوَ فى عَظَمَتِهِ رَحيمٌ
يا مَنْ هُوَ فى حِكْمَتِهِ عَظيمٌ يا مَنْ هُوَ فى اِحْسانِهِ قَديمٌ يا مَنْ هُوَ بِمَنْ اَرادَهُ عَليمٌ
اَللّهُمَّ اِنّى اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يا مُسَبِّبُ يا مُرَغِّبُ يا مُقَلِّبُ يا مُعَقِّبُ يا مُرَتِّبُ
يا مُخَوِّفُ يا مُحَذِّرُ يا مُذَكِّرُ يا مُسَخِّرُ يا مُغَيِّرُ **فصل نود وهفتم** يا مَنْ عِلْمُهُ سابِقٌ يا مَنْ
وَعْدُهُ صادِقٌ يا مَنْ لُطْفُهُ ظاهِرٌ يا مَنْ اَمْرُهُ غالِبٌ يا مَنْ كِتابُهُ مُحْكَمٌ
يا مَنْ قَضاؤُهُ كائِنٌ يا مَنْ قُرْآنُهُ مَجيدٌ يا مَنْ مُلْكُهُ قَديمٌ يا مَنْ فَضْلُهُ
عَميمٌ يا مَنْ عَرْشُهُ عَظيمٌ **فصل نود وهشتم** يا مَنْ لا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ
يا مَنْ لا يَمْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يا مَنْ لا يُلْهيهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يا مَنْ لا
يُغَلِّطُهُ سُؤالٌ عَنْ سُؤالٍ يا مَنْ لا يَحْجُبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يا مَنْ لا يُبْرِمُهُ
اِلْحاحُ الْمُلِحّينَ يا مَنْ هُوَ غايَةُ مُرادِ الْمُريدينَ يا مَنْ هُوَ مُنْتَهى هِمَمِ
الْعارِفينَ يا مَنْ هُوَ مُنْتَهى طَلَبِ الطّالِبينَ يا مَنْ لا يَخْفى عَلَيْهِ ذَرَّةٌ

فِی الْعَالَمِیْنَ **فصل صدم** یَا حَلِیْمًا لَا یَعْجَلُ یَا جَوَادًا لَا یَبْخَلُ یَا صَادِقًا

لَا یُخْلِفُ یَا وَهَّابًا لَا یَمَلُّ یَا قَاهِرًا لَا یُغْلَبُ یَا عَظِیْمًا لَا یُوْصَفُ یَا

عَدْلًا لَا یَحِیْفُ یَا غَنِیًّا لَا یَفْتَقِرُ یَا کَبِیْرًا لَا یَصْغُرُ یَا حَافِظًا لَا یَغْفُلُ

سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ

ازانجملہ دعای جلیل القدر عظیم الشان دعای جوشن صغیرہی کہ تیخ کتاب مذکور سے

روایت کی ہی حضرت امام موسی کاظم سے اور اونہون نی اپنی پدر بزرگوار سے اور اونہون نے

اپنی پدر عالی مقدار سے اسیطرح حضرت امام حسین سے کہ حضرت امام حسین نی فرمایا کہ جسی میری پدر بزرگوار

علی بن ابیطالب نے فرمایا کہ اے فرزند تعلیم کرو تمکو یہ اسرار خدای عزوجل سے

کہ وہ تعلیم کیا ہی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ سر اسرار رسول خدا

صلعم سے تہا اور کوئی اوسپر مطلع نہین ہوا میں عرض کے کہاں بتلائی ای پدر بزرگوار

فدا ہون مین آپ پر حضرت نے فرمایا کہ نازل ہوی جبرئیل امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز احد کے اور وہ دن بہت ہولناک اور گرم تہا اور پیغمبر خدا ایک جوشن یعنی زرہ

پہنی ہوئی تہی کہ اوس گرمی مین اوتہی بہن اوسکی پہننی کی طاقت نہ تہی اور بہت ایذا تہی

جسم شریف پر پیغمبر خدا صلعم فرمائی ہین کہ مینی سر آسمان کی طرف بلند کیا اور دعا مانگے

دیکہا مینی کہ دروازی آسمان کہل گئی اور نازل ہوی مجپر جبرئیل امین بس جبرئیل نے کہا

السلام علیک جواب مین بھی کہا علیک السلام ای برادر من جبرئیل نے کہا کہ پروردگار
تیرا تجکو سلام کہتا ہی اور تجکو خاص کر کے تحیت اور اکرام کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اوتار ڈالو
جوشن یعنی زرہ کو اور پڑہو اسدعا کو کہ بہ مثل جوشن یعنے زرہ کی ہی بدن پر عرض کی مینی کہ ای
برادر من جبرئیل یہ دعا مخصوص میری ہی لیی ہی یا میری لیی اور میری امت کی لیی ہی
جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہ ہدیہ ہی جانب حقتعالی سی واسطے تمہاری اور تمہارے
امت کی واسطی مینی کہا کہ ای برادر جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یا نبی اللہ
ثواب اسدعا کا سوای خدا کی اور کوئی نہین جانتا کہ کوئی پڑہی اس دعا کو گھر سی نکلنی کے
[illegible] بیچ توریت اور انجیل اور زبور
[illegible] علی نبینا و آلہ و علیہ السلام نے اور جو کوئی اسدعا کو پڑہی
عطا کرتا ہی اوسکو خدا عوض ہر ایک حرف کی دو زوجہ حور العین مین سے اور جب
فارغ ہو دعا پڑہنی سے تو بنا کرتا ہی خدای عزوجل واسطے اوسکی مکان بیچ بہشت کے
اور دیتا ہی اوسکو ثواب بعدد حرف توریہ و انجیل و زبور و فرقان عظیم کے مینی کہا
کہ یہ سب پڑہنی والیکو ملین گے جبرئیل نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ صلعم اوسکی کہ جسنی تمکو
پیغمبری خلق کی طرف بہیجا ہی کہ دیتا ہی دعا پڑہنی والیکو ثواب مثل ثواب
ابراہیم خلیل و موسی کلیم و روح امین و محمد حبیب صلعم کی اور بیت معمور ایک مین ہی سفید اور
اوس سرزمین مین ایک خلق ہی مخلوقات خدا سی کہ وہ لوگ عبادت خدا کرتی ہین
اور گناہ نہین کرتے اور روتی روتی رخساری اونکی پارہ پارہ اور بہکتی ہین پس حقتعالی
نی اونپر وحی بہیجی کہ تم کیون اسقدر روتی ہو حالانکہ تم چشم زدن مین بہی گناہ نہین کرتی
تب اونہون نے عرض کی کہ ہم ڈرتی ہین کہ خدا ہم پر غضب کری اور آتش دوزخ سی ہمکو جلاوی

حضرت امیرالمومنینؑ فرماتی ہین کہ مینی عرض کیا یا رسول اللہؐ آیا اوس مقام مین ابلیس سے بہی
کسی اولاد آدم کے پاس پیغمبر خداؐ نی فرمایا کہ قسم اوس شخص کے کہ جسنی مجکو پیغمبری خلق کی طرف
بہیجا ہی کہ اوس شہر کے مخلوق نہین جانتی کہ خدا تعالی نے آدم کو اور ابلیس کو پیدا کیا ہی اور عدد
اور گنتی اوس خلق کے شمار مین نہین آسکتی ہی اور کوئی شمار نہین کر سکتا مگر خدای عزوجل
اور سیر آفتاب کی بیچ اوس بلاد کی چالیس دن کی ہی اور وہ لوگ نہ کچہ کہاتی ہین اور نہ پیتی ہین
پس دیتا ہی خدائی عزوجل صاحب اس دعا کو ثواب عدد اوس خلق کا اور عبادت اونکی کا جبرئیل نے کہا
قسم اوس شخص کے کہ تمہاری تئین پیغمبری طرف خلق کے بہیجا ہی کہ خدائی تعالی نی بنایا ہے
آسمان چہارم پر ایک مکان کہ اوسکی تئین بیت [illegible] کہتی ہین اور [illegible] داخل ہوتی ہین
اوس مکان مین ہر روز ستر ہزار فرشتے اور وہ فرشتے اوس مکان مین ہوکر باہر نکل آتی ہین
اور پہر اوس مکان مین وہ کبہی نہین جاتی دوسری دن اور ستر ہزار فرشتے جاتی اور
نکل آتی ہین اسیطرح ہر روز اوسمین نئی فرشتے ستر ہزار جایا کرتی ہین اور باہر نکل آیا کرتی ہین
اور جایا کرینگی اسیطرح قیامت تک پس عطا کرتا ہی خدائی عزوجل قاری دعا کو
ثواب اون فرشتونکا اور عطا کرتا ہی ثواب بعدد مومنین اور مومنات جن و انس کا
جس دن سی کہ وہ پیدا ہوی ہین اور جب تک کہ نفخ صور ہوگا اور قسم ہی اوس شخص کے
کہ جسنی تمکو پیغمبری طرف خلق کے بہیجا ہی کہ جو کوئی کہ لکہی اس دعا کو ظرف پاکیزہ مین آب باران
اور زعفران سے اور دہو کر اوسی جتنا کہ پیا جاوی پیوی تو عافیت دہی اوسکی تئین خدای
عزوجل ہر ایک کوفت سی کہ اوسکے بدن مین ہو اور شفا دی اوسکو ہر ایک بیماری سی اور جو شخص
کہ پڑہی اس دعا کو اور انتقال کری وہ شخص مثل شہیدوں کی ہی اور لکہی خدای عزوجل واسطے
اوسکی ثواب سات سی شہیدونکا شہدائی بدر سے قسم اوس شخص کے کہ جسنی تمکو پیغمبری طرف

خلق کے بہجا ہی کہ جو شخص کہ بوقت شب اسدعا کو پڑہی اوس شب کو حقتعالی طرف اوس
بہ نگہ توبہ کری اور طرف اوسکی نظر رحمت کی کری اور جو کچہ کہ چاہتا ہی دنیا و آخرت سے
وہ شخص مانگی حقتعالی اوسکو عطا فرماوی اور جس شب کو کہ پڑہی اسدعا کو دفع کری
حقتعالی اوس شخص سے سب باطن اور مکر اوسکی کو اور قبول کری کاموں اوسکی کو اور
پاک کری مال اوسکی کو بیس اوسیوقت جبرئیل نے کہا کہ مجہسی کہا اسرافیل نے کہ خدای
عزوجل نے فرمایا کہ قسم ہی مجہی عزت و جلال اپنی کی کہ جو کوئی ایمان لاوی میرا اور تصدیق
کری ہی یا رسول اللہ اور تصدیق کری اسدعا کی دیتا ہی اوسکو خدا ملک عظیم بدرستی کہ مین
... ہوتی خزانی میری اور فانہیں ہوتی عطا میری اور اگر پہیر
... اسواسطے بندۂ مومن اپنی کے کم نکریے کا یہ امر میری خزانونکو
کم نہ بہت یا محمدؐ وہ ہوں مین کہ جسوقت کسی چیز کا ارادہ کروں نہیں کہتا ہوں نہیں ہو جا
بس وہ ہو جاتی ہی جو کچہ کہ چاہتا ہوں نہیں ہرگاہ دی دوں نہیں بندہ اپنی کی تئیں عطیہ
بقدر عظمت و سلطنت و قدرت اپنی کے دی دیتا ہوں یا محمدؐ اگر کوئی بندہ بندوں
میں سے پڑہی اسدعا کو بہ نیت خالص و یقین راست ستر مرتبہ سر اپنی اہل بلاد تمام دنیا
کی کہ وہ برص و جذام و جنون میں گرفتار ہوں عافیت و شفا دی دوں نہیں اون سبکو
اور سبکو فقر سی نجات دوں خوشحال اوس شخص کا کہ ایمان لاوی ساتہ
خدا کی اور تصدیق کری نبی کی اور تصدیق کری اسدعا کے اور ثواب اسکی کی آور وای
اوپر اوس شخص کے کہ انکار کری اوسکا اور ایمان نہ لاوی آور جبرئیلؑ نی کہا یا نبی اللہ
اگر کوئی لکہی اسدعا کو بیچ ظرف کی کافور و مشک سے اور دہو کر اوسکو کفن پر چہڑکے
تو بہیجی کا خدا تعالی بیچ قبر اوسکی کے سو ہزار نور اور دفع کری اوس سی ہول منکر نکیر کا

اور خاطر جمع رکھی وہ اور ایمن رہی عذاب قبر سی اور بہیجی خدا تعالی طرف اوسکی قبر کے
ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کی ساتھ ایک طبق ہوگا نور سی کہ اوس طبق سی ڈہپی ہوی وہ
اور وہ فرشتی اوس سے کہیں گے کہ خدای عزوجل نی موکل و مقرر کیا ہی ہماری تئین
واسطی کام ہر کہ تیری خدمت کرین بس ہم مونس تیری ہین قیامت تک اور فراخ و کشادہ
کرتا ہی خدا اوسکی قبر کو اوسپر بقدر مد نظر کے یعنی جہان تک کہ نگاہ اوسکی کام کری
وہان تک قبر اوسکے وسیع ہوگی اور کہولتا ہی واسطی اوسکی ایک دروازہ بہشت مین اور سلا رکہتا ہے
اوسکو قبر مین مانند عروس کے بیچ حجلہ کے اور فرماتا ہی خدای عزوجل کہ جس بندہ کی کفن پر یہ
دعا لکھی ہوئی ہووی اوس سے شرم کرتا ہون مین جبرئیل ع نی کہا کہ ای محمد صلعم سنا ہی مینے
بار تعالی سے کہ فرماتا تہا کہ یہ دعا لکھی ہوئی ہی سراپردہ ہای عرش پر پانچ ہزار برس قبل خلق
دنیا سی اور جو بیدہ اسد عا کو پڑہی بہ نیت خالص صادق کہ کسی طرح کی شک اوسمین مخلوط
نہو اول ماہ مبارک مین دیویگا خدا تعالی اوسکو ثواب شب قدر کا اور خلق کریگا ہر آسمان پر
ستر ہزار فرشتی اور بیت المقدس مین ستر ہزار فرشتی اور مشرق مین ستر ہزار فرشتی اور مغرب مین
ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتی کے بیس ہزار سر ہون کے اور بیچ ہر سر کے بیس ہزار دہن یعنی منہ
ہونگی اور ہر ایک دہن مین بیس ہزار زبان ہو سکے کہ تسبیح کرینگی خدا کی بلغتہای مختلفہ اور ثواب تسبیح کا
دعا کی پڑہنی والیکی لیے ہی اور کوئی پیغمبر ایسا نہا کہ جسے یہ دعا نہ پڑہی ہو اور کوئی بندہ
نہین ہی کہ جو نہ پڑہی مگر یہ کہ نہ باقی رہیگا درمیان اوسکی اور خدا کی کوئی حجاب اور سوال
نکریگا خدا سی کسی چیز کا مگر یہ کہ خدا اوسکو عطا کری اور جو کوئی پڑہی اسد عا کو بہیجتا ہی
خدا اوسکی طرف وقت باہر آنی قبر کے ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کے ہاتہ مین ایک علم
ہوگا نور سی اور ستر ہزار غلام ہمراہ ہونگی کہ ہر ایک غلام کے ہاتہ مین مہار ایک اونٹنی کی

ہوسکے کہ شکم اون اونٹو نکی مروارید سی ہونگی اور لیشت اونکی زبرجد سبز سے اور ہاتہ اور پاؤن اونکی یاقوت سرخ کی ہونگی اور ہر ایک اونٹ کی اوپر یہہ ہوگا نور کا کہ ہر قبہ مین چار سی در ہونگے اور ہر در مین چار سی تخت ہونگی اور ہر تخت پر چار سی فرش سندس و استبرق کہ کپڑی ریشمی ہین بچھی ہونگی اور ہر فرش پر چار سو حوری ہونگی اور چار سو کنیزک اور ہر کنیز کے چار سے گیسو ہونگی مشک اذفر سی اور ہر ایک کی سر پر تاج طلائی سرخ کا ہوگا بس وہ تسبیح او تقدیس خدا کی کرینگی اور اپنی ثواب کو طرف قاری دعا کی پہیر دینگی اور بعد اوسکی کہ مذکور ہوا اوپر سے آتی ہین نزدیک قاری دعا کی ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کی ساتہہ قدح مروارید سفید کا کہ اوس قدح مین چار طرح کے چیزین پینی کی ہونگی ایک آب پاکیزہ دوسرے سیر خوش مزہ تیسری شراب لذیذ چوتہی اصل مصفی اور سر پر ہر فرشتی کے ایک طبق ہوگا کہ اوسپر پارچہ سفید پڑا ہوگا اور اوسپر لکہا ہوا ہوگا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور اوسکی نیچی لکہا ہوگا کہ یہ ہدیہ ہی نجانب خدائی عزوجل واسطے فلان بن فلان سے کے او مواظبت کرنیوالا یعنی ہمیشہ پڑہنی والا اس دعا کا آویگا قیامت کی دن عرصۂ قیامت مین اور خلق نگاہ کرینگی طرف اوسکی اور اوسکی عظمت دیکہہ کر کہی گے یہ کون شخص ہی کہ اسطرحسی آتا ہی کہ بہت سے غلام اور کنیزین سوار اونٹون پر اور ملائکہ بیش وپس اسکی ہین اور اوسکو اسطرح زرعرش لاوینگی پس منادی خدا کی طرف سی ندا کریگا کہ ای بندی مری داخل بہشت ہو بیحساب یا رسول اللہ جو بندہ کہ پڑہی اس دعا کو تو کثرت ثواب و محو سیئات لکہنی لکہنی فرشتے تہک جاتی ہین اور کثرت کتابت ثواب و محو سیئات سی تعب اونکو ہوتی ہی اور پہر حضرت نی فرمایا کہ کوئی بندہ نہین ہی میری امت مین سی کہ پڑہی اس دعا کو ماہ رمضان المبارک مین تین مرتبہ مگر یہ کہ خدائی عزوجل حرام کرتا ہی اوسکے پر آتش دوزخ کو اور واجب کرتا ہی

اوسپر بہشت کو اور ایک دفعہ ہی پڑہی تو کافی ہی اور جو کوئی کہ پڑہی اس دعا کو تو خدا دو فرشتے
اوسپر موکل کرتا ہی کہ وہ نگاہبانی کرتی ہین اسکی گناہوں سے اور تسبیح اور تقدیس خدا کی
کرتی ہین اور حفاظت کرتے ہین اوسکی بلاؤں سی اور کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی راہیے
بہشت اور بند ہوتی ہین اوسپر دراہی دوزخ اور جب تک کہ زندہ رہی خدا کی امان بیچ ہے
اور بیچ وقت وفات کے مہیا کرتا ہی خدائی عزوجل واسطے اوسکی جو کچہ کہ اوپر مذکور ہوا
اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای بہائی میری جبرئیل تمہی میرے تئیں مشتاق کیا اس دعا کا حضرت نے
کہا محمد صلعم تعلیم کرو اس دعا کو مگر مومن کی تئین کہ جو مستحق اوسکا ہو اور دشمن اوسکی واسطے ہنر
قصور نکری اور استہزا نکری اور جب پڑہی اس دعا کو بہ نیت خالص پڑہی اور جب باندہے
باطہارت باندہی اور حضرت امام حسن ع نے فرمایا کہ وصیت کی میری تئین حضرت امیر المومنین ع نے
وصیت عظیم اس دعا کی حفظ کرنیکی اور فرمایا کہ ای فرزند لکہنا اس دعا کو میری کفن پر حضرت امام حسین ع
فرماتی ہین کہ جسطرح میرے باپ نے مجہی فرمایا تہا اوسیطرح عمل مین لایا اور یہ دعا ہی سریع الاثر
اور خدا نے اس دعا کو مخصوص کیا ہی واسطی بندگان مقرب اپنی کے اور اپنی دوستونکو اور
برگزیدونکو اس دعا سے منع نہین فرمایا ہی اور وہ دعا ایک گنج ہی گنجہائی خدا تعالی سے
اور معروف ہی بدعائی جوشن ای دارندہ اس دعا کی قسم دیتا ہون مین تیری تئین خدائی
عزوجل کی کہ نہ دی اس دعا کی تئین مگر مومن موالی کو کہ مستحق اوسکا ہووی کہ گرامی رکہی
اس دعا کو اور حضرت رسول ص نے حضرت امیر ع سے فرمایا کہ تعلیم کرو تم اس دعا کو اپنی اہل اور
فرزندون کو اور ترغیب دو اونکو اس دعا کے پڑہنی کی اور توسل کرنیکی خدای عزوجل سے بوسیلہ
اس دعا کے اور اعتراف کرنا بہ نعمتہای خدا اور فرمایا کہ حرام کیا مینی اوپر انسانکی کہ تعلیم کرے
اس دعا کو اوس شخص کے تئیں کہ جو شرک خدا مین لاوی اسواسطے کہ جو حاجت کہ خدا سے

مانگی کا بر لاتا ہی او کفایت اوسکی کرتا ہی اور اوسکی نگاہبانی کرتا ہی خداوند کریم اور
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے اسقدر اس دعا کی فضیلت بیان کی کہ قدرت اوسکی وصف
کرنیکی میں نہیں رکھتا اور کوئی شمار اوسکا کر نہیں سکتا سوای خدای عزوجل کے الی آخر الخبر
انتہی محصل بعض اسنادہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الہی کم من عدو انتضی
علی سیف عداوتہ وشحذ لی ظبۃ مدیتہ وارھف لی شبا حدہ وداف
لی قواتل سمومہ وسدد نحوی صوائب سہامہ ولم تنم عنی عین
حراستہ واضمر ان یسومنی المکروہ ویجرعنی ذعاف مرارتہ فنظرت
الی ضعفی عن احتمال الفوادح وعجزی عن ملمات الحوائج وقصوری عن
الانتصار ممن قصدنی بمحاربتہ ووحدتی فی کثیر عدد من ناوانی
وارصادھم لی فیما لم اعمل فیہ فکری فی الارصاد لھم بمثلہ فایدتنی
بقوتک وشددت ازری بنصرک وفللت لی شبا حدہ وخذلتہ
بعد جمع عدیدہ وحشدہ واعلیت کعبی علیہ ووجہت ما سدد
الی من مکائدہ الیہ ورددتہ فی مہوی حفرتہ ولم تشف غلیلہ
ولم تبرد حرارت غیظہ وقد عض علی انا ملہ وادبر مولیا قد اخففت
سرایاہ فلک الحمد یا رب من مقتدر لا یغلب وذی اناۃ لا یعجل صل علی محمد وال

محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين الٰهي
وكم من باغ بغاني بمكائده ونصب لي اشراك مصائده ووكل
بي تفقد رعايته واضبأ الي اضباء السبع لطريدته انتظاراً لانتهاز
فرصته وهو يظهر لي بشاشة الملق ويبسط لي وجهاً غير طلق فلما
رأيت دغل سريرته وقبح ما انطوى عليه لشريكه في ملته واصبح
مجلباً الي في بغيه اركسته لأم رأسه وأتيت بنيانه من اساسه
فصرعته في زبيته وارديته في مهوى حفرته وجعلت خده
طبقاً لتراب رجله وشغلته في بدنه ورزقه ورميته بحجره وخنقته
بوتره وذكيته بمشاقصه وكببته لمنخره ورددت كيده في نحره وربقته
بندامته وفسأته بحسرته فاستخذل واستخذأ وتضاءل بعد نخوته
وانقمع بعد استطالته ذليلاً مأسوراً في ربق حبالته التي كان يؤمل
ان يراني فيها يوم سطوته وقد كدت يا رب لولا رحمتك يحل بي ما حل ان يحل
بساحته فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا تعجل صل
على محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك من
الذاكرين الٰهي وكم من حاسد شرق بحسده وشجي بغيظه وسلقني

بحدّ لسانه ووحّرني بقرف عيوبه ووخزني بموق عينه وجعل عرضي غرضاً
لمراميه وقلّدني خلالاً لم تزل فيه فناديتك يا ربّ مستجيراً بك
واثقاً بسرعة اجابتك متوكّلاً على ما لم ازل اعرفه من حسن دفاعك
عالماً انّه لن يضطهد من اوى الى ظلّ كنفك وان لا تقرع الفوادح
من لجأ الى معقل الانتصار بك فحصّنتني من بأسه بقدرتك فلك
الحمد يا ربّ من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا تعجل صلّ على محمّد وآل محمّد
واجعلني لانعمك من الشّاكرين ولآلائك من الذّاكرين الهي وكم من
سحائب مكروه قد جلّيتها وسماء نعمة امطرتها وجداول كرامة اجريتها
واعين احداث طمستها وناشئة رحمة نشرتها وجنّة عافية البستها
وغوامر كربات كشفتها وامور جارية قدّرتها لم تعجزك اذ طلبتها
ولم تمتنع عليك اذ اردتها فلك الحمد يا ربّ من مقتدر لا يغلب
وذي اناة لا تعجل صلّ على محمّد وآل محمّد واجعلني لانعمك من الشّاكرين لنعمائك
ولآلائك من الذّاكرين الهي وكم من ظنّ حسن حقّقت ومن
املاق جبرت ومن مسكنة فادحة حوّلت ومن صرعة مهلكة انعشت
ومن مشقّة ازحت لا تسئل يا سيّدي عمّا تفعل وهم يسئلون ولا ينقصك

ما انقضت ولقد سئلت فاعطيت ولم تُسئل فابتدأت واستميح فضلك
فما اكديت ابيت الّا انعاماً وامتناناً والّا تطوّلاً يا ربّ واحساناً و
ابيت يا ربّ الّا انتهاك حرماتك واجتراءً على معاصيك وتعدّياً لحدودك و
غفلة عن وعيدك وطاعة لعدوّي وعدوّك لم يمنعك يا الهي وناصري
اخلالي بالشكر عن اتمام احسانك ولا حجزني ذلك عن ارتكاب مساخطك
اللّهمّ وهذا مقام عبد ذليل اعترف لك بالتوحيد واقرّ على نفسه
بالتقصير في اداء حقّك وشهد لك بسبوغ نعمتك عليه وجميل عادتك
عنده واحسانك اليه فهب لي يا الهي وسيّدي من فضلك ما اريده
الى رحمتك واتّخذه سلّماً اعرج فيه الى مرضاتك وآمن به من سخطك
بعزّتك وطولك وبحقّ نبيّك محمّد والائمّة صلوات الله عليه وعليهم
اجمعين فلك الحمد يا ربّ من مقتدر لا يُغلب وذي اناة لا يعجل صلّ
على محمّد وآل محمّد واجعلني لانعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
الهي كم من عبد امسى واصبح في كرب الموت وحشرجة الصدر و
النظر الى ما تقشعرّ منه الجلود وتفزع اليه القلوب وانا في عافية من ذلك
فلك الحمد يا ربّ من مقتدر لا يُغلب وذي اناة لا يعجل صلّ على

محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكر

إلهي وكم من عبد أمسى وأصبح سقيماً موجعاً مدنفاً في أنين
وعويل يتقلب في غمه ولا يجد محيصاً ولا يسيغ طعاماً ولا يستعذب
شراباً ولا يستطيع ضراً ولا نفعاً وهو في حسرة وندامة وأنا
في صحة من البدن وسلامة من العيش كل ذلك منك بفضلك
فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا تعجل صل على
محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك من — لنعمائك
الذاكرين إلهي وكم من عبد أمسى وأصبح خائفاً مرعوباً مسهداً
مشفقاً وحيداً وجلاً هارباً طريداً منجحراً متحيراً في مضيق ومخبأة
من المخابي قد ضاقت عليه الأرض برحبها ولا يجد حيلة ولا منجى
ولا مأوى ولا مهرباً وأنا في أمن وأمان وطمأنينة وعافية من
ذلك كله فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا تعجل
صل على محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك — لنعمائك
من الذاكرين إلهي وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح مغلولاً
مكبلاً بالحديد بأيدي العداة لا يرحمونه فقيداً من أهله وولده

مُنقَطِعًا عَنْ اِخْوَانِهٖ وَبَلَدِهٖ يَتَوَقَّعُ كُلَّ سَاعَةٍ بِاَيَّةِ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِاَيِّ بِاَيَّةِ بِاَيِّ
مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهٖ وَاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَارَبِّ مِنْ
مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِاَنْعُمِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِىْ وَسَيِّدِىْ وَكَمْ مِنْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ يُقَاسِىْ الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهٖ قَدْ غَشِيَتْهُ
الْاَعْدَاءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوْفِ وَالرِّمَاحِ وَاٰلَةِ الْحَرْبِ يَتَقَعْقَعُ فِى الْحَدِيْدِ
مَبْلَغَ مَجْهُوْدِهٖ لَا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدِىْ سَبِيْلًا وَّلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ
اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ اَوْ مُتَشَحِّطًا بِدَمِهٖ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْاَرْجُلِ يَتَمَنّٰى شَرْبَةً مِنْ اَوْ
مَاءٍ اَوْ نَظْرَةً اِلٰى اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَارَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِىْ
وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِىْ ظُلُمٰتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ
الرِّيَاحِ وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
حِيْلَةٍ اَوْ مُبْتَلًى بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ غَرَقٍ اَوْ سَرَقٍ اَوْ حَرْقٍ اَوْ خَسْفٍ
اَوْ مَسْخٍ اَوْ قَذْفٍ وَاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَارَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ

لا يُغلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لا يَعجَلُ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجعَلنِي

لِاَنعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلائِكَ مِنَ الذّاكِرِينَ اِلٰهِي وَكَم مِن عَبدٍ

اَمسىٰ وَاَصبَحَ مُسَافِراً شَاخِصاً عَن اَهلِهِ وَوَطَنِهِ وَوَلَدِهِ مُتَحَيِّراً فِي المَفَاوِزِ تَائِهاً

مَعَ الوُحُوشِ وَالبَهَائِمِ وَحِيداً فَرِيداً لا يَعرِفُ حِيلَةً وَلا يَهتَدِي

سَبِيلاً اَو مُتَاذِّياً بِبَردٍ اَو حَرٍّ اَو جُوعٍ اَو عَطَشٍ اَو عُريٍ اَو غَيرِهِ مِنَ

الشَّدَائِدِ مِمَّا اَنَا مِنهُ خِلوٌ فِي عَافِيَةٍ مِن ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الحَمدُ يَا رَبِّ وَاَنَا

مِن مُقتَدِرٍ لا يُغلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لا يَعجَلُ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجعَلنِي

لِاَنعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلائِكَ مِنَ الذّاكِرِينَ اِلٰهِي وَكَم مِن عَبدٍ اَمسىٰ

وَاَصبَحَ فَقِيراً عَائِلاً عَارِياً مُملِقاً مُخفِقاً خَائِفاً مَهجُوراً جَائِعاً ظَمآناً

يَنتَظِرُ مَن يَعُودُ عَلَيهِ بِفَضلٍ اَو عَبدٍ وَجِيهٍ هُوَ اَوجَهُ مِنِّي عِندَكَ اَو

اَشَدُّ عِبَادَةً لَكَ مَغلُولاً مَقهُوراً قَد حُمِّلَ ثِقلاً مِن تَعَبِ العَنَاءِ وَشِدَّةِ

العُبُودِيَّةِ وَكُلفَةِ الرِّزقِ وَثِقلِ الضَّرِيبَةِ اَو مُبتَلىً بِبَلاءٍ شَدِيدٍ لا قِبَلَ الرِّقِّ

لَهُ اِلّا بِمَنِّكَ عَلَيهِ وَاَنَا المَخدُومُ المُنَعَّمُ المُعَافَى المُكَرَّمُ فِي عَافِيَةٍ مِمَّا

هُوَ فِيهِ فَلَكَ الحَمدُ يَا رَبِّ مِن مُقتَدِرٍ لا يُغلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لا يَعجَلُ صَلِّ عَلىٰ

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجعَلنِي لِاَنعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلائِكَ مِنَ الذّاكِرِينَ

برحمتك يا ارحم الراحمين الٰهي ومولاي وسيدي وكم من
عبدٍ امسى واصبح طريداً شريداً حيراناً متحيراً جائعاً خائفاً خاسراً
في الصحاري والبراري قد احرقه الحر والبرد وهو في ضرٍ
من العيش وضنكٍ من الحياة وذلٍ من المقام ينظر الى نفسه حسرةً
لا يقدر لها على ضرٍ ولا نفعٍ وانا خلوٌ من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا اله الا انت سبحانك من مقتدرٍ لا يغلب وذي اناةٍ لا يعجل
صل على محمدٍ وال محمدٍ واجعلني لانعمك من الشاكرين لنعمائك
ولالائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم الراحمين
الٰهي ومولاي وسيدي وكم من عبدٍ امسى واصبح عليلاً مريضاً
سقيماً مدنفاً على فراش العلة وفي لباسها يتقلب يميناً وشمالاً
لا يعرف شيئاً من لذة الطعام ولا من لذة الشراب ينظر الى
نفسه حسرةً لا يستطيع لها ضراً ولا نفعاً وانا خلوٌ من ذلك كله
بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدرٍ لا يغلب
وذي اناةٍ لا يعجل صل على محمدٍ وال محمدٍ واجعلني لك من العابدين
ولنعمك من الشاكرين ولالائك من الذاكرين وارحمني برحمتك لنعمائك

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِلٰهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ
أَمْسٰى وَأَصْبَحَ قَدْ دَنَا يَوْمُهُ مِنْ حَتْفِهِ وَقَدْ أَحْدَقَ بِهِ مَلَكُ
الْمَوْتِ فِي أَعْوَانِهِ يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَحِيَاضَهُ تَدُورُ
عَيْنَاهُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَنْظُرُ إِلٰى أَحِبَّائِهِ وَأَوِدَّائِهِ وَأَخِلَّائِهِ قَدْ
مُنِعَ مِنَ الْكَلَامِ وَحُجِبَ عَنِ الْخِطَابِ يَنْظُرُ إِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً
لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ
وَكَرَمِكَ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي
أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ
وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ إِلٰهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى
وَأَصْبَحَ فِي مَضَائِقِ الْحُبُوسِ وَالسُّجُونِ وَكَرْبِهَا وَذُلِّهَا وَحَدِيدِهَا
يَتَنَاوَلُهُ أَعْوَانُهَا وَزَبَانِيَتُهَا فَلَا يَدْرِي أَيَّ حَالٍ يُفْعَلُ بِهِ
وَأَيَّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ فَهُوَ فِي ضُرٍّ مِنَ الْعَيْشِ وَضَنْكٍ مِنَ الْحَيٰوةِ
يَنْظُرُ إِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ
مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ

مقتدرٍ لا یغلب وذی اناةٍ لا یعجل صلّ علی محمدٍ وآلِ محمدٍ
واجعلنی لک من العابدین ولنعمک من الشاکرین ولآلائک
من الذاکرین وارحمنی برحمتک یا ارحم الراحمین الٰھی وسیدی
ومولای وکم من عبدٍ امسی واصبح قد استمرّ علیہ القضاء و
احدق بہ البلاء ففارق اودّاءہ واخلاءہ واحبّاءہ وامسی
حقیراً اسیراً ذلیلاً فی ایدی الکفّار والاعداء یتداولونہ یمیناً
وشمالاً قد حصل فی المطامیر وثقّل بالحدید لا یری شیئاً من
ضیاء الدنیا ولا من روحھا ینظر الی نفسہ حسرةً لا یستطیع
لھا ضرّاً ولا نفعاً وانا خلوٌ من ذلک کلّہ بجودک وکرمک فلا
الٰہ الّا انت سبحانک من مقتدرٍ لا یغلب وذی اناةٍ لا یعجل صلّ
علی محمدٍ وآلِ محمدٍ واجعلنی لک من العابدین ولنعمائک من
الشاکرین ولآلائک من الذاکرین وارحمنی برحمتک یا ارحم الراحمین
الٰھی ومولای وسیّدی وکم من عبدٍ امسی واصبح قد
اشتاق الی الدنیا للرغبة فیھا الی ان خاطر بنفسہ ومالہ حرصاً
منہ علیھا قد رکب الفلک وکسرت بہ فھو فی آفاق البحار وظلمھا

نظر الى نفسه حسرة لا يقدر لها على ضر ولا نفع وانا خلو من ذلك
كله بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا
يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك
من العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم
الراحمين الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد امسى واصبح
قد استمر عليه القضاء واحدق به البلاء والكفار والاعداء
واخذته الرماح والسيوف والسهام وجدل صريعا وقد
شربت الارض من دمه واكلت السباع والطير من لحمه وانا
خلو من ذلك كله بجودك وكرمك لا باستحقاق مني فلا اله
الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل
على محمد وآل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك
من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم الراحمين وبعزتك وجلالك
يا كريم لاطلبن مما لديك ولالحن عليك ولامدن اليك
ولامدن يدي نحوك مع جرمها اليك فبمن اعوذ يا رب وبمن
الوذ يا كريم لا احد لي الا انت افتردني وانت معولي وعليك متكلي

وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَی الْاَرْضِ

فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَی الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَی اللَّیْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَی النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ جَمِیْعَ حَوَائِجِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ

كُلَّهَا صَغِیْرَهَا وَكَبِیْرَهَا وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا تُبَلِّغُنِیْ بِهٖ شَرَفَ الدُّنْیَا

وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مَوْلَایَ بِكَ اسْتَغَثْتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّاَغِثْنِیْ وَبِكَ اسْتَجَرْتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِیْ وَاَعِنِّیْ

وَاَغْنِنِیْ بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمَسْئَلَتِكَ عَنْ مَسْئَلَةِ خَلْقِكَ

وَانْقُلْنِیْ مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ اِلٰی عِزِّ الْغِنٰی وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِیْ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَةِ

فَقَدْ فَضَّلْتَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ جُوْدًا مِّنْكَ وَكَرَمًا لَا بِاسْتِحْقَاقٍ

مِّنِّیْ اِلٰهِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ كُلِّهٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ

لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِیْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِیْنَ وَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جان تو کہ صاحب مہج الدعوات نی اپنی کتاب مین نقل

کی ہی کہ روایت کی ہی ابن عباس نے کہ وہ کہتی ہین کہ ایکروز گیا مین خدمت بابرکت

رسولخدا مین پس دیکھا مینی کہ وہ جناب شاد و خندان ہین عرض کی مینی یا رسول اللہ

کیا خبر ہی حضرت نی فرمایا کہ ای پسر عباس آئی میری پاس جبرئیل اور اونکی ہاتہ میں

ایک صحیفہ تھا کہ اوسمین کرامات بیحد میری امت کی لیے خاصۃً لکھی ہوئی تھی کہ دوسرےکے
واسطی نتھی پس جبرئیل نے کہا یا محمدؐ لو اس صحیفہ کو اور پڑہو جو کچھ کہ اسمین ہی اور تعظیم
کرو اسکی کہ ہر گنج ہی گنجہای آخرت سے اور بسبب اس دعا کی خدای تمکو اور تمہارے
امت کو گرامی کیا ہی پس مینی کہا کہ وہ کونسا صحیفہ ہی جبرئیل نے کہا سبحان اللہ وبحمدہٖ
اور یہ وہ دعا ہی کہ مقدم جلیہ ذکر اوسکا تا سبحان اللہ العظیم پس پیغمبر خدا نی فرمایا کہ
ای جبرئیل اس دعا کی پڑہنی والی کی لیے کسقدر ثواب ہی جبرئیل نی کہا یا محمدؐ سوال
کیا تمنی اوس دعا کی ثواب سی کہ سوائی خدائی عزوجل کے کوئی اوسکی ثواب کو
نہین جانتا یہ کہکر جبرئیل نے کہا کہ اگر تمام دریا مداد وسیاہی ہون اور درخت
جہان کی قلم ہون اور ملائکہ کاتب ہون اور صفحۂ دنیا کاغذ ہو اور ہزار بار سیاہی
لکہنی سے لکہنے تمام ہو جاوی اور قلم شکستہ ہو جاوین پہر بہی ہزار کا ایک حصہ بہی
نہ لکہہ سکین ای محمدؐ بحق اوس خدا کی کہ جسنے تمکو بحق ساتہ پیغمبری کی بہیجا ہی کہ کوئی
مرد اور عورت ایسی نہین ہی کہ جو اس دعا کو پڑہی بالکہی مگر یہ کہ خدا کرامت کری
اوسکو ثواب چار پیغمبرونکا کہ ایک اونمین سی تم ہو اور عیسی اور موسی اور
ابراہیم علیہم السلام اور ثواب چار ملائکہ کا کہ اونمین سی ایک مین جبرئیل
ہون اور اسرافیل و میکائیل و عزرائیل ہین اور جو کوئی پڑہی اس دعا کو اپنی تمام
عمر مین ایکبار خدا تعالی اوسکو عذاب آتش دوزخ مین کبہی گرفتار نکریگا اگرچہ
اوس شخص کے گناہ مثل کف دریا اور قطرہای باران و شمار ستارگان اور
ریگ بیابان و موہای پشم کے اور برابر وزن عرش و کرسی و لوح و قلم اور بہشت
و دوزخ کی ہون پس خداوند کریم بخشیگا اون سبکی تئین اور لکہی کا عوض ہر

ہر گناہ کی ہزار نیکیاں اور اگر کسی شخص کے تئین کوئی غم یا بیماری یا تشنگی یا کسطرح کا
اضطراب ہووی پس تین مرتبہ اسدعا کو پڑہے حقتعالی اوسکی حاجت کو برلاتا ہے
اور اگر ایسی مقام مین کہ جہان شیر و گرگ یعنی بہیڑیا ہو وہان اسدعا کو پڑہے حقتعالے
اوسکی شر سی محفوظ رکہتا ہی یا پادشاہ ظالم کا خوف اور ڈر ہو پروردکار
عالم برکت سی اسدعا کی جمیع بدیوں سی اور جسبی کہ ڈر رکہتا ہی اوسب سی محفوظ رکہیگا
اور اگر بوقت جنگ اسدعا کو ایک مرتبہ پڑہی حقتعالی ستر مرد شجاع و جنگی کی طاقت
اوسکو عطا کرتا ہی اور اگر واسطی دفع درد سر اور درد شقیقہ یا درد شکم یا درد چشم کے
پڑہی حقتعالی اوسکی تئین ان عوارض سی محفوظ رکہیگا اور اگر واسطے گزیدن مار
و عقرب یعنی سانپ کے کاٹی یا بچہو کی واسطی پڑہی حقتعالی اوسکی شر سی نگہبانی کریگا
اور پہر کہا جبرئیل نی یا محمدؐ جو کوئی اسدعا کو باور نکری وہ شخص ہمسی بری ہی اور
جو کوئی انکار اسدعا کا کری تو اسدعا کی برکت اوسی جاتی رہتی ہی پیغمبر خداؐ نے حضرت
جبرئیلؑ سی پوچہا کہ فضیلت اسدعا کی اور دعاؤں پر کسجہت سی ہی جبرئیل نے عرض کی
کہ اس سبب سی کہ اسدعا مین اسم اعظم خدا کا ہی اور جو کوئی اسدعا کو پڑہی تو یاد داشت
اور ذہن اور دانش اور عمر اوسکی اور خوبی بدن اوسکو زیادہ ہوتی ہی اور دفع
ہوتی ہی پڑہنی والی سی ستر بلائین دنیا کی اور سا ت سی بلائین آخرت کے
باذن خداتعالی حسن بصری کہتا ہی کہ نہی بعد پیغمبر خداؐ اور اونکی اولاد کی
بعد واسطی امت کی بعد قرآن کے کوئی چیز بزرگتر اسدعا سی منقول ہی کہ جو کوئی
حرمت اسدعا کے بجالاوی وہ شخص خطر مین نہی روایت کی ہی حضرت امیرالمؤمنینؑ
نی کہ پیغمبر خداؐ نی فرمایا کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ مین بیچ مقام ابراہیمؑ نبی کے مین نماز

پڑہتا تہا اوپر اپنی امت کی واسطے دعای آمرزش خداسی کرتا تہا کہ جبرئیل امین نازل ہوئے
اور مجہسی کہا کہ اے محمد امت کی مقدمہ مین تمکو نہایت حریص پایا اور خدا تعالے
مہربان تہی اپنی بندون پر پس پیغمبر خدا نے جبرئیل سی فرمایا کہ ای برادر اور اے دوست
میری میری امت کو تم دوست اور عزیز رکہتی ہو بس یاد و تم میری تئین ایسی دعا کہ میری تئین
یاد کرین میری بعد یعنی ایسی کثیر الثواب اور کثیر المنفعة دعا لاو کہ بعد میری امت میرے
اوسکو پڑہی اور بسبب اوسکی نجات پاوی اور مجکو یاد کری میری بعد جبرئیل سنے عرض کے
کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ تم حکم کرو اپنی امت کو کہ ہر مہینی مین ایام بیض کو روزہ
رکہین کہ وہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین ہی اور ہر مین اسدعا کو کہ حاملان عرش
اوٹہائین ہین عرش کے تئین اسی دعا کی برکت سی اور ہر برکت اسدعا کی نیچی زمین پر
آئی ہین اور اوپر آسمان کے جاتی ہین اور یہ دعا لکہی ہوئی ہی اوپر دروازہ بہشت کی اور
برکت سی اسدعا کی دروازہ بہشت کو کہولتی ہین اور لوگونکو حشر کرین کے قیامت
کی دن بامر خدا اور جو کوئی اسدعا کو تمہاری امت مین سی پڑہی حقتعالی عذاب
کو رکو اوسی اوٹہالیگا اور ربی کشکہ پر کردیگا ہول قیامت اور آفات دنیا اور آخرت
سی اور جو کوئی اسدعا کو پڑہیگا نجات پائیگا عذاب دوزخ سی بعد اوسکی رسول خدا نے
سوال کیا ثواب دعا سی کہ کیا ثواب ہی جبرئیل نے کہا یا محمد سوال کیا تمنی اوس چیز سے
کہ قادر نہین ہو نمین اوسکی وصف پر اور نہین جانتا کوئی قدر اوسکی سوائی خدا کے
ای محمد اگر تمام درخت ہائی دنیا قلم ہون اور تمام دریا سیاہی ہون اور تمام خلائق
لکہنے والی ہون جب بہی دعا پڑہنی والے کا ثواب نہین لکہ سکتی اور کوئی بندہ ایسا
نہین ہی کہ اسدعا کو پڑہی کہ خدا اوسکو آزاد نکرے اور خلاص بند سی نکری اور جو غمناک

کہ پڑہی اسد عا کو خدا اوسکو فرحت دیوی اور غم کو دور کری اور جو صاحب حاجت کہ اسد عا
پڑہی خدا اوسکے حاجت دنیا اور آخرت کو برلاوی اور نگاہ اور محفوظ رکہی اوس شخص کو
مرگ مفاجات اور ہول گور اور ہا چیزی دمفلسی دنیا سی اور بخشی اوسکو شفاعت محمدؐ کے
روز قیامت سکے اور اوس شخص کو بہشت مین ماروئی خندان لاکر ہیچ غرفہ بہشت سکے
جگہہ دیگا اور حلہای بہشت خدا اوسکو عطا فرمائیگا اور جو کوئی روزہ رکہی اور اسد عا کو
پڑہی تو خدا وند کریم لکہاہی واسطی اوسکی ثواب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل
اور ابراہیم خلیل و موسی کلیم و عیسی روح اللہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا
پیغمبر خدا فرمانی ہین کہ اسقدر ثواب دعا ہی والی کا جبرئیلؑ سی اسنکر مینی تعجب کیا
کہ جبرئیل نے کہا کہ تمہاری امت مین سی جو کوئی اسد عا کو پڑہی ایکدفعہ تو خدا اوسکو حشر
کریگا قیامت کی دن اسطرحسی کہ مُنہ اوسکا مثل ماہ بدر کامل کی چمکتا ہوگا اور لوگ اوسی
دیکہکر حشر مین پوچہین سکے کہ یہ کون شخص ہی پس فرشتی کہین سکے کہ نہ یہ پیغمبر ہی اور نہ یہ
فرشتہ ہی بلکہ یہ ایک بندہ ہی بندگان خدا سی اور فرزندان آدم مین سی ہی کہ اسنے
اپنی مدت العمر مین ایکدفعہ اسد عا کو پڑہا تہا پس خدا نے اوسکو اپنی کرامت . . . برکت
اسد عا کی ممتاز کیا پس جبرئیلؑ نے کہا کہ ای خاص پیغمبر . . . . ایہی
تو جبتک کہ اوسکی تئین حشر کرین مین اوسکے انتظار مین . . . . ہونگا اور سوار ہونگا
جبتک کہ اوس شخص کو براق پر سوار نکرلوں اور بہشت مین نہ پہنچالون اور وہ ہمیشہ
بہشت مین جوار ابراہیم و محمدؐ مین رہیگا اور اوسپر حساب و کتاب نہین اور مین ضامن ہون
کہ خوانندہ اسد عا کا عورت ہو یا مرد ہو خدا اوسپر عذاب نکریگا اگرچہ گناہ اوسکی زیادہ ہوون
کف دریا اور قطرہای باران و پہ کہائی درختان و شمار خلائق بہشت و دوزخ سی اور خدا اغنا

فرماویگا خوانندۂ دعاکو ثواب حج مبرور و عمرۂ مقبول کا یا محمد جو کوئی با طہارت محل
خواب یعنی بستر پر اس دعاکو پانچ مرتبہ پڑہے تمکو خواب مین دیکہیگا کہ تم اوسکو
بشارت بہشت کی دیتی ہو سکے اور جو کوئی کہ گرسنہ اور بہوکا اور تشنہ اور پیاسا
ہووی اور طعام و آب اوسکو نہ ملی یا خستہ ہووی پس اس دعاکو پڑہی خدا اوسکو
فرحت دیگا اور برکت سی اس دعاکی حقتعالی آب و طعام اوسکو پہونچایگا اور حاجتہای
دنیا و آخرت بر لائیگا اور اگر کوئی چیز چوری گئی ہو یا غلام بہاگ گیا ہو پس وضو کری اور
دو رکعت نماز بجا لائی کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد دو مرتبہ پڑہے
جب نماز سی فارغ ہو تو اس دعاکو پڑہی اور جس کاغذ مین کہ یہ دعا لکہی ہو اوس کاغذ کو
اپنی سامنے یا سر کے نیچی رکہی پس غلام اوسکا برکت سی اس دعاکی چلا آویگا اگرچہ
بیچ مشرق یا مغرب کے ہو اور اگر کسی دشمن سی ڈرتا ہو اس دعاکو واسطے حفاظت نفس
اپنی کی پڑہی خداوند کریم اوسکی تئین اپنی حفظ حمایت مین رکہیگا اور اوسپر دشمن ہرگز
ظفر یاب نہو گا اگر کوئی قرضدار ہو [illegible] دعاکو پڑہی قرض سے ادا ہوگا اور ادای قرض
بآسانی ہو جائیگی اگر بیمار [illegible] یادی اور اگر بندۂ مومن و مخلص اس دعاکو
کوہ پر یعنی پہاڑ پر پڑہی [illegible] جاوسے اور اگر بہ نیت خالص آب روان پر
پڑہی یا پانی [illegible] اور [illegible] تعجب نکر اس دعاکی فضیلتونکا کہ اس دعا مین اسم اعظم خدا ہی آخر
جسوقت کہ کوئی [illegible] پڑہی فرشتے اور آدم اور دیو واسطی پڑہنی والی کے خدا سی دعای
خیر کرتے ہین اور خدا اونکی دعاؤنکو بہ برکت اس دعاکی اسکے حقمین قبول فرماتا ہی اور جو کو
کہ ساتہ خدا کی اور رسول خدا کی اور ساتہ اس دعاکی ایمان رکہتا ہی چاہیی کہ اپنی دل کے
تئین شک مین نہ ڈالی اس دعاکی فضیلتون پر کہ جو مذکور ہوئین و اللہ اعلم اور یہ بہی پیغمبر خدا نے

فرمایا کہ جو کوئی پڑہی اسدعا کو وقت جنگ جدال کے دشمن پر ظفریاب ہوگا
اور جو کوئی کہ پڑہی اسدعا کو اوسکی چہرہ بیچ نور مثل نور اولیا کی چمکیگا پس خوشا
حال اوس شخص کا کہ جو قدر و منزلت اسدعا کے جانی اور اعتقاد کری اور محفوظ رکہیگا خدا
اوس شخص کو کہ جو اسکی عظمت اور بزرگی کری جمیع سختیو نمین اور آسان کریگا اوسپر
جمیع مشکلونکو اور وائی اوس شخص پر کہ جو نہ پہچانے اور اعتقاد نکری اسکی فضائل کا
انتہی محصل بعض اسنادہ پس حقیر نے اسکی اسناد کو مختصر کر کے لکھا
کہ اگر تمام لکھتا تو بہت طول ہوجاتا پس وہ دعای جلیل القدر معظم المنزلت یہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَہٗ مِنْ اِلٰہٍ مَا اَقْدَرَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ قَدِیْرٍ
مَا اَعْظَمَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ عَظِیْمٍ مَا اَجَلَّہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ جَلِیْلٍ مَا اَمْجَدَہٗ وَسُبْحَانَہٗ
مِنْ مَاجِدٍ مَا اَرْءَفَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ رَءُوْفٍ مَا اَعَزَّہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ عَزِیْزٍ مَا اَکْبَرَہٗ
وَسُبْحَانَہٗ مِنْ کَبِیْرٍ مَا اَقْدَمَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ قَدِیْمٍ مَا اَعْلَاہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ عَلِیٍّ عَالٍ
مَا اَسْنَاہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ سَنِیٍّ مَا اَبْہَاہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ بَہِیٍّ مَا اَنْوَرَہٗ وَ
سُبْحَانَہٗ مِنْ مُنِیْرٍ مَا اَظْہَرَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ ظَاہِرٍ مَا اَخْفَاہٗ وَسُبْحَانَہٗ
مِنْ خَفِیٍّ مَا اَعْلَمَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ عَلِیْمٍ مَا اَخْبَرَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ خَبِیْرٍ
مَا اَکْرَمَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ کَرِیْمٍ مَا اَلْطَفَہٗ وَسُبْحَانَہٗ مِنْ لَطِیْفٍ مَا اَبْصَرَہٗ وَسُبْحَانَہٗ

من بصير ما اسمعه وسبحانه من سميع ما احفظه وسبحانه من حفيظ ما املأه
وسبحانه من ملي ما اوفاه وسبحانه من وفي ما اغناه وسبحانه من غني
ما اعطاه وسبحانه من معط ما اوسعه وسبحانه من واسع ما اجوده
وسبحانه من جواد ما افضله وسبحانه من مفضل ما انعمه وسبحانه
من منعم ما اسيده وسبحانه من سيد ما ارحمه وسبحانه من رحيم
ما اشده وسبحانه من شديد ما اقواه وسبحانه من قوي ما احكمه
وسبحانه من حكيم ما ابطشه وسبحانه من باطش ما اقومه وسبحانه
من قيوم ما احمده وسبحانه من حميد ما ادومه وسبحانه
من دائم ما ابقاه وسبحانه من باق ما افرده وسبحانه من فرد
ما اوحده وسبحانه من واحد ما اصمده وسبحانه من صمد ما املكه
وال وسبحانه من مالك ما اولاه وسبحانه من ولي ما اعظمه وسبحانه
من عظيم ما اكمله وسبحانه من كامل ما اتمه وسبحانه من
مام تام ما اعجبه وسبحانه من عجيب ما افخره وسبحانه من فاخر
ما ابعده وسبحانه من بعيد ما اقربه وسبحانه من قريب ما
امنعه وسبحانه من مانع ما اغلبه وسبحانه من غالب ما اعفاه

مُحْسِنٌ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَفُوٍّ مَا أَحْسَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَسَنٍ مَا أَجْمَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

مُجْمِلٌ جَمِيلٍ مَا أَقْبَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَابِلٍ مَا أَشْكَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَكُورٍ

مَا أَغْفَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَفُوٍّ مَا أَكْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ كَبِيرٍ مَا أَجْبَرَهُ وَ

سُبْحَانَهُ مِنْ جَبْرٍ مَا أَخْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ جَبَّارٍ مَا أَدْيَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَيَّانٍ

مَا أَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاضٍ مَا أَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَاضٍ مَا أَنْفَذَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

أَحْلَمُ نَافِذٍ مَا أَرْحَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَحِيمٍ مَا أَخْلَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ خَالِقٍ مَا أَقْهَرَهُ

حَلِيمٌ أَرْزَقُهُ مَا أَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاهِرٍ مَا أَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَا أَقْدَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

رَازِقٌ وَالٍ قَادِرٍ مَا أَرْفَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَفِيعٍ مَا أَشْرَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَرِيفٍ

أَبْسَطُهُ بَاسِطٌ مَا أَرْزَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَازِقٍ مَا أَقْبَضَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَابِضٍ مَا أَبْسَطَهُ

وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاسِطٍ مَا أَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ هَادٍ مَا أَصْدَقَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ صَادِقٍ مَا أَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَادٍ مَا أَقْدَسَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قُدُّوسٍ

مَا أَطْهَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَاهِرٍ مَا أَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ زَكِيٍّ

مَا أَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاقٍ مَا أَعْوَدَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ عَوَّادٍ مَا أَفْطَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَاطِرٍ

مَا أَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَهَّابٍ مَا أَتْوَبَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ تَوَّابٍ مَا اَسْخَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَخِيٍّ مَا اَبْصَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَصِيْرٍ

مَا اَسْلَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَلَامٍ مَا اَشْفَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَافٍ

مَا اَنْجَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُنْجٍ مَا اَبَرَّهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَارٍّ مَا اَطْلَبَهُ وَ

سُبْحَانَهُ مِنْ طَالِبٍ مَا اَدْرَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُدْرِكٍ مَا اَرْشَدَهُ وَ اَشَدَّهُ

سُبْحَانَهُ مِنْ رَشِيْدٍ مَا اَعْطَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُتَعَطِّفٍ مَا اَعْدَلَهُ عَطُوْفٍ

وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَدْلٍ مَا اَتْقَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُتْقِنٍ مَا اَحْكَمَهُ وَسُبْحَانَهُ عَادِلٍ

مِنْ حَكِيْمٍ مَا اَكْفَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ كَفِيْلٍ مَا اَشْهَدَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ شَهِيْدٍ مَا اَحْمَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَعْظَمَ شَانَهُ وَسُبْحَانَهُ هُوَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ اَعْظَمَهُ

وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [illegible] حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

از انجملہ وہ دعا ہی کہ ذکر کیا صاحب سبع الدعوات نے بعبارت طولانی کہ خلاصہ ترجمہ
اوسکا یہ ہی کہ ایکروز حاضر ہوئی خدمت بابرکت رسولخدا امین میکائیل و اسرافیل اور
کہا کہ یا رسول اللہ خدا نے تمکو اور تمہاری امت کو گرامی کیا ہی بسبب ان اسماء کے
بیچ دنیا اور آخرت کی خوشحالی تمہارا اور تمہاری امت کا اور جبکہ خدا توفیق دے
کہ باین اسماء خلق کیا ہی خدا تعالی نے تمامی خلائق کو اور اہل آسمانوں اور زمینوں کو

اور بہشت و دوزخ اور آفتاب و ماہتاب کو اور ستاروں کو اور پہاڑوں کو اور جو کچھ
کہ بیابان اور صحراؤں میں اور دریاؤں میں ہی اور خلق کیا خدا نے ان ناموں سی ہوام
و وحش و درختوں کو اور جتنی کہ مخلوقات اور عجائب ہیں اور پیدا کیا خدا نی ان ناموں سے
اون چیزوں کو کہ سوائی خدا کی اور کوئی نہیں جانتا بس تعلیم نکرو تم اس دعا کو مگر نیک آدمیوں کو
اپنی امت میں سی اسواسطے کہ حکم خدا جاری ہوا ہی اس امر پر کہ جو کوئی ایکدفعہ اسکو پڑھے
پس دعا اوس شخص کی مستجاب ہو گی اور وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
الَّذِیْ اِذَا ذُكِرَ بِهٖ تَزَعْزَعَتْ مِنْهُ السَّمٰوٰتُ وَانْشَقَّتْ مِنْهُ الْاَرْضُوْنَ
وَتَقَطَّعَتْ مِنْهُ السَّحَابُ وَتَصَدَّعَتْ مِنْهُ الْجِبَالُ وَجَرَتْ مِنْهُ الرِّیَاحُ وَانْتَقَصَتْ
مِنْهُ الْبِحَارُ وَاضْطَرَبَتْ مِنْهُ الْاَمْوَاجُ وَعَصَفَتْ مِنْهُ الرِّیَاحُ وَغَارَتْ مِنْهُ النُّفُوْسُ
وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوْبُ وَزَلَّتْ مِنْهُ الْاَقْدَامُ وَصَمَّتْ مِنْهُ الْاٰذَانُ وَشَخَصَتْ
مِنْهُ الْاَبْصَارُ وَخَشَعَتْ مِنْهُ الْاَصْوَاتُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَقَامَتْ لَهُ
الْاَرْوَاحُ وَسَجَدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَسَبَّحَتْ لَهُ وَارْتَعَدَتْ لَهُ الْفَرَائِصُ وَاهْتَزَّ لَهُ
الْعَرْشُ وَدَانَتْ لَهُ الْخَلَائِقُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ وُضِعَ عَلَی الْجَنَّةِ فَازْلَفَتْ
وَعَلَی الْجَحِیْمِ فَسُعِّرَتْ وَعَلَی النَّارِ فَتَوَقَّدَتْ وَعَلَی السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَقَامَتْ
بِلَا عَمَدٍ وَلَا سَنَدٍ وَعَلَی النُّجُوْمِ فَتَزَیَّنَتْ وَعَلَی الشَّمْسِ فَاَشْرَقَتْ وَعَلَی الْقَمَرِ

فَاَنَارَ وَالْاَسْمَآءَ وَعَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَارْسَتْ وَعَلَى الرِّيَاحِ

فَدَرَّتْ وَعَلَى السَّحَابِ فَامْطَرَتْ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَسَبَّحَتْ وَعَلَى الْاِنْسِ

وَالْجِنِّ فَاَجَابَتْ وَعَلَى الطَّيْرِ وَالنَّمْلِ فَتَكَلَّمَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَ

عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَسَبَّحَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي اسْتَقَرَّتْ

بِهِ الْاَرَضُوْنَ عَلٰى قَرَارِهَا وَالْجِبَالُ عَلٰى اَمَاكِنِهَا وَالْبِحَارُ عَلٰى حُدُوْدِهَا

وَالْاَشْجَارُ عَلٰى عُرُوْقِهَا وَالنُّجُوْمُ عَلٰى مَجَارِيْهَا وَالسَّمٰوٰتُ عَلٰى

بِنَآئِهَا وَحَمَلَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَرْشَ الرَّحْمٰنِ بِقُدْرَةِ رَبِّهَا وَبِالْاِسْمِ

الْقُدُّوْسِ الْقَدِيْمِ الْمُقَدَّمِ الْمُخْتَارِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَظِّمِ الْعَزِيْزِ

الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْمَلِكِ الْمُقْتَدِرِ الْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ الصَّمَدِ الْمُتَوَحِّدِ

الْمُتَفَرِّدِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ وَبِالْاِسْمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ وَعِلْمِ الْمُحِيْطِ

بِعَرْشِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُبَارَكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ

الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ

الْبَاطِنِ الْكَآئِنِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنِ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَآئِنِ

بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَلَا يَفْنٰى وَلَا يَتَغَيَّرُ نُوْرٌ فِيْ

نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ يُضِيْءُ بِهٖ كُلُّ نُوْرٍ

وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ سَمّٰی بِہٖ نَفْسَہٗ وَاسْتَوٰی بِہٖ عَلٰی عَرْشِہٖ
فَاسْتَقَرَّ بِہٖ عَلٰی کُرْسِیِّہٖ وَخَلَقَ بِہٖ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَسَمٰوٰتِہٖ
وَاَرْضَہٗ وَجَنَّتَہٗ وَنَارَہٗ وَابْتَدَعَ بِہٖ خَلْقَہٗ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا
کَبِیْرًا مُتَکَبِّرًا عَظِیْمًا مُعَظَّمًا عَزِیْزًا مَلِیْکًا مُقْتَدِرًا قُدُّوْسًا
مُعَدِّدًا سَالَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِیْ لَمْ یَکْتُمْہُ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِہٖ صَدَقَ الصَّادِقُوْنَ وَکَذَبَ
الْکَاذِبُوْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مَکْتُوْبٌ فِیْ رَاحَۃِ مَلَکِ الْمَوْتِ
الَّذِیْ اِذَا نَظَرَتْ اِلَیْہِ الْاَرْوَاحُ تَطَایَرَتْ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ
مَکْتُوْبٌ عَلٰی سُرَادِقِ عَرْشِہٖ مِنْ نُّوْرٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَبِالْاِسْمِ
الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْبَهَآءِ وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْعَظَمَۃِ
وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْجَلَالِ وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ
الْعِزِّ وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْخَالِقِ النَّصِیْرِ رَبِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ
الثَّمَانِیَۃِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَبِالْاِسْمِ الْاَکْبَرِ الْاَکْبَرِ وَبِالْاِسْمِ
الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْمُحِیْطِ بِمَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِالْاِسْمِ

الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ الشَّمْسُ وَاَضَاءَ بِهِ الْقَمَرُ وَسُجِّرَتْ بِهِ الْبِحَارُ وَ
نُصِبَتْ بِهِ الْجِبَالُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ قَامَ بِهِ الْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ وَبِالْاَسْمَآءِ
الْمُقَدَّسَاتِ الْمَکْنُوْنَاتِ الْمَخْزُوْنَاتِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَهٗ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِیْ کُتِبَ عَلٰی وَرَقِ الزَّیْتُوْنِ فَاُلْقِیَ فِی النَّارِ فَلَمْ یَحْتَرِقْ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
مَشٰی بِهِ الْخِضْرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی الْمَآءِ فَلَمْ یَبْتَلَّ قَدَمَاهُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
تُفْتَحُ بِهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَبِهِ یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
ضَرَبَ بِهِ مُوْسٰی بِعَصَاهُ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ
وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ کَانَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُحْیِیْ بِهِ الْمَوْتٰی وَیُبْرِئُ بِهِ
الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ یَدْعُوْ بِهَا جِبْرَئِیْلُ وَ
مِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَعِزْرَائِیْلُ وَحَمَلَۃُ الْعَرْشِ وَالْکَرُوْبِیُّوْنَ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحَانِیُّوْنَ الصَّآفُّوْنَ الْمُسَبِّحُوْنَ وَبِالْاَسْمَآءِ
الَّتِیْ لَا تُنْسٰی وَبِوَجْهِهِ الَّذِیْ لَا یَبْلٰی وَبِنُوْرِهِ الَّذِیْ لَا یُطْفَأُ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِیْ
لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِیْ لَا تُضَامُ وَبِمُلْکِهِ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ وَبِسُلْطَانِهِ
الَّذِیْ لَا یَتَغَیَّرُ وَبِالْعَرْشِ الَّذِیْ لَا یَتَحَرَّكُ وَبِالْکُرْسِیِّ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ
وَبِالْعَیْنِ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَبِالْیَقْظَانِ الَّذِیْ لَا یَسْهُوْ وَبِالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

وَبِالْقَيُّوْمِ الَّذِيْ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَبِالَّذِيْ تُسَبِّحُ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرَضُوْنَ بِاَطْرَافِهَا وَالْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَالْحِيْتَانُ فِيْ بُحُوْرِهَا وَالْاَشْجَارُ بِحُجُرِهَا
بِاَغْصَانِهَا وَالنُّجُوْمُ بِزِيْنَتِهَا وَالْوُحُوْشُ فِيْ قِفَارِهَا وَالطَّيْرُ فِيْ اَوْكَارِهَا
وَالنَّحْلُ فِيْ اَحْجَارِهَا وَالنَّمْلُ فِيْ مَسَاكِنِهَا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فِيْ اَفْلَاكِهَا وَالنَّحْلُ
وَكُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهٖ فَسُبْحَانَهٗ يُمِيْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوْتُ مِمَّا اَبْيَنَ نُوْرَهٗ وَاَكْرَمَ
وَجْهَهٗ وَاَجَلَّ ذِكْرَهٗ وَاَقْدَسَ قُدْسَهٗ وَاَحْمَدَ حَمْدَهٗ وَاَنْفَذَ اَمْرَهٗ وَاَقْدَرَ قَدَرَهٗ
عَلٰى مَا يَشَاءُ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ تَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا لَيْسَ لَهٗ شَبِيْهٌ
وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ لَهُ الْخَلْقُ وَلَهُ الْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَتَبَارَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِيْ قَرَّبَ بِهٖ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى جَاوَزَ
سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَكَانَ مِنْهُ كَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَبِالْاِسْمِ الَّذِيْ جَعَلَ
النَّارَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّوَهَبَ لَهٗ مِنْ رَحْمَتِهٖ اِسْحَاقَ وَبِرَحْمَتِهٖ
الَّتِيْ اُوْتِيَ بِهَا يَعْقُوْبُ بِالْقَمِيْصِ فَاَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا
وَبِالْاِسْمِ الَّذِيْ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِيْ كَشَفَ بِهٖ ضُرَّ اَيُّوْبَ وَاسْتَجَابَ لِيُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ
ظُلُمَاتٍ ثَلٰثٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِيْ وَهَبَ بِهٖ لِزَكَرِيَّا يَحْيٰى نَبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِمَا وَاَنْعَمَ عَلٰى عَبْدِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ عَلَّمَهُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَجَعَلَهُ نَبِيًّا مُبَارَكًا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِيْ
دَعَا بِهٖ جَبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ وَدَعَاكَ بِهٖ مِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَكُنْتَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَرِيْبًا مُجِيْبًا وَبِاسْمِكَ
الْمَكْتُوْبِ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ فِيْ لِوَاءِ الْحَمْدِ الَّذِيْ اَعْطَيْتَهُ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَوَعَدْتَهُ الْحَوْضَ وَالشَّفَاعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ
فِي الْحِجَابِ عِنْدَكَ لَا يُضَامُ حِجَابُ عَرْشِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ تَطْوِي
السَّمٰوَاتِ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ تَقْبَلُ بِهِ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ
وَتَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَبِمَا تَوَارَتْ بِهِ
الْحُجُبُ مِنْ نُوْرِكَ وَبِمَا اسْتَقَلَّ الْعَرْشُ مِنْ بَهَائِكَ يَا اِلٰهَ مُحَمَّدٍ وَاِبْرَاهِيْمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَيُوْسُفَ وَالْاَسْبَاطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يَا رَبَّ
جَبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَرَبَّ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ
هُوَ لَكَ اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ مِنْ كُتُبِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ
بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ يَا وَهَّابَ الْعَطَايَا يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ وَطَارِدَ الْعُسْرِ

مِنَ الْعَسِيرِ كُنْ شَفِيعِي إِلَيْكَ إِذْ كُنْتَ دَلِيلِي عَلَيْكَ وَبِالْاسْمِ الَّذِي

يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَبِالْاسْمِ الَّذِي

يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَبِأَسْمَائِكَ الْمَكْتُوبَاتِ

عَلَى أَجْنِحَةِ الْكَرُوبِيِّينَ وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي يُحْيِي بِهَا الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَبِاسْمِكَ

الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِأَسْمَائِكَ الْمَكْتُوبَاتِ

عَلَى عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَكَلَّمَ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَى سَحَرَةِ مِصْرَ فَأَوْحَيْتَ إِلَيْهِ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى وَبِأَسْمَائِكَ

الْمَنْقُوشَاتِ عَلَى خَاتَمِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي مَلَكَ بِهَا

الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالشَّيَاطِينَ وَأَذَلَّ بِهَا إِبْلِيسَ وَجُنُودَهُ وَبِالْأَسْمَاءِ الَّتِي

نَجَّاهَا إِبْرَاهِيمُ مِنْ نَارِ نَمْرُودَ وَبِالْأَسْمَاءِ الَّتِي رُفِعَ بِهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَكَانًا عَلِيًّا وَبِالْأَسْمَاءِ الْمَكْتُوبَاتِ عَلَى جَبْهَةِ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَبِالْأَسْمَاءِ الْمَكْتُوبَاتِ عَلَى دَارِ قُدْسِهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

دَعَا اللهَ بِهِ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لِلَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ سِوَى مَخْزُونٍ فِي عِلْمِهِ وَبِأَسْمَائِهِ

الْمَكْتُوبَاتِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ وَبِالْاسْمِ الَّذِي خَلَقَ بِهِ جَلَالَاتِ الْخَلْقِ

كُلِّهِمْ وَبِاسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ الْكَبِيْرِ الْاَجَلِّ الْجَلِيْلِ الْاَعَزِّ الْعَزِيْزِ الْاَعْظَمِ
الْعَظِيْمِ وَبِاَسْمَآئِهِ كُلِّهَا الَّتِىْ اِذَا ذُكِرَتْ بِهَا دَلَّتْ فَرَائِضُ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَسَمٰٓوٰتِهٖ
وَاَرْضِهٖ وَجَنَّتِهٖ وَنَارِهٖ وَبِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ عَلَّمَهٗ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
فِىْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَصَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآءِ
اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَبِحُرْمَةِ تَفْسِيْرِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَعْلَمُ
تَفْسِيْرَهَا غَيْرُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعَآئِىْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِىْ وَاَدْخِلْنِىْ فِىْ عِبَادِكَ
الصَّالِحِيْنَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِىَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ازانجملہ وہ دعاہی کہ ذکر
کیاہی اوسکو صاحب مہج الدعوات نے کہ روایت کی ہی محمد حنفیہ بن علی بن
ابیطالبؑ سے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ جو کوئی خدا کو باین نامہا یاد کرے یعنی اس دعا کو
پڑہے خداوند حکیم اوسکے دعا کو مستجاب کرتا ہی اور اگر تختہ آہن پر اس دعا کو
پڑہے آہن نرم ہو جاوے باذن اللہ پہر پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کے
کہ جسنے مجکو بحق ساتہ پیغمبری کے بہیجا ہی کہ اگر کسی مرد کے تئین بہوک اور پیاس سخت ہو

اور اسد عا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی آور اگر اسد عا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوی کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی آور اگر اسد عا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ حسی جنّا وشوار ہو پڑہی جنّا اوسی آسان ہو جاوی آور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی الکا گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عا کی آور اگر چالیس شب جمعہ اسد عا کو پڑہی خداتعالی جمیع گناہانکو
بخشیگا آور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا وآخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالی اوس بادشاہ کی تئین مطیع اوس شخص کا کردیگا آور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عا کو تعلیم ہرایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلائی عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار تہا بس اسد عا کو مینی پڑہا
برکت سی اسد عا کی اوس بلا سی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

شر حاسد و نسی حفاظت و نگہبانی میں رکھی ورد و دعا یہ ہے اللّٰھم انی اسئلک یا من احتجب

بشعاع نورہ عن نواظر خلقہ یا من تسربل بالجلال والعظمۃ واشتہر

بالتجبر فی قدسہ یا من تعالی بالجلال والکبریاء فی تفرد مجدہ یا من انقادت

الامور بازمتہا طوعا لامرہ یا من قامت السموات والارضون مجیبات

لدعوتہ یا من زین السماء بالنجوم الطالعۃ وجعلہا ھادیۃ لخلقہ

یا من انار القمر المنیر فی سواد اللیل المظلم بلطفہ یا من انار الشمس المنیرۃ

وجعلہا معاشا لخلقہ وجعلہا مفرقۃ بین اللیل والنہار بعظمتہ یا من

استوجب الشکر بنشر سحائب نعمہ اسئلک بمعاقد العز من عرشک

ومنتہی الرحمۃ من کتابک وبکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او استاثرت

بہ فی علم الغیب عندک وبکل اسم ھو لک انزلتہ فی کتابک او اثبتہ

فی قلوب الصافین الحافین حول عرشک فتراجعت القلوب الی الصدور

عن البیان باخلاص الوحدانیۃ وتحقیق الفردانیۃ مقرۃ لک بالعبودیۃ

وانک انت اللہ انت اللہ انت اللہ لا الہ الا انت واسئلک باسماء

التی تجلیت بہا للکلیم علی الجبل العظیم فلما بدا شعاع نور الحجب من بہاء

العظمۃ خرت الجبال متدکدکۃ لعظمتک وجلالک وہیبتک فاہو

حَوٰامِن سَطَوٰتِكَ رَاهِبَةٌ مِنْكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَتَقْتَ بِهٖ رَتْقَ عَظِیْمِ جُفُوْنِ عُیُوْنِ

النَّاظِرِیْنَ الَّذِیْ بِهٖ تَدَبَّرَ حِکْمَتُكَ وَشَوَاهِدُ حُجَجِ اَنْبِیَائِكَ یَعْرِفُوْنَكَ

بِفِطَنِ الْقُلُوْبِ وَاَنْتَ فِیْ غَوَامِضِ مُسِرَّاتِ السَّرِیْرَاتِ الْغُیُوْبِ اَسْئَلُكَ بِفِطَنِ

بِعِزَّةِ ذٰلِكَ الْاِسْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَصْرِفَ عَنِّیْ

وَعَنْ وَالِدَیَّ وَوَالِدِ وَالِدَیَّ وَعَنْ اَهْلِ حُزَانَتِیْ وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جَمِیْعَ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَالْبَلِیَّاتِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْخَطَایَا.

وَالذُّنُوْبِ وَالشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَالضَّلَالَةِ وَالْجَهْلِ

وَالْمَقْتِ وَالْغَضَبِ وَالْعُسْرِ وَالضِّیْقِ وَفَسَادِ الضَّمِیْرِ وَحُلُوْلِ النِّقْمَةِ

وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۤءِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاۤءِ لَطِیْفٌ لِّمَا تَشَاۤءُ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ مہج الدعوات میں

منقول ہی کہ روایت کی حضرت امام حسن نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سی کہ وہ

فرماتی ہیں کہ پیغمبر خدا نے مجھسی ارشاد کیا کہ ای فاطمہؑ تمہاری تئیں ایک دعا البتہ سکھاونگا

کہ جو کوئی اوس دعا کو پڑہی حقتعالی اوس شخص کی دعا کو قبول کری اور کبھی اوسپر جادو

اور زہر کام نکری اور دشمن اوسپر ظفریاب نہو اور شیطان اوسی متعرض نہو اور حضرت

اوسنی اروی عنایت نہ پھیری اور اوسکی دعاکو رد نکری اور اوسکی حاجات کو برلائی

حضرت فاطمہ ع نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص یہ دعا میری نزدیک دنیا اور جو کچھ کہ

دنیا مین ہی اوس سب سی بہتر ہی پیغمبر خدا ص نے فرمایا کہ پڑہو اس دعا کو یَا اَعَزَّ مَذْکُوْرٍ

وَاَقْدَمَہٗ قِدَماً فِی الْعِزِّ وَالْجَبَرُوْتِ یَا رَحِیْمَ کُلِّ مُسْتَرْحِمٍ وَمَفْزَعَ کُلِّ

مَلْهُوْفٍ اِلَیْہِ یَا رَاحِمَ کُلِّ حَزِیْنٍ یَشْکُوْ بَثَّہٗ وَحُزْنَہٗ اِلَیْہِ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ

الْمَعْرُوْفُ مِنْهُ وَاَسْرَعَہٗ اِعْطَاءً یَا مَنْ تَخَافُ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُتَوَقِّدَۃُ بِالنُّوْرِ

مِنْهُ اَسْئَلُکَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ تَدْعُوْکَ بِہَا حَمَلَۃُ عَرْشِکَ وَمَنْ حَوْلَ عَرْشِکَ

بِنُوْرِکَ یُسَبِّحُوْنَ شَفَقَۃً مِنْ خَوْفِ عِقَابِکَ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ یَدْعُوْکَ

بِہَا جَبْرَئِیْلُ وَمِیْکَآئِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ اِلَّا مَا اَجَبْتَنِیْ وَکَشَفْتَ یَا اِلٰہِیْ

کَرْبِیْ وَسَتَرْتَ ذُنُوْبِیْ یَا مَنْ اَمَرَ بِالصَّیْحَۃِ فِیْ خَلْقِہٖ فَاِذَا ہُمْ بِالسَّاہِرَۃِ کُرُبَتِی

یُحْشَرُوْنَ وَبِذٰلِکَ الْاِسْمِ الَّذِیْ اَحْیَیْتَ بِہِ الْعِظَامَ وَہِیَ رَمِیْمٌ اَحْیِ

قَلْبِیْ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَاَصْلِحْ شَاْنِیْ یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَہٗ بِالْبَقَآءِ وَخَلَقَ

لِبَرِیَّتِہِ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ وَالْفَنَآءَ یَا مَنْ فِعْلُہٗ قَوْلٌ وَقَوْلُہٗ اَمْرٌ وَاَمْرُہٗ

مَاضٍ عَلٰی مَا یَشَآءُ اَسْئَلُکَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ دَعَاکَ بِہٖ خَلِیْلُکَ حِیْنَ

اُلْقِیَ فِی النَّارِ فَدَعَاکَ بِہٖ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ وَقُلْتَ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا

عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ دَعَاکَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ
فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهٖ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ مِنْ رُوْحِ
الْقُدُسِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ تُبْتَ بِهٖ عَلٰی دَاؤُدَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ لَیَّنْتَ بِهِ الْحَدِیْدَ عَلٰی
دَاؤُدَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ وَهَبْتَ بِهٖ لِزَکَرِیَّا یَحْیٰی وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ کَشَفْتَ بِهٖ عَنْ
اَیُّوْبَ الضُّرَّ وَتُبْتَ بِهٖ عَلٰی دَاؤُدَ وَسَخَّرْتَ بِهٖ لِسُلَیْمَانَ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ وَ
الشَّیَاطِیْنَ وَعَلَّمْتَهٗ مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ الْعَرْشَ
وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ الْکُرْسِیَّ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ
بِهِ الرُّوْحَانِیِّیْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهٖ جَمِیْعَ الْخَلْقِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهٖ جَمِیْعَ
مَا اَرَدْتَ مِنْ شَیْءٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ قَدَرْتَ بِهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِیْ سُؤْلِیْ وَقَضَیْتَ حَوَائِجِیْ

فصل آٹھوین بیچ اسماء اعظم کی پوشیدہ نہی کہ بیچ کتاب فصل الدعا کر
منقول ہی کہ ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم اعظم ہی اور اوسی کتاب یعنی فصل الدعا سے
ہم کو رہی کہ ابی حمزہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اسم اعظم

بیچ سورۂ فاتحۃ الکتاب یعنی سورۂ حمد میں داخل اور مندرج ہی اور اسطرح بہی منقول ہی کہ اون
حضرت نے فرمایا کہ ای اصحاب تم چاہتی ہو کہ اسم اعظم خدا میں تمکو بتلاؤں صحابہ نے عرض کی
کہ ہاں یا امام حضرت نے فرمایا کہ سورۂ حمد اور قل ہو اللہ احد اور آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ مستقبل
قبلہ کے کر کی پڑہو اور جو حاجت کہ چاہو خدا سی طلب کرو کہ جانب خدا سی مستجاب ہی اور
سلیمان بن جعفر سی روایت کی ہی کہ حضرت امام رضا نے نقل فرمایا ہی کہ بعد نماز صبح کی سو مرتبہ
پڑہو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ کہ اسم اعظم سے
نزدیک تر ہی سیاہی چشم سی ساتہ سفیدی کے اور حضرت امام رضا سی روایت ہی کہ یا حَیُّ
یا قَیُّوۡمُ اسم اعظم ہی اور از جملہ روایات کہ بیچ باب اسم اعظم کی ذکر کی گئی ہیں یہ ہی کہ حافظ محمد جزری نے
بیچ کتاب دعوات کی بروایت عبد السلم خوارزمی وبروایت انس کہ پیغمبر خدا نے ہنگام گذر کرنے
ابی عباس زید بن صامت پر کہ وہ شخص بیٹہا یہ دعا پڑہتا تہا اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ
الۡحَمۡدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ الۡمَنَّانُ یَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ
فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ یہ مرد کونسی دعا پڑہتا ہی لوگوں نے عرض کی کہ خدا اور رسول خدا بہتر جانتی ہیں
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہی جو کچہ کہ چاہو بواسطی اس دعا کی خدا سی طلب کرو کہ
خدا عطا فرماتا ہی اور جو دعا کہ مانگو خدا مستجاب کرتا ہی اور روایت کی ہی کہ ایک شخص نے
پیغمبر خدا سی التماس کیا کہ آپ مجہی اسم اعظم تعلیم فرمائیں حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور جو کچہ
کہ بتلاؤں اوسکو اوسطرحسی کہہ کہ میں اوسکو سنوں پس اوس شخص نے وضو کیا اور اسکو پڑہا
اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَسۡمَآئِکَ الۡحُسۡنٰی کُلِّہَا مَا عَلِمۡتُ مِنۡہَا وَمَا لَمۡ اَعۡلَمۡ وَاَسۡئَلُکَ
الۡعَظِیۡمِ الۡاَعۡظَمِ الۡکَبِیۡرِ الۡاَکۡبَرِ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ پالیا تو نے اسم اعظم کی تئیں بخدا
عز وجل کہ جس نے میری تئیں بحق ساتہ پیغمبری کی بہیجا ہی اور انس سی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے

فرمایا کہ یوشع بن نون وصی موسیٰ علیہ السلام نے اس اسم خدا کو پڑھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے برکت سے
اوسکی آفتاب کو ٹھہرا رکھا یہانتک کہ اوسنے سمارا واکی یاد ن تبارک وتعالیٰ اللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ تم سمجھی اور یاد کیا پھر اسکو کہون اوس نے عرض کے کہ پھر ارشاد
کیجیے پس پھر حضرت نے اسدعا کو فرمایا یہانتک کہ مینی یاد کر لیا پس انس کہتا ہی کہ جب
اس دعا کو مینی پڑہا دعا مستجاب ہوئی صالح نے حکایت کی ہی کہ خواب مین دیکھا مینی کہ کوئی شخص
مجسی کہتا ہی کہ تجکو اسم اعظم تعلیم کرون کہ جب تو اوسکو پڑہ کی دعا کری تو تیری دعا مستجاب
ہووی مینی کہا کہ تعلیم کرو اوسنی کہا کہ کہو اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ
الْمَکْنُوْنِ الْمُطَھَّرِ الطَّاھِرِ الْمُقَدَّسِ پس صالح کہتا ہی کہ کبھی ایسا نہین ہوا کہ دریا مین
یا خشکی مین اسدعا کو پڑہ کی دعا مانگی ہو اور وہ دعا مستجاب نہوئی ہو صاحب مہج الدعوات نی
ذکر کیا ہی کہ غالب نامی ایک شخص تہا کہ اوسنی بیس برس خدا سی دعا مانگی کہ بارخدایا مجکو
اسم اعظم تعلیم کر ایسا اسم اعظم کہ اوسکی برکت سی جو دعا مانگون مستجاب ہو اور جو چاہون مین تجسی
وہ مجہی تو بخشا کری پس ایک شب حالت نماز مین اوسی سنا کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ سن ای غالب
بس سنا تو نے بعد اوسکی غالب کہتا ہی کہ مین سو گیا خواب مین دیکھا کہ مین کھڑا ہون پس سنا مینی
کہ کوئی کہتا ہی کہ کہو یَا فَارِجَ الْغَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْھَمِّ وَیَا مُوْفِیَ الْعَھْدِ وَیَا حَیُّ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ منقول ہی کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ سلمہ حرم محترم رسول خدا نے روایت
کی ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا سی سوال کیا مینی اسم اعظم سی یہ سنتی ہی پیغمبر خدا صلعم نے اپنا منہ پہیر لیا
اور مجہہ جواب نہ دیا بعد کئی دن کے پیغمبر خدا صلعم ام سلمہ کی گہر مین تشریف لائی دیکہا کہ ام سلمہ
سجدہ مین اسدعا کو پڑہتی ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَیْتَ
وَاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ صاحب مہج الدعوات لکہتی ہیں کہ کتاب کسہ مین لکہا دیکہا مینی کہ عیسی بن زید بن امام
زین العابدین ؑ نے اپنی جد بزرگوار یعنی علی بن الحسین ؑ سی روایت کی ہی کہ مدت تک مینے
خدا سی طلب اسم اعظم کی کیا کیا کہ خدا مجکو اسم اعظم تعلیم فرمائی کہ ناگاہ ایک شب نماز پڑہ رہا تہا
مین کہ آنکہ میری لگ گئی بس خواب مین دیکہا مینی کہ سامنے سی رسول خدا ص تشریف لیے آئی ہین
جب میری برابر آئی تو میری پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ کس چیز کو خدا سی طلب
کرتا ہی عرض کی مینی کہ ای جد بزرگوار مین چاہتا ہون کہ خدا اسم اعظم مجہی بتلا دی حضرت
رسالت پناہ ص نی فرمایا کہ ای فرزند لکہہ مینی عرض کہ کس چیز پر لکہون ارشاد کیا کہ اوپر
اپنی کف دست یعنی ہتیلی پر یہ لکہہ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ وَحْدَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ
لَكَ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
وَذُوالْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَذُوالْعِزِّ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ یہ لکہوا کی حضرت نے
فرمایا کہ مانگ خدا سی جو مراد کہ چاہتا ہی حضرت امام زین العابدین ؑ فرماتی ہین کہ قسم
اوس خدا کی کہ جسنے محمد کو بحق ساتہ نبوت کے بہیجا ہی کہ آزمایا مینی کہ جسطرح حضرت نے
فرمایا تہا اوسیطرح سریع الاجابۃ ہی صاحب مہج الدعوات لکہتے ہین کہ ایک روایت اور
اسم اعظم کے باب مین عطا سی بیان کی جاتی ہی کہ اوسکی تئین تجربہ کیا ہی کہ اسم اعظم
یہی ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا
نُوْرُ یَا نُوْرُ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہر چند یہ فصل طولانی تہی

مکرر اسقدر پر اکتفا کی گئی **فصل نوین بیچ خواص بعض اسماء حسنی کی** جان تو کہ جو
شخص کہ سو مرتبہ الرحمن الرحیم کو بعد ہر فریضہ کے کہی لطف الٰہی شامل حال اوسکی ہوگا
اور جو شخص کہ ہر روز چونسٹھ مرتبہ الملک پڑہی ہمیشہ ملک اوسکی قبضہ مین رہیگا اور جو شخص کہ
ستر مرتبہ القدوس کہی باطن اوسکا شوائب بدی سی پاک ہو اور جو شخص کہ السلام کہے
امراض سے شفا پاوی اور آفات سی سالم رہی اور اگر مریض پر اس اسم کو سو مرتبہ پڑہی وہ
مریض باذن خدا شفا پاوی اور جو شخص کہ ایک سی چھتیس مرتبہ المؤمن کہی امان پاویگا شر جن
وانس سے اور جو شخص کہ ایک سی پچیس مرتبہ المہیمن کہی صفای باطن اور اطلاع اوپر
اسرار حقائق کے حاصل ہو اور جو شخص کہ چورانوی مرتبہ ہر روز بعد نماز صبح کے العزیز کہے
اوسپر علم کیمیا اور سیمیا منکشف ہو اور اگر ہر روز چالیس مرتبہ پڑہا کری کسیکا محتاج نرہی
اور جو شخص کہ ہر روز اکیس مرتبہ الجبار کہی ایمن رہی ظلم ظالم سی اور جو شخص کہ الجبار کو ظالم
وجائر کے نزدیک پڑہی وہ جائر ذلیل ہو اور بخضوع و تذلل پیش آوی اور جو شخص کہ الخالق
کہا کری یعنی بہت سی دفعہ ہر روز کہا کری تو نورانی اور روشن کریگا خدا قلب اوسکی کو اور
جو شخص کہ چودہ مرتبہ حالت سجدہ مین الوہاب کہی حقتعالی اوسی غنی کری اور اگر آخر شب کو
برہنہ سر دونو ہاتہ اوٹھا کی سو مرتبہ اسی اسم کو پڑہی حقتعالی اوسکی فقر کو دور کری اور
اوسکی حاجت کو برلاوی اور جو شخص کہ الکریم الوہاب ذو الطول کی تسبیح اکثر
پڑہا کری حقتعالی اوسی اسقدر روزی عطا فرمای کہ اوسکی گمان مین نہو اور جو شخص کہ بکثرت
الرزاق پڑہا کری حق تعالی اوسی برکت عطا فرماوی اور جو شخص کہ بعد نماز صبح کی ستر مرتبہ
الفتاح کو اپنی سینہ پر ہاتہ رکہکی پڑہی حقتعالی اوسکی سامنے سی پردی اوٹھا دیوی
یعنی اوسپر حق ظاہر ہو جاوی اور جو شخص کہ الحکیم العلیم کو پڑہی جو امر مہم درپیش ہو حقتعالی

کشایش مطلب کے کری اور اسیطرح سی ہی خواص اَلحَفِیظُ العَلِیمُ کا اور جو شخص کہ چالیس
دفعہ چالیس لقموں پر اَلقَابِضُ کو چالیس دن تک روز لکھہ کر نوش کیا کری حقتعالی اوسی
عذاب جوع وعارضہ بہوک سی تمام عمر محفوظ رکہی اور جو شخص کہ آخر شب کو دونوں ہاتہ اوٹہاکی دس
مرتبہ اَلبَاسِطُ کو کہی اوس شخص کو کسی سی سوال کرنے کی حاجت نرہیگی اور جو شخص کہ بعد
نماز کے سو مرتبہ عَالِمُ الغَیبِ پڑہا کری اوسپر اشیاء غیبیہ منکشف ہووین اور جو شخص کہ ہزار مرتبہ
اَلخَافِضُ کو پڑہی دفع کری حقتعالے اوس سے شر ظالمین کو اور جو شخص کہ بعد ظہر کے سو مرتبہ
اَلرَّافِعُ کے مداومت کری حقتعالی اوسکی رغبت کو زیادہ کرے اور جو شخص کہ بکثرت اَلسَّمِیعُ
کو کہی دعا اوسکی مستجاب ہوا کرے اور جو شخص کہ اکثر اَلمُعِزُّ کو پڑہی حق تعالی اوسکو
ہیبت اور رعب عطا فرماوی اور جو شخص کہ شب تار میں بیشانی کو خاک پر رکہہ کی دو ہزار مرتبہ
اَلمُذِلُّ کو کہی اور اسدعا کو پڑہی یَا مُذِلَّ الجَبَّارِینَ وَمُبِیرَ الظَّالِمِینَ اِن لَّم تَاخُذ لِی
حَقِّی مِنہُ پس حقتعالے اوسیوقت اوسکی دشمن سے مواخذہ کریگا اور جو شخص کہ
پچیس مرتبہ اَلمُذِلُّ کو پڑہ کی سجدہ کری اور سجدہ میں کہے اِلٰہِی اٰمِنِّی مِن فُلَانٍ پس حقتعالی
اوسکو امان دیوی شر دشمن سی اور جو شخص کہ ہر جمعہ میں بکثرت اور بہت اَلبَصِیرُ پڑہے
حق تعالی اوسی مخصوص بعنایت اور رعایت اپنی کا کری اور جو شخص کہ درمیان راتوں کے
اَلحَکَمُ العَدلُ اکثر پڑہا کری حق تعالی اوسکو مخصوص کریگا ساتہ لطف اپنی کے اور
گرداینگا خدا اوسکی باطن کو خزانہ اسرار اپنی کا اور اَللَّطِیفُ وقت شدائد کی پڑہنا
واسطے دفع مکروہات کے سریع الاثر ہی اور جو شخص کہ خائف ہے تو کہی اَلحَلِیمُ الرَّحِیمُ
المَنَّانُ کی تئیں کہ ذاکر اسکا اور پڑہنی والا اس اسم کا امان پاویگا خوف سی اور
جو شخص کہ اَلحَلِیمُ لکہی اور اوسی پانی سی دہو کر زراعت یعنی کہیت پر اوس پانی کو

جہڑکے وہ کیت پاک وپاکیزہ رہی اور اوس کہیت مین اس اسم کی برکت ظاہر ہووی
اور جو شخص کہ اکثر اَلْغَفُوْدُ پڑہا کری وسواس اوسکا دفع ہو اور جو شخص کہ پانی پر چالیس
مرتبہ اَلشَّکُوْرُ کو پڑہی اور اوس پانی سی آنکہون کو دہووی رمد یعنے آنکہ دکہنی کا
عارضہ دفع ہو اور جو شخص کہ اَلْعَلِیُّ کو بہت پڑہی اور اس اسم کو لکہہ کر اپنی گلی مین
لٹکا دی حقتعالی اوسکو جوان وحیہ وشکیل وروادار درمیان لوگونکی کری اور
جو شخص کہ بہت پڑہی اَلْجَلِیْلُ کو تو جو اوس سے ملاقات کریگا اور اوسی دیکہی گا وہ
اوسکے توقیر اور تعظیم بہت کریگا اور جو شخص کہ سوتی وقت اَلْکَرِیْمُ کو
پڑہ کی سووی تو حق تعالی حکم کریگا ملائکہ کو کہ دعائی خیر کہو واسطے اسکی اور کہو اسکو
کہ خدا نے تجکو امان دی اور جو شخص کہ بہت پڑہی اَلْقَرِیْبُ اَلْمُجِیْبُ کو امان مین
رکہی خدا اوسکو اور جو شخص کہ اَلْوَاسِعُ بہت پڑہا کری حقتعالی اوسپر وسعت رزق
کری اور جو شخص کہ ہزار مرتبہ طعام پر اَلْوَدُوْدُ کو پڑہی اور اوسکو جن دو آدمیونمین
کہ دشمنی ہو اونکو کہلاوی تو باہم آپس مین محبت دونونمین ہوجاوی اور جو شخص
کہ بہت کہی اَلْمَجِیْدُ کو جمیع الام سی شفا پاوی اور جو شخص کہ سونی کے وقت ستر مرتبہ
اَلْبَاعِثُ کو کہکی اپنی سینہ پر ہاتہہ پہیر کے سووی خدا اوسکی باطن کو زندہ
اور اوسکی دل کو نورانی کری اور اگر کوئی چیز ضایع ہوگئی ہو یا غائب ہوگئی ہو کہ وہ
نہ ملتی ہو تو اسم اَلشَّہِیْدُ اَلْحَقُّ کو اگر کاغذ کے چارون کونون پر لکہی اور بیچ مین اوس
کاغذ کے اوس چیز کا نام کہ جو ضایع یا غائب ہوگئی ہی لکہی اور نصف شب کو آسمان کے
نیچی اوس کاغذ کو رکہدی اور اوسی دیکہی اور آسمان کی طرف نگاہ کری پس ستر مرتبہ
آسمان کے نیچی اَلشَّہِیْدُ اَلْحَقُّ کو کہی پس وہی شخص کو خبر اوسکے حال اوس چیز کا معلوم

ہوجائیگا اور جو شخص اَلْوَکِیْلُ کو وظیفہ اپنا گردانے محفوظ رکھے کا خدا اوسکو جلنے سے
اور غرق ہونے سے اور اگر کسی کو اپنے دشمن سے خوف ہو اور یہ اوسکو دفع نہ کرسکتا ہو
پس ہزار گولیاں آٹیکی بناوے اور ہر گولی پر یَا قَوِیُّ کو پڑہے اور او نگلیوں کو پرند جانوروں کو
کہلاوے شر دشمن سے محفوظ رہیگا اور جس شخص کو عادت خدا سے لغزش ہوا ور اوسکا جی عبادت میں
نہ لگتا ہووے تو چاہیے کہ وہ شخص سوتے وقت اپنے سینہ پر ہاتھ رکہکے اَلْمُحْیِیُّ الْمُمِیْتُ کو پڑہے
طاعت خدا پر راغب ہوگا اور جو کوئی مریض ہو یا صاحب درد ہو اونیس مرتبہ اَلْحَیُّ کو پڑہے
مریض کو شفا حاصل ہو اور جو شخص کہ اَلْقَیُّوْمُ بہت پڑہے اوسکو تصفیہ قلب حاصل ہو اور جو شخص
کہ کہانے پر اَلْوَاجِدُ کو پڑہ کے کہانا کہایا کرے تو اپنے باطن میں نور پاویگا اور ذکر اَلْمَاجِدُ
کا خلوت میں باعث نور کا ہوتا ہے اور پڑہنے والا اَلصَّمَدُ کا کبہی بہوکا نہیں رہتا اور جو شخص
کہ وضو کے وقت اَلْقَادِرُ پڑہا کرے ہمیشہ اپنے دشمن پر غالب ہے اور جو شخص کہ اَلْبَرُّ
کی تلاوت اکثر کیا کرے اوسکا لڑکا بلوغ تک آفات سے سالم رہے اور جو شخص کہ اَلتَّوَّابُ کے
بہت تلاوت ... حق تعالیٰ اوسکی توبہ کو ... ہووے اور جو شخص کہ اَلْمُنْتَقِمُ بہت تلاوت
... سے محفوظ رہیگا اور جو شخص کہ سامنے ظالم کے اَلرَّؤُفُ پڑہے تو وہ
ظالم اوس سے بانکسار پیش ... مہربانی کرے اور جو شخص کہ اَلسُّبُّوْحُ کو روٹی پر لکہے
... اور ... کہلاوے ... شخص ملکی الصفات یعنی فرشتہ خصلت ہووے
اور جو شخص کہ اَلرَّبُّ بہت کہے حق تعالیٰ اوسکی اولاد کو محفوظ رکہے اور جو شخص کہ مٰلِكُ
الْمُلْكِ کی تلاوت بہت کیا کرے خدا اوسکو دونوں جہان میں غنی کرے اَلْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ کو جو شخص
دس جمعہ اس ترکیب سے پڑہے کہ ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑہے اور دس جمعہ تک
ترک حیوان بہی کرے حق تعالیٰ اوسکو بہت جلد غنی کریگا اور اگر ساتہ اس اسم کے سورۂ حمد کو بہی

اسیطرح پڑہی تو بصینا غنی ہوگا کدائی المصاح اور جو شخص کہ اَلْمُعْطِی یَامُعْطِیَ السَّآئِلِیْنَ
کو پڑہی غنی کری اوسکو خدا سوال کرنے سی اور جو شخص کہ سوتے وقت اَلْمَانِعُ بہت کہے
حقتعالے اوسکی قرض کو ادا کری اور جو شخص کہ ہزار مرتبہ اَلنُّوْرُ کہی حقتعالی اوسکو نور ظاہری اور باطنے
عطا فرماوی اور جو شخص کہ بہت اَلْھَادِیْ کہی حقتعالی اوسکو معرفت عطا فرماوی اور
جو شخص کہ ہزار دفعہ اَلْبَدِیْعُ کہی حقتعالے اوسکی حاجت کو روا کری اور جو شخص کہ ہزار دفعہ
اَلْوَارِثُ کہی ہدایت کری خدا اوسکو راہ نیک اور جو شخص کہ ہزار دفعہ اَلصَّبُوْرُ کہی حقتعالے
شدائد میں صبر عطا فرماوی اور جو شخص سات ہفتہ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ بامطریق کہ پنجشنبہ سے
شروع کری اور ہر روز ستر مرتبہ اوس اسم کو پڑہی تا سات ہفتہ حقتعالی بی سعت وسکی مطلب کو
عطا فرمائیگا اور نجات دیگا جس چیز سی کہ خائف ہی اور جو شخص کہ انگوٹھی پر اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو
کندہ کرکے اپنی ہاتہ مین رکہی حقتعالی اوسکو مشہور اور نام ور کری اگرچہ وہ گم نام ہوا اور امین
رہیگا وہ شخص خوف کے چیزون سی اور جو شخص کہ اَلْحَفِیْظُ بقدر اعداد حروف اوسکی کے
پڑہی نہ ڈری کسی سی اگرچہ تمام روئی زمین پر پہری اور پڑہنا اوسکا باعث امان کا ہی غرق سے
اور بہت سر الآلیع جاتہ ہی واسطے خائفین کے اسواسطی کہ پڑہنی والا اسکا ہمیشہ محفوظ رہیگا
اور جو شخص کہ اکثر اَلْقَھَّارُ پڑہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دل سی نکالی اور جو شخص کہ
آخر شب کو ایام محاق میں یَاقَاھِرُ یَاقَھَّارُ یَاذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ
کو پڑہی اور دعا واسطے اپنی دشمن کے کری تو خدا قہر و غضب اپنا اوسکی عدو پر نازل کری
اور اوسکو شر دشمن سے امین کری **باب پانچوان** بیچ سان تیاری انگشتر اور کیفیت اوسکی کے
اور ثواب چھوق وغیرہ کی اور آئینہ دیکہنی اور خضاب کرنی اور عطر لگانی کے اور بیوہ بولی سو لکہنی کے اعدا اوسمین تیرہ
فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فضیلت انگوٹھی کی جاننا چاہئے کہ انگشت سوکدہ ہی مردونکی تین اور عورتونکی

1 داہنی ہاتہ مین انگوہٹی پہنا اور بسند معتبر حضرت امیر علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ انگوہٹی کو داہنی ہاتہ مین پہنتی تہی اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی روایت

ہی کہ پیغمبر خدا نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی فرمایا کہ یا علی انگوہٹی داہنی ہاتہ مین پہنو تاکہ

مقربون سی ہو حضرت امیر علیہ السلام نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرب

کون ہین حضرت نی فرمایا کہ جبرئیل و میکائیل حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نی

عرض کی کہ کون سی انگوہٹی ہاتہ مین پہنون پیغمبر خدا نی فرمایا کہ عقیق سرخ در ستیکہ اوس نی

نی اقرار کیا واسطی خدا کی ساتہ یگانگی کی اور واسطی میری ساتہ پیغمبری کی اور واسطی تمہاری یا علی

ساتہ وصی ہونی اور خلیفہ و جانشین میری ہونی کی اور واسطی فرزندون تمہاری کی ساتہ امامت کی اور واسطی

دوستون تمہاری کی ساتہ بہشت کی اور واسطی شیعون و فرزندان تمہاری کی ساتہ جنت [illegible]

کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت جبرئیل نی پیغمبر خدا سی کہا کہ جو

شخص کہ انگوہٹی داہنی ہاتہ مین پہنی اور غرض اوس شخص کی پہننی سی تمہاری سنت اور

طریقہ [illegible] قیامت کی دن اوسکو اگر مین متحیر دیکہون گا تو اوسکا ہاتہ پکڑ کر آپ

اور حضرت [illegible] انگوہٹی [illegible] اور ونگا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ انگوہٹی

پورون مین پہنائی [illegible] دوسری بیچ بیان اوس چیز کی کہ جس سی

انگوہٹی کا بنانا چاہیے جان تو کہ سنت ہی کہ انگوہٹی کو چاندی سی بناوی اور مردونکی تئین

انگوہٹی سونیکی پہننا حرام ہی اور انگوہٹی فولاد اور پیتل اور لوہی کی مردون اور عورتونکو

پہننا مکروہ ہی اور حضرت امیر علیہ السلام سی منقول ہے کہ سوای چاندی کی اور کسیکی انگوہٹی

[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ انگوہٹی حضرت رسول خدا صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاندی کی تہی اور بسند معتبر منقول ہوا ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یا علی

۲ انگوٹھی سونیکی ہاتہ مین مت پہنو کہ یہ زینت تمہاری ہی بیچ آخرت کی اور پیغمبر خدا نی فرمایا کہ پاک
نہین ہی وہ ہاتہ کہ جسمین انگوٹھی لوہی کی ہو اور دوسری حدیث مین ہی کہ اونحضرت نی فرمایا
کہ پاک نکری خدا اوس ہاتہ کو کہ جسمین انگوٹھی لوہی کی ہو اور بیچ حدیث معتبر کے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ نماز نہ پڑہی وہ مرد کہ جو انگوٹھی لوہی کی پہنی ہو اور ممانعت فرمائی
پیتل کی انگوٹھی سی بہی **فصل تیسری بیچ فضیلت عقیق کی** جانو بیچ حدیث معتبر کے
حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کوہ طور
پر حقتعالے سی مناجات کرتی تہی تو آنکہین اوپر نظر حضرت موسی کی زمین پر پڑتی تہین یعنی آنکہ نیچی کرکی
مناجات کیا کرتی تہی حقتعالے نی اونکی نور چہرہ سی عقیق کو پیدا کیا پس فرمایا حقتعالے نی کہ قسم کہاتا
ہون مین ذات مقدس اپنی کی کہ عذاب نکرونگا مین آتش جہنم سی اوس ہاتہ کی تئین کہ جسمین انگوٹھی
عقیق کی ہووی بشرطیکہ ولایت اور دوستی علی بن ابیطالب علیہ السلام سی رکہتا ہو اور بیچ حدیث دوسری کے
منقول ہی کہ جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پروردگار تمہارا ... ارشاد کیا ہی
اور فرمایا ہی کہ انگوٹھی کی تئین داہنی ہاتہ مین پہنو اور نگین عقیق کا ... ابیطالب علیہ السلام
سی بہی کہو کہ انگوٹھی عقیق کی داہنی ہاتہ مین پہنین حضرت ... پوچہا کہ یا رسول اللہ
عقیق کیا چیز ہی فرمایا کہ پہاڑ ہی بیچ یمن کے کہ واسطی خدا کے اقرار کیا ہی ... کی اور واسطی میری پیغمبری
اور واسطی تیری اور اولاد تیری کی امامت اور واسطی شیعیان تمہارے کی بہشت اور واسطی دشمنان
تمہارے کی جہنم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز اوس شخص کی کہ جسکی ہاتہ
مین انگوٹھی عقیق کی ہووے چالیس درجہ زیادہ ہی اوس شخص کی نماز سی کہ جو بغیر انگوٹھی کی بجا لاتا
ہو اور دوسری روایت مین ہی کہ دو رکعت نماز کہ با انگشتری عقیق ... بجا لایا ہووے ہزار
رکعت بی انگشتری سی اور بیچ حدیث معتبر کی منقول ہی بشیر دہان سی کہ وہ کہتا ہی کہ عرض

کی ہیں کہ کونسا نگین انگوٹھی پر رکھوں حضرت نی فرمایا کہ کون غافل ہی تو عقیق سرخ اور عقیق زرد
اور عقیق سفید سی کہ یہ تینون پہاڑ ہین بیچ بہشت کی لکن پہاڑ عقیق سرخ کا پس مشرف ہی حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی گھر سی اور عقیق زرد پس مشرف ہی اوپر گھر حضرت فاطمہ
علیہا السلام کے اور عقیق سفید پس مشرف ہی اوپر خانہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
علیہ الصلوۃ والسلام کی اور ہر ایک پہاڑ ایک نہر جاری ہے برف سی زیادہ سرد اور شہد سی زیادہ
شیرین اور دودھ سی زیادہ سفید اور نہین سیراب ہوتی اوس نہر سی مگر آل محمد اور شیعیان آل محمد
اور وہ تینون نہرین کوثر سی نکلین ہین اور ایک جگہ پر گرتی ہین اور یہ تینون پہاڑ تقدیس اور تحمید
اور تسبیح الہی کرتی ہین اور واسطی محبان آل محمد کی طلب آمرزش کرتی ہین پس جو کوئی شیعیان
آل محمد سی ایک ان عقیقون مین سے ہاتھ مین رکھی نہ دیکھی گا وہ مگر خیر اور نیکی اور فراخ روزی کی
تئین اور سلامت اور محفوظ رہی گا جمیع بلاؤن سے اور امان پائیگا شر پادشاہ ظالم سی اور محفوظ رہیگا
اوس چیز سی کہ جس سے ڈرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ کوئی ہاتھ
[illegible] اگر خدا اوسی دوست رکھی گروہ ہاتھ کہ جسمین انگوٹھی عقیق کی ہو کہ خدا
اوس [illegible] ہی اور سلامتی اوس شخص سے روایت کی ہی کہ ایک روز مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین بیچ مکان منصور عباسی کی حاضر تہا پس دیکھا مینی
کہ ایک شخص کو باہر لائی کہ گردن ماریں تب حضرت نی فرمایا کہ سلمان دیکھ تو کہ انگوٹھی مین اوس شخص
کی نگین کیسا ہی دیکھا مینی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ عقیق کا نگین نہین ہے حضرت نی فرمایا
اگر عقیق ہوتا تو یہ گردن نکہاتا مینی عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اور
کچھ آپ عقیق [illegible] سلمان کی اوپر حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان انگوٹھی عقیق کی محفوظ رکھتی ہے
ہاتھ کا کاٹی جانے سے مینی عرض کی اور کچھ فرمائی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان امان بخشتی

ہی خون سی عرض کی میں اور کچہ فرمائی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان خدای عز و جل
بہت دوست رکہتا ہی میں عرض کی اور کچہ ارشاد ہو حضرت نی فرمایا کہ تعجب کرتا ہون
اوس ہاتہ سی کہ جسمین انگوٹہی عقیق کی ہو کہ کیونکر وہ ہاتہ خالی رہتا ہی درہم و دینار سی میں
عرض کی اور کچہ بیان فرمایئے حضرت نی فرمایا کہ عقیق نگہبان آدمی کا ہی ہر بلا سی عرض کی میں
یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اور کچہ فرمائی حضرت نے فرمایا کہ عقیق محفوظ رکہتا ہی
[illegible] عرض کی میں کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ [illegible] اس حدیث کو لوگون
سی اور منسوب کرون مین اس حدیث کو طرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی بواسطہ
جد امجد آپ کے حضرت نی فرمایا کہ ہان بیان کر [illegible] حضرت علی بن موسی الرضا
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ عقیق فقر اور درویشی کو برطرف کرتا ہی اور انگوٹہی سی کی
نفاق کی [illegible] ہی اور حضرت امام [illegible] علیہ السلام [illegible] منقول ہی کہ
انگوٹہی عقیق کی پہنو کہ بہت مبارک ہی اور امید ہی کہ عاقبت [illegible]
نیکی ہو اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کہ [illegible] نی ہاتہ مین
حاجت اوسکی بر آتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام [illegible] موجب امن
کا ہی بیچ سفر کی اور دوسری حدیث مین اونحضرت سی منقول ہی کہ [illegible] انگوٹہی عقیق کی
لیوی پریشان نہو گا اور عاقبت کار اوسکا نیک ہوگا اور بیچ دوسری حدیث کی ہی کہ حاکم نی
آدمی واسطی کسیکی گرفتار کرنیکی بہیجا تہا بسبب کسی جرم کی حضرت صادق علیہ السلام
نی فرمایا کہ انگوٹہی اوسکو کسیطرح پہونچاؤ لوگون نی انگوٹہی اوس مجرم کو لیجا کی دی ہی ہر
اوس انگوٹہی کی برکت سی کسیطرح کی تکلیف اونکو حاکم سی [illegible] اور بیچ حدیث
دیگر کی منقول ہی کہ کسی شخص نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی آکر شکایت کی

که چور راستی مین اکر میرا سارا مال و اسباب لی گیی حضرت نی فرمایا که کیا انگوٹھی عقیق کی ہاتھ مین نه تھی
اسواسطی که وه ہر بدی سی آدمی کو حفظ و امان مین رکھتی ہی اور بسند معتبر اوس حضرت سی منقول ہی که
که انگوٹھی عقیق سرخ کی ہاتھ مین رکھو که جب تک که آدمی اوس انگوٹھی کی تین یی پاس رکھیگا کسیطرح
کا اندوه اوسی نہو ویگا **فصل چوتھی بیچ فضیلت فیروزه کی** حضرت امام جعفر صادق
علیه السلام سی منقول ہے که جو کوئی انگوٹھی فیروزه کی ہاتھ مین رکھے ہاتھ اوسکا فقیر نہووے اور
حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله سی منقول ہے که خداوند عالمیان فرماتا ہی که شرم کرتا ہون
مین اوس ہاتھ سی که جو آسمان کیطرف واسطی دعا کی بلند ہووی اور اوسمین انگوٹھی فیروزی کی ہووے
که کیونکر اوس ہاتھ کو نا امید پھیرون مین اور منقول ہے علی بن محمد صیمری سی که کہتا ہی که جعفر بن
محمد کی دختر کی ساتھ مینی شادی کی اور اوس عورت سی مجکو بہت محبت تھی مگر اوس عورت سے لڑکا
نه پیدا ہوتا تھا اکرو حضرت امام علی نقی علیه السلام کی خدمت مین گیا اور اس امر کو اونحضرت سے
مینی عرض [illegible] سنکر مسکرای اور فرمایا که فیروزے کی انگوٹھی لی اور اس آیه کو اوسپر کندہ کر
[illegible] فردا و انت خیر الوارثین علی بن محمد صیمری کہتا ہی که جسطرح حضرت
نی فرمایا تھا اوسیطرح مین عمل مین لایا ایکسال نگذرنی پایا تھا که فرزند متولد ہوا **فصل پانچوین**
بیچ فضیلت جزع یمانی کی حضرت امیر علیه السلام سی منقول ہے که انگوٹھی جزع یمانی کی ہاتھ
مین رکھو وه [illegible] دور کرتی ہی [illegible] متمردان شیاطین کی [illegible] اور حضرت امام رضا سی منقول ہے
که حضرت امیر المومنین علیه السلام نی فرمایا که ایک روز پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله دولتسرای
تشریف باہر لائے اور دست مبارک مین انگوٹھی جزع کی تھی مینی حضرت کی ساتھ نماز پڑھی جب وه حضرت
نماز سی [illegible] تھی وه انگوٹھی حضرت نی مجکو عنایت فرمائی اور ارشاد کیا که اس انگوٹھی کو اپنی ہاتھ
مین پہنو اور اسی نماز پڑھو [illegible] که نماز اوس شخص کے که جسکی ہاتھ مین جزع یمانی ہو برابر

٦ ستر ہزارون کی ہی اور جزع یمانی تسبیح اور استغفار کرتی ہی اور ثواب استغفار کا واسطے
مالک کی لکھا جاتا ہے فصل چھٹی بیچ بیان فضیلت در نجف اور بلور اور حدید چینی اور سائر
نگینونکی بسند معتبر مفضل بن عمر سی منقول ہی کہ کہتا ہی کہ ایک روز مین بیچ خدمت حضرت
امام جعفر صادق کی حاضر ہوا اور انگوٹھی در نجف کی میری ہاتھ مین تھی حضرت نی فرمایا کہ
ای مفضل یہ نگین سیرگاہ ہے تمہارے مومن اور مومنہ ہی یاد ور کرنی والا درد کا ہی آنکھون سے
مومن اور مومنہ کی اور مین بہت دوست رکھتا ہون واسطی ہر مومن سے اس بات کو کہ پانچ انگوٹھیان
ہاتھ مین رکھتا ہو یاقوت کی کہ وہ فاخر ترین سب کی ہی اور عقیق کی کہ وہ خالص تر ہے واسطی خدا
کی اور واسطی ہم اہلبیت کے اور فیروزہ کی کہ وہ آنکھ کو قوت دیتی ہی اور سینہ کو کشایش دیتی
ہی اور قوت دلکو زیادہ کرتی ہی اور اگر فیروزہ ہاتھ مین پہنکر کسی کام کو جاوے تو پہر کی تی ہو
اوسکی حاجت برآتی ہی اور در نجف اشرف کی کہ حقتعالے اوسکو ظاہر کرتا ہی بدرستیکہ جو کوئی کہ
در نجف کی انگوٹھی ہاتھ مین پہنی اور اوسپر نظر کری حقتعالے ہر ایک نظر مین ثواب زیارت حج یا عمرہ
کا اوسکی نامہ اعمال مین لکھتا ہی کہ ثواب اوسکا ثواب پیغمبرون اور صالحون کا ہی اور خدا نے
لی اپس اوسکی تئین دوست نہین رکھتا ہون کہ کوئی ہمیشہ پہنی رہی لیکن مین نہین جانتا اوسکو سنت
پہننا اوسکا جسوقت کہ وہ شخص اوسکی دیکھنی کو جاوے کہ جس سے ڈرتا ہووی اور خوف رکھتا ہو
اور مقصود پہنی سی سکون شر اوسکی کا ہووی اور حدید چینی شیاطین کو دور کرتا ہی اس
سبب سے اسکو دوست رکھتا ہون لیکن اوس وقت اوسکا پہننا نہین چاہیے اور اگر خدا رحم نکرتا ہمارے
شیعون پر ہر اینہ ہر ایک نگینہ ان نگینون مین سی قیمت گران کو پہنچتا لیکن خدا نے ارزان کیا ہے
واسطی ہمارے شیعونکی کہ تونگر اور فقیر سب پہن سکتی ہین اور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام چار انگوٹھیان ہاتھ مین پہنی تھی انگوٹھی یاقوت کی واسطی شرافت کی اور زینت کی

اور غیرہ وغیرہ کی واسطی نصرت اور یاری چاہنی کی اور حسد بدحسبی کی واسطی قوت اپنی کی اور عقیق کی
واسطی حرز اور دفع دشمنان اور بلاؤن کی فصل ساتوین بیچ فضیلت یاقوت اور زبرجد
اور زمرد کی جاننا چاہیے کہ حدیثون کی حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی منقول
ہی کہ انگوٹھی یاقوت کی پہنو کہ پریشانی کی تئین زائل کرتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ انگشتر یاقوت ہاتہ مین پہننا سنت ہی اور حضرت امام موسی علیہ السلام
سی منقول ہی کہ انگوٹھی زمرد کی ہاتہ مین پہننا موجب آسانی کا ہی کہ اوسمین کچہ دشواری
نہین ہی اور ایک روایت مین اونہین حضرت سی منقول ہی کہ وہ روایت ہی مین الفاظ وعبارت
وارد ہی مگر بجائی لفظ زمرد کی لفظ زبرجد کی ہی اور اونحضرت نی فرمایا کہ انگشتر زمرد کی
ہاتہ مین پہننا فقر کی تئین ساتہ توانگری کی بدل کرتا ہی اور فرمایا کہ جو کوئی انگوٹھی یاقوت زرد
کی پہنی فقیر نہو کا مراد یاقوت زرد سی پکھراج ہی فصل آٹھوین بیچ آداب آئینہ دیکھنی کی
جاننا چاہیے کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا نی فرمایا
کہ خداوند عالمیان واجب کرتا ہی بہشت کو واسطی اوس جوان کی کہ جو بہت آئینہ دیکھی اور
حمد خدا بہت کری [illegible] سکو بصورت نیک پیدا کیا اور اوسکو بدصورت اور عیب دار
نکیا اور بیچ بعضی روایت کی مذکور ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ آئینہ ملاحظہ کرتی تھی اور موی
مبارک کو اور ریش [illegible] کنگھی فرماتی تھی اور اپنی اصحاب کیواسطی اور اپنی عورتون
کی لیی وہ حضرت اپنی تئین آراستہ فرماتی تھی اور فرماتی تھی کہ خدا پسند کرتا ہی اور دوست
رکھتا ہی اوس بندہ کو کہ جو برادر مومن کی گھر جانیکی لیی اپنی زینت کری اور آراستہ کری
اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کوئی آئینہ دیکھی تو چاہیے کہ اس دعا کو پڑھی
الحمد للہ الذی خلقنی فاحسن خلقی وصورنی فاحسن صورتی

دراٰن مینّی ما تشاں من علیّ واکرمنی بالاسلام **فصل نوین بیچ فضیلت**
خضاب کرنی کی جان تو کہ مردونکی تئین خضاب کرنا سر اور ریش کی بالون کا سنت موکدہ
ہی اور عورت کے تئین خضاب کرنا سر کی بالونکا اور ہاتہ اور پاونکا سنت ہے اور مردونکو دست و پاے
خضاب کرنا مکروہ ہی مگر دیکہا رنگ بعد نورہ لگانیکی مضایقہ نہین رکہتا اسواسطی کہ سارے
بدن پر نورہ لگانا سنت ہی اور مہندی ملنا تمام بدن میں اور ہاتہ پر اسقدر کہ رنگ ناخون کا
مائل بسرخی ہو جاوے قباحت نہین رکہتا چنانچہ بسندہای معتبر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ چار چیزین ہین کہ وہ سنتہاے پیغمبرون سی ہین توبی خوش لگانا
اور نزدیکی عورتون سی کرنا اور مسواک کرنا اور خضاب کرنا بحنا اور بیچ حدیث دوسری کی
اوس جناب سی منقول ہی کہ ایک درہم کو بیچ خضاب کے خرچ ہووے بہتر ہی ہزار درہم سی کہ راہ خدا
مین خرچ کرے اور خضاب مین چودہ خصلتین ہین اور وہ یہ ہین کہ ریح کی تئین گوشت سی دور
کرتا ہی اور غبار کو آنکہ سی دور کرتا ہی اور جلا اور روشنی پیدا کرتا ہی آنکہونمین اور بینی کو
نرم کرتا ہی اور دہان کو خوشبو کرتا ہی اور دانتونکی جڑ کو مضبوط اور کم کرتا ہی اور گندگی
بغل کو دفع کرتا ہی اور وسوسہ شیطان کو کم کرتا ہی اور ملائکہ بسبب اوسکی خوش ہوتی ہین اور
سبب خوشحالی مومنون کا ہی اور باعث خشم اور غصہ مین لانا کافرونکا ہی اور باعث زینت کا اور
بو ہی خوش کا ہی اور موجب خلاصی عذاب قبر کا ہوتا ہی اور منکر و نکیر اوس سے شرم کرتی ہین اور بیچ
حدیث کے ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ اپنی سفید بالونکو رنگ کرو اور مشابہ
یہودون سے مت ہو اور بیچ حدیث حسن کے منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچہا کہ خضاب
سر و ریش کا آیا سنت ہی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ع کی خضاب [illegible] سنت تہا
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا تہا کہ یا علی یہ ریش تمہاری خون سی سر تمہارے

خضاب ہو کی لیس وہ خضاب اوس حساب کا انتظار فرماتی تھی اور دوسری حدیث مین منقول ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھی کہ اسواسطی خضاب نہین کرتا کہ ابھی تک خضاب تعزیت
ہون مین بیچ مصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اور بہت سی حدیثون مین منقول ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام خضاب فرماتے تھی پس
جان تو کہ مردونکی تئین سنت موکدہ ہی خضاب کرنا سر و ریش کا اور مکروہ ہی مردونکی تئین خضاب
کرنا دست و پا کا اور مراد خضاب دست و پاسی رنگ حنا وغیرہ ہی کہ جس سے دست و پا رنگین ہوتی ہین
مگر بعد نورہ لگانیکی اگر تمام بدن مین حنا لگاوی واسطے دفع بو وغیرہ کی مضائقہ نہین رکہتا
مگر اوس وقت بہی لازم ہی کہ بہت کم حنا لگاوی کہ رنگ گہرا نہووے اسواسطی کہ احادیث مین تجویز
اوسقدر حنا کی وارد ہی چنانچہ منقول ہی کہ حنا لگانا مردونکی تئین اسقدر چاہیے کہ ناخون پر رنگ
خفیف آجاوے اسواسطی کہ احادیث مین مذمت ہاتہ کی رنگین کرنیکی اکثر وارد ہوئی ہی چنانچہ بیچ حدیث
حسن کے منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ ازجملہ علامات بد کے بیچ آخر زمانہ کی ظاہر
ہونگی یہ ہی کہ آثار عورتونکی بیچ مردون فرزندون عیاشی کی ظاہر ہونگی اور وہ خضاب کرینگی اور
اپنی سرکی بالونکو درست کرینگی جسطرح کہ عورتین بال بناتی ہین پس بظاہر مراد خضاب دست و پا
سی حنا لگانا ہی اسواسطی کہ خضاب سر و ریش کا مستحب ہے اور عمل ائمہ ہی اور عورتونکو خضاب دست و پا
کرنا سنت ہی یعنی حنا لگانا مستحب ہی چنانچہ بیچ حدیث معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ سزاوار نہین ہے عورات کو کہ اپنی ہاتہ کو حنا سی خالی رکہین اگرچہ رنگ حنا ہووے
ہر چند وہ عورت ضعیف اور پیر ہووے اور پیغمبر خدا ہمیشہ حکم فرماتے تھی عورتونکی تئین ساتہ خضاب
بستے [illegible] سردار ہو اور [illegible] شوہر کی ہو فصل دوسری مین بیچ کیفیت خضاب کی
اور احکام اوسکی کی اکثر احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے

۱۰ زیادہ ترخضاب ورسمہ کا حضرت کی ریش مبارک مین تہا اور حضرت صادق علیہ السلام نی
فرمایا کہ خضاب کرنا وسمہ کا موجب اس عورتونکا ہی اور واسطی کفار کی باعث خوف و وہابت
کا ہوتا ہی اور حضرت رسول خدا سی منقول ہی کہ سب سے بہتر خضاب نزدیک حقتعالی کی سیاہ رنگ
ہی اور بیچ حدیث حسن کے حضرت صادق ع سی منقول ہی کہ خضاب لگانا عہد بکا آبرو کی تئین
زیادہ کرتا ہی اور بیچ دوسری حدیث کے حضرت نے فرمایا کہ خضاب حنا کا بدبو کو تئین برطرف کرتا ہی اور آبرو
کو زیادہ کرتا ہی اور دہان کو خوشبو کرتا ہی اور اولاد کو خوبصورت کرتا ہی اور حدیثون مین منقول ہے
کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حنا اور وسمہ باہم ملا کر خضاب
فرماتی تہی جان تو کہ مشہور علما مین یہ ہی کہ صاحب جنب کے تئین خضاب حالت جنب مین کرنا مکروہ ہے
اور اسیطرح حالت خضاب مین عمدا جنب ہونا بہی مکروہ ہی اور مثل اسیکی مکروہ ہی زن حائض کے
تئین حالت حیض مین خضاب کرنا فصل گیارہوین بیچ بیان سبب پیدا ہونے بوی خوش کے
بیچ زمین ہند کی جانو کہ بیچ حدیث معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب
حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام بہشت سی زمین پر تشریف لائے تو حضرت آدم نی
کوہ صفا اور حضرت حوا نے کوہ مروہ پر نزول اجلال فرمایا اور اوس دن حضرت حوا نے بہشت
مین بوی خوش سی اپنی گیسوہای مبارک کو معطر کیا تہا اور حوریان بہشت نی شانہ کر کے
بہ تکلف تمام آراستہ کیا تہا جب زمین پر تشریف لائین تو گیسوئی مبارک کہ جو حوریان بہشت نی
بہ بوی بہشت عنبر سرشت آراستہ اور گوندہی ہی وہ گیسو کثرت حزن و ملال سی کہول ڈالے اور
مثل مصیبت زدگان ستم رسیدہ کی پریشان کر کی فرمایا کہ واحسرتاہ کیا خاک اون بالونکو
آراستہ رکہون مین کہ جن بالونکو حوریان بہشت نی بلطافت [illegible] تمام بہ [illegible] گوندہا
ہووی حال آنکہ خالق ہمارا ہم سی بیزار ہے لیس کہولتی ہی اون گیسوہای مبارک کی بوئی بہشت

بالون سی بچی کری اور ہوای مشرق و مغرب اوس بوی خوش کو نہ اڑ ری اور نہ جہان
صحرای ہند مین آویزان ہوئی پس اسی سبب سی اکثر بوی خوش زمین ہند مین ہوتے ہی اور
دوسری حدیث مین اونہین حضرت سی منقول ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نی اوس درخت
سی تناول فرمایا کہ جس درخت سی خدا نے منع فرمایا تہا کہانی ہی اوسکی پوشاک اور زیور ہای
بہشت جسم مبارک سی اوترگیا تو اوسوقت ایک برگ کہای بہشت سی توڑا اور اوس سی
ستر عورت کیا اور جب زمین پر آی تو ہوای جنوب نی اوس خوشبو کو بیچ صحرا ہند کی پہونچایا اور
وہ بو گیاہ درخت صحرای مین آویزان ہوئی بسبب اوسکی ہند مین خوشبو زیادہ ہی اور پہلے
جس جانور نی کہ اوس کہاس اور برگ درخت کو چرا وہ آہوی مشک تہا بسبب جسکی نی اوس گیاہ برگ
کی بوی خوش بیچ گوشت اور خون اوس آہو کی پیدا ہوئی یہان تک کہ خون منجمد ہوا اوسکی
ناف مین پس اوس سی مشک بہم پہونچا کہ اوسکو مشک نافہ کہتی ہین فصل بارہوین بیچ فضیلت
بوی خوش لگانیکی جان تو کہ بیچ احادیث معتبرہ کی وارد ہوا ہی کہ عطر اور خوشبو لگانا از جملہ اخلاق
پسندیدہ پیغمبران ہی اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی اول روز بوی خوش اپنی بدن
ملی تو شب تک زوال عقل کا نہین ہوتا ہی اور فرمایا کہ نماز خوشبو لگاکی پڑہنا بہتر ہی ستر
نماز سی ہے کہ بدون خوشبو کی بجا لایا ہو اور آنحضرت نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ خدا نے
پیغمبرونکو عطا فرمائین ہین بوی خوش اور عورتین اور مسواک اور بیچ حدیث صحیح کی حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہے کہ مرد کی مین نہین سزاوار ہی کہ ترک کری کسیی دن
بوی خوش کی تئین اور اگر ہر روز نہو سکی تو ایک دن بیچ لگاوی اور اگر یہ بہی نہ ممکن ہو
تو ہر جمعہ کی بیچ ہو اسی اور جمعہ کی دن خوشبو لگانا کسیطرح ترک نکری اور حضرت امیر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ شیارب پر خوشبو لگانا اخلاق پیغمبرون سی ہی اور باعث دوستی اون

ملائکہ کاہی کہ جو بندی کی اعمال لکھتی ہین اور پیغمبر خدا جمعہ کی دن اگر عطر نہ پاتی تھی تو عورتون کی
سر و مال خوشبو مانگ کر پانی مین بھگوتی تھی اور اوسکو اپنی روی مبارک پر ملتی تھی اور حدیث
مین وارد ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام اسقدر عطر لگاتی تھی کہ جہان
آپ سجدہ فرماتی تھی وہ جگہ اسقدر خوشبودار ہو جاتی تھی کہ جو وہان آتا تھا پہچان لیتا تھا کہ
حضرت نی اسجگہ سجدہ کیا ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی تھی کہ جبرئیل نی
مجھ سی کہا کہ یا حضرت آپ ایک روز درمیان خوشبو لگایا کرین اور جمعہ کی دن تو کسیطرح آپ
ترک نکرین اگرچہ از بوی نان ہو وہ منقول ہے کہ ایک روز عثمان بن مطعون نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ بوی خوش کو اور کئی چیزونکو واسطے
ترک لذات کی چھوڑ دون حضرت نی فرمایا کہ بوئی خوش کو ترک نکر کہ ملائکہ بوی خوش مومن کی
سونگھتی ہین اور جمعہ کو تو کسیطرح ترک نکرنا اور جو کچھ کہ تو بوی خوش مین صرف کریگا داخل اسراف
نہین ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بوئی خوش مین طعام سی زیادہ مال خرچ فرماتی تھی اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ چار چیزین ہین کہ باعث کشایش دل اور دفع غم والم
ہین بوئی خوش لگانا اور شہد کھانا اور سوار ہونا اور سبزہ دیکھنا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ وآلہ مین تین خصلتین تھین کہ دوسرے مین نتھین اول یہ کہ
حضرت کے سایا نہ تھا دوسرے یہ کہ جس راہ آپ تشریف لیجاتی تھی تو دو دن یا تین دن تک
وہ رستہ خوشبو سی معطر رہتا تھا کہ جو شخص گذرا وس راہ سی گذرتا تھا پہچان لیتا تھا کہ وہ
جناب ادھر سی تشریف لیگئی ہین بسبب خوشبو کی تیسری یہ کہ جو سنگ و درخت رستی مین
ملتا تھا وہ سجدہ کرتا تھا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو عورت
کہ خوشبو لگا کی اپنی گھر سی باہر جاوے اور بوئی خوش اوسکی ہو تو جبتک کہ اپنی گھر مین نہ

نہین آتی او سپر لعنتِ خدا برستی ہی جب تک کہ گہر کو نہ پہر آوی اور بیچ احادیث کثیرہ کی کراہت
روخوشبو کی وارد ہی پس مناسب نہین ہی مومن کو رد خوشبو بدون مصلحت کی کرنا چنانچہ منقول
ہی کہ اگر کوئی شخص شیرینی یا خوشبو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین لاتا تو آپ وسکو
قبول فرماتی اور رد نکرتی ہتی اور حسن بن جہم سی منقول ہی کہ گیا مین ایکروز خدمت مین
حضرت امام رضا علیہ السلام کی پس وہ جناب میری واسطی ایک ظرف مشک سی مملو لائی
اور فرمایا کہ لی او رنے مد بمین اسکو ل حسن بن جہم کہتا ہی کہ مینی اوسمین سی تہوڑا لیکر اپنی
بدن مین ملا حضرت نی فرمایا اور اپنی گردن مین مل موجب ارشاد کی پہر لیا اور ملا
حضرت نے فرمایا جو کچہ کہ باقی رہا ہی وہ بہی اوس جگہ پر مل مین موجب ارشاد کی باقی ماندہ کو بہی
مینی لگایا بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتی ہتی کہ رد نہین کرتا
کرامت کو مگر گدہا مینی عرض کی کہ کرامت کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ وہی خوشبو اور تکیہ کہ جو
بیٹہنی کی لیی کوئی تواضع کری اور مانند اسکی فصل تیرہوین بیچ آداب گل سونگہنی
کی جانتو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ جو کوئی تمکو پہول دی تو اوسکو تم
چومو اور اپنی آنکہون پر رکہو کہ وہ بہشت سی آیا ہی اور بیچ حدیث معتبر کی مالک جہنی سی روایت
کی ہی کہ ایک پہول مینی حضرت امام جعفر صادق کو دیا حضرت نی لی لیا او سونکہا اور
اپنی دونون آنکہون پر رکہا اور فرمایا کہ جو کوئی پہول لیوی اور اوسکو سونگہی اور اپنی آنکہون پر
رکہی اور کہی اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ زمین پر وہ شخص پہول نہ رکہنے
پاوی گا کہ اللہ گناہ اوسکی بخش دیگا اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سی منقول ہے
کہ جو کوئی سونگہی اور آنکہون پر رکہی کہ صلوات او پر آئمہ کی بہیجی تو حقتعالے واسطی اوسکی
حسنات عظیم لکہتا ہی اور گناہ اوسکی محو کرتا ہی خاتمہ بیچ بیان حق شوہر و زن

اور آداب مباشرت کی اور اوسمین تین مقصد ہین مقصد پہلا بیچ حق شوہر و زن کی جان تو کہ بیچ حدیث صحیح کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ کیا ہے حق شوہر کا اوپر عورت کے حضرت نے فرمایا کہ عورت اطاعت اپنی شوہر کی کرے اور نافرمانی اوسکی نکرے اور اپنے شوہر کی گہر سے بغیر رخصت شوہر تصدق کوئی چیز نہ دے اور بے اجازت اوسکی روزہ سنتی نہ رکھے اور جسوقت کہ مرد ارادہ مجامعت کا کرے تو وہ انکار نکرے اگرچہ بالا ے پالان شتر ہو اور خانہ شوہر سے بے اجازت شوہر باہر نجاوے اور اگر چلی جاوے بدون اجازت شوہر کی تو ملائکہ آسمان اور زمین اور ملائکہ غضب و ملائکہ رحمت سب اوسپر لعنت کرتی ہین جب تک کہ پہر گہر مین نہ آوے اوس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ حق کسکا مرد پر زیادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حق باپ کا اوسنے عرض کی عورت پر کسکا حق بہت ہے حضرت نے فرمایا حق شوہر کا اوس عورت نے عرض کی میرا حق شوہر پر اتنا نہین ہے جتنا کہ اوسکا مجہپر ہے حضرت نے فرمایا کہ سو مین ایک حصہ تیرا حق نہین یعنی مرد کا ایک کم سو درجہ تجہپر حق ہے اور تیرا ایک درجہ ہے پس کہی اوس عورت نے کہا کہ مین قسم کہاتی ہون اوس خدا کی کہ جسنے آپکو ساتہ حق کی بہیجا ہے کہ مین ہرگز شادی نکرونگی اور شوہر نکرونگی اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اوسنے سوال کیا حق شوہر سے حضرت نے فرمایا کہ حق شوہر کا بیان سے زیادہ ہے کہان تک بیان ہو مگر از جملہ حقوق شوہر سے یہ ہے کہ روزہ سنت بدون اجازت شوہر کی نرکہے اور بے اجازت گہر سے باہر نجاوے اور اپنے تئین بہت ساخوشبو شوہر کی واسطے رکہے اور بہت اچہی کپڑی پہنے اور اپنے تئین بہت مسا بنا و سنگار آراستہ رکہے اور ہر صبح و شام شوہر کی سامنے جائے کہ اگر شوہر ارادہ جماع کا کرے تو انکار نکرے

نکری آور دوسری حدیث مین حضرت نی فرمایا کہ کوئی چیز بی اجازت شوہر کی عورت
کسیکو نہ دی اور اگر دی دیوی تو گناہ اوسکا عورت کیواسطی ہی اور ثواب اوسکا شوہر کیواسطے
اور کوئی رات شوہر کو خشمناک نرکھی عورت نی کہا اگرچہ شوہر ظلم بھی کرتا ہو حضرت نی فرمایا کہ
ہان شوہر کو ناراض نکری اگرچہ وہ ظلم بھی کری اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ
ایک رات اپنی شوہر کو ناراض نرکھی اسلیے کہ جو عورت ناراضی شوہر مین شب کو بسر کری نماز
اوس عورت کی قبول نہوگی جب تک کہ اوسکا شوہر اوس سے راضی نہو اور جو عورت کہ خوشبو غیر
مرد کی لیے لگاوی تو نماز اوسکی قبول نہوگی جب تک کہ اوس خوشبو کو پانی سی دہو کی دور کری
اور حضرت نی فرمایا کہ تین شخص ہین کہ کوئی عمل نیک اونکا آسمان پر نہین جاتا ایک غلام گریختہ اور
دوسرے وہ عورت کہ جسکا شوہر ناراض ہو اور تیسری وہ شخص کہ جو جامہ اور لباس کو از راہ تکبر اور
نخوت کی لٹکاکی چلی اور بسیار احادیث معتبرہ کی وارد ہی کہ جہاد مردون کا یہ ہی کہ جان اور مال اپنا راہ خدا
مین صرف کرین یہان تک کہ ماری جاوین اور جہاد عورتون کا یہ ہی کہ شوہر کی رنج اور ایذا دینی
اور دوسرا نکاح کرنی پر صبر کرین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اگر حکم
کرتا مین کسیکو کہ سوای خدا کی اور کو سجدہ کرو تو البتہ کہتا مین کہ عورتین اپنی شوہرونکو سجدہ کرین
اور حضرت نی فرمایا کہ جس عورت کو کہ اوسکا شوہر واسطی مجامعت کی طلب کری اور وہ عورت جانی
مین اسقدر تاخیر اور دیر کری کہ مرد سو جاوی تو ملائکہ اوس عورت پر لعنت کرتی ہین جب تک
کہ اوسکا شوہر بیدار ہو اور بسند صحیح کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو عورت
اپنی شوہر سی کہی کہ مینی ہرگز تجہ سی نیکی نہین دیکھی تو اوس عورت کی اعمال سابقہ سب کے سب جاتے
رہتی ہین اور بسیار احادیث معتبرہ کی وارد ہوا ہی کہ حق عورت کا مرد پر یہ ہی کہ مرد اپنی عورت کو
سیر کری اور اوسکی بدن کو کپڑا دیوی اور اگر کوئی بدی عورت سی واقع ہو تو مرد اوسکو

بخش دی اور معاف کری اور ترش رو نہو اور ایک دن بیچ تیل لگانیکو دی اور تیسری روز کرت کہانیکو دی اور جہٹی مہینی حنا وغیرہ کا رنگ بو دی اور سال بیچ چار جوڑی بنا دی دو چار ٹکی لیی اور دو کری کی و اعلی اور جو میوی کہ لوگ کہاتی ہین اوسکو بہی کہلاوی اور عید کی دونون مین اور دونون سی زیادہ اوسکو اچہا کہلاوی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ عیال مرد کی قیدی اوسکی ہین اسبب محبوب ترین نزدیک خدا کی وہ شخص ہی کہ زیادہ احسان کری اپنی اسیرونکی ساتہ اور بیچ حدیث معتبر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ عورتونکی تئین غرفہ اور بالاخانہ پر جگہ رہنی کو ندو اور لکہنا نہ سکہلاؤ اور سورہ یوسف اور اوسکی معنی نہ بتلاؤ اور چرخہ زنی انکو سکہلاؤ اور سورہ نور انکو تعلیم کرو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی منع فرمایا عورتونکو گہوڑی پر چڑہنی سی اور فرمایا کہ اگر نیک بات کا بہی عورت حکم کری تو اوسکو نمانو ایسا ہو کہ اوسکی جرأت بڑہی اور تمہین وی بہر بڑی کام کا حکم کری اور پناہ خدا کی مانگو بد عورت سی اور نیک عورت سی بہی حذر مین رہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ اپنا کوئی راز عورت سی نکہو اور اگر یہ عزیزونکی حق مین کچہ کہین تو اوسمین انکا کہنا نمانو اور حضرت امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ وہ مرد کہ جو اپنی کامونکو عورت کی تدبیر پر رکہی ملعون ہی اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ جب ارادہ جنگ کا کرتی تہی تو اپنی عورتون کی مشورہ فرماتی تہی جو کچہ کہ عورتین مشورہ دیتی تہین حضرت اوسکی خلاف بجالاتی تہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہ اطاعت عورت اپنی کی کری تو خدا اوندہی منہ اوسکو جہنم مین ڈالیگا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کون سی طاعت مین یہ حال ہوتا ہی حضرت نی فرمایا کہ عورت اپنی مرد سی رخصت طلب کری سیر کرنی کو اور حمام مین جانیکو اور شادیمین جانیکو اور عیدگاہ مین جانیکو اور لڑائی مین جانیکو

اور کری یا رنگ کہ جسمین رنگ جلد کا معلوم ہووی ہر جا سکو ہانکی اور اوسکا شوہر ان امر و مین اطاعت اوسکی کبھی تو حلال اسی دکو او مدہی منہ بھسم مین فی التابعی و ریحہ خود عورت سی و مرد کی ہہ بہی چو ہی مہینی مکمتی یعنی عورتسی جماع کری کہ یہ واجب ہے اگر حاضر ہو اور سفر مین نہو اور کوئی عذر ہی طرفین سی نہو اور اگر کبھی عورتین رکہتا ہو تو ہر شب ایک عورت کی پاس سوے اور کنیز اور ممتوعہ کی پاس سونا واجب نہین ہے لیکن بہتر یہ ہی کہ اگر کنیز رکہتا ہو وہی تو با خود اوسکی رفع خواہش کری یا ساتھ کسیکی نکاح اوس کنیز کا کر دیوی اسواسطے کی بیچ بعض اخبار کے وارد ہوا ہے کہ اگر وہ کنیز مرتکب زنا کی ہوگی تو گناہ اوسکا او پر مالک کی ہے اور مشہور درمیان علما کے یہ ہی کہ اگر کوئی شخص زن منکوحہ رکہتا ہو اور دوسرا نکاح زن باکرہ کی ساتھ کری تو سات شبین مخصوص منکوحہ باکرہ کی ہین یعنی سات شبین اوسکی پاس سوے اور اگر غیر باکرہ ہو تو تین شبین مقصد دوسرا بیچ بیان آداب زفاف و مجامعت کی جان تو کہ زفاف کرنا قمر در عقرب اور تحت الشعاع مین مکروہ ہی چنانچہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی جماع کری اپنی عورت سے بیچ تحت الشعاع کی پس چاہیے کہ اسقاط حمل کو اپنی نزدیک سمجھی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ جماع مکروہ بیچ اول ماہ اور وسط اور آخر ماہ کی کہ جو حمل اندنون مین رہتا ہے تو وہ کرجاتا ہے اور اگر نگرا تو لڑکا دیوانہ یا مبتلا بعارضہ صرع ہوگا آیا نہین دیکہتا ہی تو کہ جسی صرع کا عارضہ ہوتا ہے اسی سبب سے ہوتا ہی کہ یا اول ماہ یا درمیان ماہ یا آخر ماہ مین جماع واقع ہوا ہے اور حالت حیض مین جماع کرنا بہت منع ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی جماع کری اپنی عورت کی ساتھ بیچ حیض کے پس جو لڑکا کہ اوس حمل سی پیدا ہو گا مبتلا عارضہ جذام او برصی مین ہوگا پس ملامت اور الزام نہ دی مگر اپنی نفس کو کہ کیون ایسی حرکت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمن اہلبیت نہین ہے

مگر وہ شخص کہ ولد الزنا ہووی یا ماں اوسکی حیض میں حاملہ ہوئی ہووی اور اگر احادیث
معتبرہ مین منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جب کوئی چاہی کہ اپنی عورت
سی خوش وقتی کری تو بطریق زبردستی نکری بلکہ اول صحبت اور اختلاط اور خوشطبعی کری اور اوسکی
بعد مقاربت کری اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ او حضرت نی فرمایا کہ قسم
کہاتا ہون مین بحق اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت مین ہی کہ اگر کوئی شخص عورت
سی اوس مکان مین جماع کری کہ جہان لوگ جاگتی ہون کہ وہ دیکھین یا تو نکی آواز یا سانس کی
آواز سنین پس اگر حمل رہ جاوی تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا رستگار نہوگا اور زناکار ہوگا اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ آلہ نی منع فرمایا صحبت کو بعد احتلام کی اور اگر محتلم بدون غسل کی مقاربت کری اور
اوس سی لڑکا پیدا ہوگا تو وہ دیوانہ ہوگا پس ملامت نکری مگر اپنی تئین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ نی حضرت امیر کو وصیت فرمائی کہ یا علی جماع نکرو بیچ اول ماہ اور وسط ماہ اور آخر ماہ کی
کہ باعث دیوانگی اور جوزہ و خبط دماغ اوس عورت کا اور لڑکو نکا ہی یا علی بعد مقاربت نکرو بعد سنین
کی کہ اگر فرزند ہوگا اوسکا ہوگا یا علی وقت جماع بات نکرو کہ اگر فرزند ہوگا تو گونگا ہوگا اور نگاہ نکری کوئی طرف فرج عورت کی وقت
جماع کی اور اگر نظر کریگا تو لڑکا اندہا ہوگا یا علی بنظر شہوت خیال اور عورت کا وقت جماع نکرو اسواسطی
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو مخنث یا دیوانہ ہوگا یا علی جماع نکرو اپنی عورت کی ساتہ مگر دو رومال
ہوویں کہ مرد اپنی واسطی اور عورت اپنی واسطی رکہی اور دونوں ایک رومال سی اکتفا
نکریں کہ آغاز دشمنی اور انجام جدائی ہی یا علی استادہ جماع نکرو کہ افعال خرون کی ہی
اور اگر فرزند پیدا ہوگا تو مانند گدہوں کی فرش خواب پر بول کریگا یا علی شب عید فطر
مین جماع نکرو کہ اگر فرزند متولد ہوگا تو اہل شر سی ہوگا یا علی شب عید قربان کو جماع نکرو
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو چہ انگلیاں یا چار انگلیاں ہاتہ مین ہونگی یا علی نیچی درخت میوہ دار کی

جماع نکرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو جلاد اور کشندۂ مردم یا رئیس سرگروہ ظلمہ ہوگا یا علی سامنی آفتاب
کی جماع نکرو مگر پردہ ڈال کی سوا اسکے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو وہ لڑکا ہمیشہ بد حالی اور پریشانی
مین گرفتار رہیگا یہانتک کہ مرجاوے یا علی درمیان اذان اور اقامت کی مقاربت نکرو کہ اگر فرزند
متولد ہوگا خونریزی پر راغب ہوگا یا علی زن حاملہ سی بی وضو جماع نکرو کہ اگر بی وضو جماع
کروگی تو جو لڑکا اوس سے پیدا ہوگا وہ بخیل اور کور دل ہوگا یا علی سب نیمہ شعبان مین جماع نکرو کہ اگر
لڑکا پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اوسکی منہ پر نشان سیاہی کا ہوگا یا علی آخر روز ماہ شعبان مین جماع
نکرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا عشار اور یاور ظالمون کا ہوگا اور بہت سی آدمی اوسکی ہاتھ سی ہلاک
ہونگی یا علی کوٹہی پر جماع نکرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا منافق اور ریاکار اور صاحب بدعت ہوگا یا علی جب
سفر کی لیے جاو تو اوس رات کو جماع نکرو کہ اوس رات کو اگر جماع کروگی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوگا
تو وہ لڑکا مال کو ناحق صرف کریگا اور اسراف کرنیوالی برادر شیاطین کے ہین اور اگر تین منزل
کا سفر ہو تو اثنای سفر مین جماع نکرو کہ لڑکا یاور ظالمونکا ہوگا یا علی شب دوشنبہ کو جماع کرو
کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ حافظ قران اور راضی بقسمت خدا ہوگا یا علی اگر جماع کرو تم شب سہ شنبہ کو
تو جو لڑکا کہ اوس حمل سی پیدا ہوگا تو بعد از سعادت اسلام اوسکو شرف شہادت حاصل ہوگا
اور دل اوسکا رحیم اور دہن اوسکا خوشبو اور ہاتہ اوسکا جوان مرد اور زبان اوسکی
غیبت اور بہتان سی پاک اور بری ہوگی یا علی اگر جماع کرو تم شب پنجشنبہ کو تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا حاکم
ہوگا حکام شرع سی یا عالم ہوگا اور اگر پنجشنبہ کو دوپہر کیوقت جماع عورت سی کروگی تو اوس
لڑکی کی نزدیک شیطان نہین آتا جب تک کہ وہ پیر ہو اور حقتعالی اوسکو سلامتی دنیا اور
دین روزی کریگا یا علی اگر مقاربت کرو تم شب جمعہ کو فرزند جو پیدا ہوگا دانایان مشہور سے
ہوگا اور اگر جماع کرو تم شب جمعہ کو بعد از نماز عشا امید ہی کہ وہ فرزند ابدالسی ہوگا یا علی اگر

ر

ساعت شبمین جماع نکری کہ اگر فرزند پیدا ہو تو خوف ہی کہ ساحر اور جادوگر ہووے اور دنیا
کو آخرت پر اختیار کری یا علی اس وصیت کو مجھ سی سیکھو جس طرح کہ مینی جبرئیلؑ سی سیکھا اور حضرت
نی فرمایا کہ اگر چاہی کہ شیطان شریک جماع نہو تو بوقت جماع کہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اور حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سی منقول ہی کہ جو کوئی
ارادہ مقاربت کا کری تو اوسوقت کہی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ پس اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان ہرگز اوسکو ضرر نہ پہنچا
سکیگا مقصد بیسواں بیچ بیان تاریخ ہای سعد و نحس مطلق ماہ و مخصوص ہر ماہ اور ایام ہفتہ
موافق ترجمہ مرحوم مغفور سید عبداللہ صاحب کی کہ اونہون نی ترجمہ کتاب جدول کا
باین عنوان کیا ہی کہ پہلی تاریخ مین پیدایش حضرت آدمؑ کی ہی اور واسطی ہر مطلب اور حاجت
کی اور واسطی حضور سی پادشاہونکی اور واسطی سفر اور طلب علم اور خرید اور فروخت چارپایونکی
خوب ہے اور جو فرزند کہ بیچ اس دن کی پیدا ہو فراخ روزی ہووے دوسری تاریخ روز ولادت حضرت
حواؑ کا ہی اور نکاح کی اور گہر بنانی اور کاغذ معاملات لکہنی اور حاجت طلب کرنی کی لیی خوب
ہی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو نیک تربیت پاوے تیسری تاریخ نحس ہے اور اچہی نہین
ہی کسی کام کی لیی چوتھی تاریخ روز پیدایش ہابیل فرزند آدمؑ کا ہی اور واسطی کہیتی اور شکار
کرنیکی اور چارپایونکی لیکر نیکی بہت نیک ہی اور مکروہ ہی بیچ اوسکی سفر کرنا کہ خوف مارے جانی
اور لٹ جانی کا ڈر کہتا ہی اور جو فرزند کہ پیدا ہو مبارک ہو پانچوین تاریخ روز ولادت قابیل کا
ہی کہ اوسنی اپنی بہائیکو یعنی ہابیل کو مارا اور روز نحس ہی کسی کام کی واسطی مبارک نہین ہے
چہٹی تاریخ نیک ہی واسطی نکاح کی اور حاجت طلب کرنیکی اور جو کہ سفر کری اس روز مین دریا یا
خشکی کا اپنی گہر کو سلامت پہر آوی اور نیک ہی واسطی شکار کرنی او خرید کرنی چارپایونکی

اور جو خواب کہ بیچ اس روز کی دیکھی تعبیر اوسکی بعد ایک روز کی ظاہر ہو ساتوین تاریخ
نیک ہی واسطی سب کاموں کی خصوصاً واسطی عمارت اور عروسی اور شکار اور طلب روزی
کی اور جو لڑکا کہ اس روز مین پیدا ہو فراخ روزی اور نیک تربیت ہو آٹھوین تاریخ نیک ہے
واسطی خرید و فروخت کی اور جو کہ پادشاہ پاس جاوے حاجت اوسکی بر آوے اور بد ہی واسطے
سفر کرنی دریا اور خشکی کی اور واسطی جنگ کی نوین تاریخ نیک ہی واسطے سب کاموں کی اور جو کہ
اس روز دشمن سی لڑی غالب آوے اور جو کہ سفر کری مال اوسکی تئین روزی ہو اور جو فرزند کہ
پیدا ہو نیک اور فراخ روزی ہو اور جو خواب کہ اس دن دیکھا ہو اثر اوسکا اوسی روز
ظاہر ہو دسوین تاریخ روز ولادت حضرت نوح ہی جو کوئی کہ اس روز مین پیدا ہو عمر
بڑی ہو اور فراخ روزی ہو اور نیک ہی واسطی خریدنی اور بیچنی اور سفر کرنی اور
کہیتی بونی کی گیارہوین تاریخ روز ولادت حضرت شیث ہی اور نیک ہی واسطی خرید
اور فروخت اور سفر کرنی کی اور اکثر کاموں کی بارہوین تاریخ نیک ہی واسطی نکاح کرنی اور
سفر دریا کی اور جو کہ بیمار ہو صحت پاوے اور جو فرزند کہ پیدا ہو اچھی تربیت پاوے تیرہوین
تاریخ نحس ہی واسطی سب کاموں کی چودہوین تاریخ نیک ہی واسطی طلب علم اور خرید اور
فروخت اور سفر اور قرض لینی اور سفر دریا کی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو عالم ہو اور
عمر اوسکی دراز ہو اور راغب طرف علم کی ہو پندرہوین تاریخ نیک ہی واسطی سب کام
کی مگر جبری ہی واسطی قرض دینی اور قرض لینی کی سولہوین تاریخ نحس ہے اور کسی کام
کی واسطی اچھی نہین مگر عمارت بنانی کی واسطی اچھی ہی اور جو کہ سفر کری اس روز
تو خوف ہلاکت کا ہی اور جو کہ بیمار ہو شفا پاوے اور جو لڑکا کہ قبل دوپہر کی پیدا ہو بدحال ہو
اور بعد دوپہر کی نیک حال ہو سترہوین تاریخ میانہ ہی یعنی نہ اچھی ہی نہ بری اور

قرض لینا اور دینا اس روز مین خوب نہین ہی اور جو کوئی بیچ اس روز کی پیدا ہو حال اوسکا
نیک ہو ١٨ اٹھارہوین تاریخ مبارک ہی واسطی خرید اور فروخت اور سفر کی اور جو کہ دشمن
سی لڑی اوسپر غالب آوے اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو حال اوسکا نیک ہو
١٩ انیسوین تاریخ روز ولادت حضرت اسحٰقؑ ہی اور نیک ہی واسطی سفر اور طلب روزی
اور کوشش کرنی کی کامون مین اور طلب علم کی واسطی خوب ہے اور جو فرزند کہ پیدا ہو توفیق
نیک پاوے ٢٠ بیسوین تاریخ میانہ ہی نہ اچھی نہ بری واسطی سفر اور بنانے مکانونکی اور لگانی درختونکی
اور مول لینی چارپایونکی اور جو فرزند کہ پیدا ہو مشقت کی ساتھ زندگانی کری ٢١ اکیسوین تاریخ
نحس ہے اور جو کہ سفر کری خوف ہلاکت رکھتا ہی اور واسطی مارنی حیوانات کی خوب ہی
٢٢ بائیسوین تاریخ سالمہ ہی واسطی روا کرنی حاجتونکی اور جانی نزدیک بادشاہونکی اور صدقہ دینی
اس روز کی قبول ہی اور بیمار بھلا ہو صحت پاوے اور مسافر جلدی پھرے اور واسطی جمیع کامونکی
نیک ہی ٢٣ تئیسوین تاریخ روز ولادت حضرت یوسفؑ ہی اور مستجاب ہی واسطی طلب حاجات
اور تجارت اور زن چاہنی کی اور نزدیک پادشاہونکی جانی کی اور جو کہ اس روز مین سفر کرے
غنیمت اور لوٹ بہت اوسکو حاصل ہو اور جو فرزند کہ پیدا ہو نیکو تربیت ہووے ٢٤ چوبیسوین تاریخ
بہت نحس ہے فرعون بیچ اس روز کی پیدا ہوا ہے بس کوئی کام اس روز مین خوب نہین ہے
مگر کار خوب عبادات اور طاعات میں اور واسطی مولود کی بھی خوب نہین ہی ٢٥ پچیسوین تاریخ
نحس ہے بس اس روز مین اپنی تئین نگاہ رکھی اور کسی کام کی واسطی نجاوے کہ بیچ اس روز کی
حقتعالے نے اہل مصر کو ساتھ فرعونکی اپنی آیات یعنی اپنی عذاب مین مبتلا کیا اور واسطی بیماری کی
برا اور حال اوس شخص کا کہ اس روز مین پیدا ہو نیک ہو لیکن بلائی سخت مین مبتلا ہو اور
آخر نجات پاوے اور بروایت سلمان اس روز کی شر سی پناہ لیجاوین طرف خدا کے ساتھ اعانت نیک

۲۶

نیک کی مانند نماز اور دعا اور تصدق وغیرہ کی چھبیسوین تاریخ نیک ہی واسطی سفر اور سب امور کی
کہ جنکا ارادہ کری مگر نکاح کرنا خوب نہین ہی اسلیے کہ آخر جدائی ہوتی ہی سو واسطی کہ اسدن
دریا شگافتہ ہوا واسطی حضرت موسیٰ کی اور اگر سفر سی اس روز مین پہر گہر مین بخاو ستائیسون
تاریخ نیک ہی واسطی سب کامونکی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ سفر اس روز مین کرنا خوب ہے
۲۸
اور واسطی مولود کی بہت نیک ہی اٹھائیسوین تاریخ کو پیدائش حضرت یعقوبؑ کی ہی وہ نیک
ہی واسطی سب کامونکی اور جو فرزند کہ پیدا ہو سا تہ غم یا مرض کی یا ضعف چشم کی مبتلا ہو انتیسوین
تاریخ خوب ہے واسطی سب کامونکی اور جو کہ سفر کری بہت مال پاوی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی
کہ شائستہ ہی واسطی سب کامونکی خصوصاً ملاقات پادشاہونکی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو
۳۰
وہ برباد ہو گا تیسوین تاریخ نیک ہے واسطی خرید او فروخت اور تزویج کی اور جو فرزند کہ پیدا ہو
مبارک ہو یہ جدول بیچ بیان تاریخون نیک و بد کہ جو مخصوص ہر ماہ کی اور جو جو
کہ بسبب ولادت یا وفات ائمہ معصومین نیک اور بد ہو گئی ہین اور جو جو کہ نحس اور
مخصوص ہر مہینہ کی ہین پس جانو کہ محرم الحرام مہینہ غم اور اندوہ کا ہی خصوصاً دس روز
پہلی تاریخ سی دسوین تک اور سارا مہینہ بنا بر واقع ہونی شہادت جناب خامس آل عبا
علیہ التحیۃ والثنا کی لائق امور خوشی اور شادی کی نہین ہے اور جو دو ہوین اور تیرہوین اور
بائیسوین اسکی نحس اکبر ہی اور پچیسوین کو وفات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہے
اور بنا بر ایک قول کی بارہوین اور بنا بر ایک قول کی چوبیسوین صفر المظفر تمام مہینہ
نحس ہے اسواسطے کہ بیسوین تک اسکی چہلم جناب سید الشہدا علیہ السلام ہی اور اہلبیت
علیہم السلام رسم تعزیت اور ماتم داری مین مشغول تہی اور تیرہوی اور دسوین اور بیسوین اسکی نحس اکبر
ہی اور سترہوین مین وفات حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ہی اور اٹھائیسوین کو وفات

حضرت سید کائنات اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہی پس قیام براسم التعزیت
اور زیارت ان دونون جناب کی نزدیک ورود سی زیادہ تر مناسب ہی ربیع الاول دوسری
مین بنابر بعض روایات کے وفات سید کائنات کی ہی اور بروایت کلینی اٹھوین اور بارہوین کو
وفات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہی اور نوین کو عید قتل عمر ہی اور سترہوین
مین تولد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور اسی مہینہ کی سترہوین شب کو
معراج اوس جناب کو ہوئی ہی اور چھبیسوین مین وفات حضرت ابو طالب اور حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام کی ہی اور دسوین اور بیسوین اسکی نحس اکبر ہی اور ایک روایت مین چوتھی
اس مہینہ کی نحس اکبر ہی ربیع الاخر چوتھی کو اس مہینہ کی پیدائش حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام ہی اور ایک قول مین آٹھوین اور ایک قول مین دسوین اس مہینہ کی اور
پہلی اور گیارہوین اور اٹھائیسوین اس مہینہ کی نحس اکبر ہی جمادی الاولی چودہوین
اور پندرہوین کو اس مہینہ کی احتمال وفات جناب فاطمہ علیہا السلام ہی بنابر روایت
زندگانی کرنی اوس معصومہ کی پچہتر روز بعد وفات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی کہ اٹھائیسوین کو ماہ صفر کی واقع ہوئی بنابر مشہور کی اور بنابر ایک قول کی پندرہوین
کو اس مہینہ کی ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے اور دسوین اور گیارہوین
اور اٹھائیسوین اس مہینہ کی نحس اکبر ہی جمادی الاخر ہی تیسری کو اس مہینہ
کی وفات جناب سیدہ کے اور پندرہوین کو اس مہینہ کی ایک روایت مین ولادت
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہی اور انیسوین شبکو اس مہینہ کی حضرت آمنہ
سات حضرت رسول خدا کی حاملہ ہوئی ہین اور بیسوین کو اس مہینہ کے حضرت فاطمہ
پیدا ہوئی ہین اور پہلی اور گیارہوین اور بارہوین نحس اکبر ہی رجب المرجب پہلی

رجب المرجب **پهلی** کو اس مهینی کی ولادت حضرت امام محمد باقر علیه السلام
هی اور **دوسری** کو ولادت حضرت امام علی نقی علیه السلام کی بنابر ایک
روایت کی هی اور **تیسری** کو احتمال وفات اور ولادت حضرت امام علی نقی
علیه السلام هی اور **دسوین** کو ولادت حضرت امام محمد تقی علیه السلام کی هی
اور بنابر ایک قول کی وفات حضرت امام جعفر صادق کی هی اور **اکیسوین**
کو وفات حضرت فاطمه علیها السلام بنابر ایک قول کی هی اور **بائیسوین** کو
روز هلاک معاویه هی اور **تئیسوین** کو دن زخمی هونی حضرت امام حسن علیه السلام
کا هی اور **چوبیسوین** کو فتح خیبر هوئی هی اور **ستائیسوین** کو روز عید
یعنی تاریخ مذکور جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله سات رسالت کی است پر ظاهر هوئی
هین اور **گیارهوین** **بارهوین** اور **تیرهوین** بخش اکبر هی لیکن خوف
تیرهوین کی بسبب ولادت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی نازل هوئی
هی **شعبان المعظم** **تیسری** کو اس مهینی کی روز مبارک هی اور مشهور
هی که حضرت امام حسین علیه السلام آج کی دن پیدا هوی هین اور بنابر ایک روایت
کی پانچوین کو اور پانچوین کو اس مهینی کی بنابر ایک روایت کی ولادت حضرت امام
زین العابدین علیه السلام هی اور **پندرهوین** شبکو اس مهینی کی ولادت
حضرت صاحب الامر علیه السلام هی اور **چودهوین** اور **بیسوین** اور
چهبیسوین اس مهینی کی بنابر احادیث کی بخش اکبر هی **رمضان المبارک**
ری کو اس مهینی کی انجیل نازل هوئی هی اور **دسوین** کو وفات
جناب خدیجه کبرا اور **پندرهوین** کو ولادت حضرت امام حسن علیه السلام کی هی

 اور بنا بر ایک روایت کی تاریخ مذکور کو ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے
ہی اور **اونیسوین** شبکو اس مہینی کی سر مبارک حضرت امیر المومنین علی ابن ابی
طالب علیہ السلام کو ضربت ابن ملجم ملعون سی ہو گئی ہی اور اکیسوین کو شہادت اون
جناب کی ہی اور بنا بر ایک روایت کی تاریخ مذکور کو وفات حضرت امام رضا علیہ السلام
کی ہی اور تیئسویں اور بیسوین اور **چوبیسوین** اس مہینی کی نحس اکبر ہی **شوال
المکرم** بنا بر بعضی روایات کی نکاح عائشہ کا بیچ اسکی واقع ہوا ہی **دوسری**
اور **چھٹی** اور **اٹھوین** نحس اکبر ہی **ذی القعدۃ الحرام گیارھوین**
کو اسکی ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام کی ہی اور یہی دن وفات حضرت
امام محمد تقی علیہ السلام کا ہی اور **پندرھوین** کو بنا بر ایک قول کی اور بنا بر
بعض اقوال کی وفات اوس جناب کی آخر مین اس مہینی کی واقع ہوئی ہی **پچیسوین**
کو دحو الارض ہی یعنی اسی روز زمین نیچی کعبہ معظمہ کی بچھائی گئی ہی اور بیچ اسی تاریخ
کی حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی پیدا ہوئی ہین اور حضرت صاحب الامر بھی اسی روز ظہور فرماوینگی
ان شاء اللہ تعالی اور **چھٹی** اور **دسوین** اور **اٹھائیسوین** اس مہینی کی
نحس اکبر ہی **ذی الحجۃ الحرام ساتوین** کو اس مہینی کی وفات حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کی ہی اور **پندرھوین** کو ولادت حضرت امام علی نقی
کی ہی اور **اٹھارھوین** کو عید غدیر ہی **چوبیسوین** کو عید مباہلہ ہی **ستائیسوین**
کو بنا بر ایک قول کی ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ہی اور **اٹھوین** و **بیسوین** اور **اٹھائیسوین**
اس مہینی کی نحس اکبر ہی یہ جدول ہی بیان مین سعد اور نحس ایام ہفتہ کی بنا بر احادیث
آئمہ معصومین علیہم السلام کی **روز جمعہ** سفر و دونون کا اور بہترین عبد ... کا

اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آفتاب طلوع اور غروب نہین کرتا بیچ کسی دن کی کہ افضل اور ۲۷
بہتر جمعہ سی ہو اور اس دن مین ایک ساعت ہی کہ قبول ہوتی ہین بیچ اوس ساعت
کی دعائین اور مبارک ہی واسطی تزویج اور نکاح کی اور سنت ہی بیچ اوسکی
غسل کرنا اور حمام مین جانا اور سر مونڈانا اور ناخن اور شارب لینا اور پیش از نماز
جمعہ کی سفر کرنا مکروہ ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی سفر کری قبل
نماز جمعہ کی تو ندا کرتا ہی ایک **فرشتہ** کہ نہ پھیری تجکو خدای تعالی **روز شنبہ**
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ خدا نی مبارک کیا ہی واسطی امت
میری کی صبح اور شام روز ہفتہ اور روز پنجشنبہ کو اور سب کامونکی واسطی خوب
ہی خصوصا سفر کرنی کی لیی کہ بیچ حدیث کی وارد ہوا ہی کہ اگر ایک پتھر دور ہو
روز شنبہ کو اپنی جا سی تو البتہ حق تعالی اوسکو اوسکی جگہ پر پھیرتا ہی **روز**
یکشنبہ خوب ہی واسطی عمارت بنا کرنی اور شادی کرنی کی اور میانہ ہی
اکثر کامونکی واسطی **روز دوشنبہ** نحس ترین دنونکا ہی اور واسطی کسی کام کی مبارک
نہین اور سفر کرنا بیچ اس روز کی اور واسطی حاجت کی جانا بہتر نہین ہی اسواسطی کہ ممانعت
بیچ اس روز کی وارد ہوئی ہی اور منسوب ہی یہ روز طرف بنی امیہ کی کہ روز عید اور روز سرور
اون لوگون کا تھا **روز سہ شنبہ** میانہ ہی واسطی اکثر کامونکی اور بیچ حدیث
کی وارد ہوا ہی کہ سفر کرنی بیچ اس روز کی کہ خداوند عالمیان نی آہن کو واسطی داؤد کی بیچ اس
دنکی نرم کیا تھا اور منقول ہی کہ جسپر حاجت دشوار ہو تو اوسکو طلب کری روز سہ شنبہ
روز چہارشنبہ نحس ہی اور واسطی اکثر کامونکی شایستہ نہین اور نہی
[illegible] ا ہی نورہ لگانا سی اور سفر کرنی سی بیچ اس وقت کی اور بیچ بعضی روایات کی

واسطی سب کاموں کی جو بہ روز پنجشنبہ مبارک ہی لہ روز سفر وارد ہوئی ہی
خصوصا واسطی طلب حاجت اور سفر کرنی کی یہ جدول ہی بیان میں ایام نحس اکبر مہینی
کی جو سارا ایک رات کی دن اور بنا بر ایک روایت کی ایک دن نحس ہوتا ہی پس نحس اکبر
جو مخصوص محرم الحرام کی ہیں وہ گیارہوں اور چودہوں اور بائیسوین ہی اور صفر المظفر
کی پہلی اور دسوین اور بیسوین اور ربیع الاول کی چوتھی اور دسوین اور بیسوین اور ربیع الآخر
کی ... گیارہوین اور اٹھائیسوین اور جمادی الاولی کی دسوین اور گیارہوین اور اٹھائیسوین
... جمادی الاخری کی پہلی اور گیارہوین اور بارہوین اور رجب المرجب کی
گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین اور شعبان المعظم کی چودہوین اور
بیسوین اور چھبیسوین اور رمضان المبارک کی تیسری اور بیسوین اور چوبیسوین اور
شوال المکرم کی چھٹی اور ... اور آٹھوین اور ذی القعدۃ الحرام کی چھٹی
اور دسوین اور اٹھائیسوین اور ذی الحجۃ الحرام کی آٹھوین اور ... اور اٹھائیسوین تمام
ہوا احوال ایام سعد و نحس شہور و ایام ہفتہ موافق ترجمہ سید عبد اللہ صاحب مغفور کی اب بیچ تقطیع
کہ واسطی قطع کرنی کپڑا کی اس طرح سی حدیث وارد ہوئی ہی روی عن النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم من قطع الثوب یوم الاحد لا یکون له مبارکا ومن قطع الثوب یوم
الاثنین یکون له مبارکا ومن قطع الثوب یوم الثلثا خرقۃ او سرقه سارق
او یحرق ومن قطع الثوب یوم الاربعاء یرزق البهائم الکثیر نعما تعبو من قطع
الثوب یوم الخمیس یرزق العلم ومن قطع الثوب یوم الجمعۃ بطول العمر ومن قطع
الثوب یوم السبت یکون مریضا ما دامت الثوب فی بدن الانسان واللہ اعلم
محصل اس حدیث کا یہ ہی یعنی روایت کی گئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

کہ جو شخص کہ قطع لباس کری انوار کے دن نہ مبارک ہوگا وہ لباس واسطی اوس شخص کے اور جو شخص کہ قطع لباس کرے دوشنبہ کو ہوگا وہ لباس اوس شخص کے لیے مبارک اور جو شخص کہ قطع لباس کرے سہ شنبہ یعنے منگل کے دن تو جل جائیگا وہ لباس یا چور لیجائینگے اوسکو یا دریا ڈوب جائیگا اور جو شخص کہ قطع لباس کری چارشنبہ کو یعنی بدھ کو تو عطا کریگا حق تعالے اوس شخص کو چارپایے بہت سے بغیر تعب کے اور جو شخص کہ قطع لباس کرے پنجشنبہ کو عطا کریگا اوسکو حق تعالیٰ علم اور جو شخص کہ قطع لباس کرے جمعہ کو طولانی ہوسکے عمر اور جو شخص کہ ہفتہ کو قطع لباس کری رہیگا وہ مریض اور بیمار جب تک کہ وہ کپڑا اوسکی بدن مین رہی مگر یہ کہ وہ پھاڑ ڈالے اوس لباس کو یا پھاڑ ڈالے اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ واسطے پہننے لباس کے کوئی تاریخ و دن مخصوص نہین ہی بلکہ جو تاریخ اور دن کہ اچھا ہی اوس روز پہنے کہ تاریخ نحس و روز شوم مین کوئی کام کرنا نہین چاہیے فقط والحمد للہ اولاً و اخراً و ظاہراً و باطناً و الصلوٰۃ علی محمد و الہ الطیبین الطاہرین تحریرہا العشرین من شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۶ من الہجرۃ علی صاحبہا الالف السلام والصلوٰۃ

وانا العبد الضعیف

السید مصطفیٰ وفقہ

اللہ لما یحب

دستخط

دعاء هلال

أيها الخلق المطيع الدائب السريع المتردد في منازل التقدير المتصرف في
فلك التدبير آمنت بمن نور بك الظلم وأوضح بك البهم وجعلك آية من آيات ملكه
وعلامة من علامات سلطانه وامتهنك بالزيادة والنقصان والطلوع والأفول
والإنارة والكسوف في كل ذلك أنت له مطيع وإلى إرادته سريع سبحانه ما أعجب ما دبر
في أمرك والطف ما صنع في شأنك جعلك مفتاح شهر حادث لأمر حادث
فأسأل الله ربي وربك وخالقي وخالقك ومقدري ومقدرك
ومصوري ومصورك أن يصلي على محمد وآله وأن يجعلك هلال بركة لا تمحقها
الأيام وطهارة لا تدنسها الآثام هلال أمن من الآفات وسلامة من السيئات
هلال سعد لا نحس فيه ويمن لا نكد معه ويسر لا يمازجه عسر وخير لا يشوبه شر هلال
أمن وإيمان ونعمة وإحسان وسلامة وإسلام اللهم صل على محمد وآله واجعلنا من أرضى
من طلع عليه وأزكى من نظر إليه وأسعد من تعبد لك فيه ووفقنا فيه للتوبة
واعصمنا فيه من الحوبة واحفظنا من مباشرة معصيتك وأوزعنا فيه شكر
نعمتك وألبسنا فيه جنن العافية وأتمم علينا باستكمال طاعتك فيه المنة
إنك المنان الحميد وصلى الله على محمد وآله الطيبين الطاهرين

ملحقات رسالہ اعمال الصالحین

جب اضعف العباد تحریر رسالہ سی فارغ ہوا اور وہ ملاحظہ احباب مین گذرا تو بعض احبائے روحانی نے مجھسی ذکر کیا کہ اکثر عوام کثرت اسناد و تاثیر اوعاد یکھکر بحث کرتی ہین اور بد اعتقادی سی کہتی ہین کہ ہمنی سابقاً اکثر دعائین کہ جو کثیر الاسناد و کثیر التاثیر منقول تہین اونکو بطریق تجربہ و امتحان پڑہا مگر جیساکہ اثر منقول تہا ویسا نپایا یہ جب لکہا ہی دیکہو اور بعض اشخاص کہ فی الجملہ علم سی بہرہ رکہتی ہن وہ یہ کہتی ہین کہ جو اول روز علم الٰہی ہیز کہ راہی اور مقدر ہن لکہا ہی وہ ہوتا ہی دعا کی پڑہنی سی تقدیر نہین بدلتی بس دعا کا پڑہنا اور طلب حوائج کرنا عبث و بی فائدہ بلکہ طلب خلاف تقدیر و علم الٰہی کی کرنا ہی یہ سنکر مجکو کمال احتراق و رنج ہوا اور اوسکا جواب جو کچہ کہ اوسوقت ذہن ناقص مین آیا دیا گیا حاصلیہ عوام کی جواب مین کہا ہی کہ یہ جو عوام کہتی ہین کہ سابقاً اکثر دعائین کثیر الاسناد و کثیر التاثیر بطریق تجربہ پڑہین کچہ اثر منقول نہ پایا تو اون لوگون نی بطریق منقول نہ پڑہین ہونگی اگر بطریق منقول پڑہتی تو یقینی تاثیرات مکتوبہ ظاہر ہوتی یا وہ عوام اوس جماعت مین سی ہونگی کہ جنکی دعا نہیں قبول ہوتی یا ایسی امر کی لیی دعا کی ہوگی کہ اوس امر کی لیی دعا مستجاب نہیں ہوتی یا اوس جماعت مین سے ہون گی کہ دعا اوس جماعت کی بتاخیر مستجاب ہوتی ہے اور تفصیل ہر ایک کی کتب مبسوطہ مین مندرج ظاہر ہی کہ ہر چیز کی لیی کچہ شرائط ہوتی ہین اسطرح دعا کی لیی بہی کچہ شرائط ہین جب انسان دعا کو باوقات و شرائط پڑہیگا تو یقینی اثر اوسکا ظاہر ہوگا چنانچہ منجملہ اور عمدہ شرائط دعا سی اعتقاد و صدق دل ہی اور احادیث مین بتاکید مذکور ہی کہ داعی وقت دعا کی اعتقاد کامل و یقین واثق اجابت کا رکہنا ہوا دراگر تاخیر اجابت مین ہو تو دل تنگ نہ ہو اور ناامید مطلب سے نہو بلکہ مکرر دعا کو پڑہی اور اعتقاد

اس امر کا کرے کہ مصلحت تاخیر اجابت میں ہوگی اور جو کچھ کہ خدا مستدعی ہی اوسکی کرتا ہی عین
مصلحت ہی پس جبکہ عوام ضعیف الاعتقاد بطریق تجربہ و امتحان بدون لحاظ اوقات و شرائط
دعا کو پڑھتے ہین اور یقین پہلے سی اسکا ہو کہ دعا اثر نکرے گی یہ بداعتقادی اور عدم یقین کہ اعظم
اسباب عدم اجابت میں سی ہی اگر ایسی دعا قبول نہو تو اسمین دعا کا اور حدیث کا کیا قصور
چنانچہ منقول ہی کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کی کہ دو آیتیں قرآن
مین کہ اوسکا کچھ اثر مجھ پر نہیں ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا کہ وہ کونسی آیتین ہین اوسنی عرض کی کہ ایک
اومین سی قول حقتعالیٰ کا اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ معنی ظاہری اس آیہ کی یہ ہین کہ دعا
کرو تم مجھسی قبول کرونگا مین واسطی تمہاری فقط اس واسطی کہ مین دعا کرتا ہون اور حقتعالے
اجابت نہین کرتا یہ سنکی حضرت نی فرمایا کہ آیا تجویز کرتا ہی تو اس امر کو کہ خدا خلف وعدہ کرتا ہے
اوس شخص نے عرض کی کہ یہ نہین کہہ سکتا حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ خدا اخلاف وعدہ کے
نہین کرتا پس موجب عدم اجابت کا کیا ہی اوسنی عرض کی کہ مین نہین جانتا حضرت نے
فرمایا کہ مین تجکو خبر دیتا ہون اور بتلاتا ہون کہ جسوقت کہ آدمی اطاعت اور فرمان برداری
حق سبحانہ وتعالیٰ کے کری اون باتون مین کہ جسمین اوسنی حکم کیا ہی اور بعد اوسکی جو
کہ طریق دعا کا ہی اوسکا لحاظ اور خیال رکھی البتہ حق سبحانہ وتعالیٰ اوسکی دعا کو مستجاب
فرماویگا اوس شخص نے عرض کی کہ طریق دعا کا کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ پہلی حمد خدا اور ستائش
اوسکی کرے بعد اوسکی نعمتہای خدا کو یاد کری اور اوسکا شکر کری بعد اوسکی درود اوپر محمدؐ
وآل محمدؐ کے بھیجی بعد اوسکی اپنی گناہون کو یاد کری اور اوسکی طلب آمرزش خدا سی کری
یہی طریق دعا کا الی آخر الخبر اور قریب اسکی ہی جو کچھ کہ علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نی اپنی تفسیر مین
لکھا ہی کہ کسی شخص نے حضرت کی خدمت مین آکر عرض کی کہ فدا ہوئین آپکی حقتعالیٰ

فرماتاہی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور میں دعا کرتاہوں اور مستجاب نہین ہوتے
حضرت نے فرمایا کہ سبب مستجاب نہونیکا یہ ہی کہ تم لوگ اپنی عہد کو وفا نہین کرتی یعنی جو کچہ
کہ تم خداسی عہد وپیمان وتوبہ واستغفار کرتی ہو اوسپر باقی نہین رہتی فی الواقع جیسا
کہ حضرت نے ارشاد کیا اسیطرح ہی کلام الملوک ملوک الکلام اسلئی کہ خدا فرماتاہی اَوْفُوْا
بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ آمدم برسر مطلب یہ سنکی اون احباب نے فرمایا کہ آداب
وشرائط واوقات دعا کی کیا ہین حقیر نے بالاجمال کچہ اوسکا بہی ذکر کیا اونہونی فرمایا
کہ ان چیزونکا ذکر رسالہ مین ضرور تہا کہ لوگ اوسسے آگاہ ہوتی اور شرائط مشغول
دعا ہوتی کہ فائدہ اوسمین زیادہ تہا اور زبان طعن کو اپنے بند کرتی عذر کیا کیا کہ چونکہ
ایسی چیزین مختصرات مین نہیں ہوتین بلکہ کتب مبسوطہ مین ہوتی ہین لہذا قلم انداز کیا اور اب
وقت ہی ایسی چیزون کی تحریر کا نہین باقی رہا لکن اون صاحبون نے عذر کو قبول
نکیا اور کمال اصرار سی کہا کہ جیسا مقام جسطرح ہو جلد لکہ دو پس بسبب اصرار اونکی کے
فضیلت دعا
ایک مقدمہ اور سات فائدہ مین اس مقام کو بالاجمال تحریر کیا مقدمہ بیچ فضیلت
دعا اور بضمن اوپر جواب مانعین دعا کی پوشیدہ نہ ہی کہ آیات متکاثرہ وروایات متظافرہ
اصحاب عصمت سی بکثرت بیچ فضیلت دعا کی وارد ہوئی ہین منجملہ اوسکی قول حقتعالی کا ہے
اِذَا سَئَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی وقتیکہ سوال کرین
تجہسی اے محمد ص بندی میری پس کہہ تو بہ رستیکہ مین نزدیک ہون مین اور قبول
کرتاہون دعا کو طلب کرنی والی کی وقتیکہ مجہسی طلب کرین پس چاہیی کہ اجابت
دعوت میری کی کرین اور ایمان ساتہ میری لاوین شاید کہ راہ راست کو پہونچین

اور ہی قول حق تعالی کا اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی دعا کرو مجسی تا اجابت کرونمین دعا تمہاری اور ہی فرماتا ہی قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یعنی کہہ اے محمد صلعم کہ کچہ قدر نہین ہی تمہاری نزدیک پروردگار میری کی اگر نہ دعا اور عبادت تمہاری ہو وفی الحدیث القدسی فاسئلونی اعطکم واھدکم سبیل رشدکم یعنی بیچ حدیث قدسی کی آیا ہی کہ سوال کرو مجسی تا کھامت مہمات تمہاری کی کرون مین اور ہدایت کرونمین تمہاری تئین سابت راہ سک کی قال امیر المؤمنین ع الدعاء ترس المؤمن و متی تکثر قرع الباب یفتح لك یعنی دعا سپر مومن کی ہی آفات سی اور جب کوٹوکی درکی تئین البتہ کہل جائیگا واسطی تمہاری یعنی جب دعا مکرر کرو کی مستجاب ہو گی اور بیچ کتاب کافی کے ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم نی فرمایا کہ آیا بتلاؤ نمیں تمہاری تئین وہ سلاح کہ نجات دی تمکو دشمنون تمہارسی اور ہمیشہ فراخ روزی کری تمکو عرض کے کہ بلی یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ دعا کرو پروردگار اپنی سی شب و روز بدرستیکہ سلاح مومن دعا ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ دعا بیچ نماز کی افضل ہی قراءۃ قرآن سی اور ایک روایت مین ہی کہ دعا نجات دیتی ہی دشمنون سی اور بحالی کرتی ہی روزیکو اور حضرت رسول صلعم نی فرمایا کہ سلاح مومن اور عماد و ستون دین اور نور آسمانہا و زمینہا دعا ہی اور بیچ کتاب کافی کے حضرت امام محمد باقر ع سی منقول ہی کہ جو کوئی دعا کری فضل خدا سی فقیر ہو اور اوسی جناب سے کسی شخص نے سوال کیا کہ کونسی عبادت افضل ہی حضرت نی فرمایا کہ کوئی چیز خدا کی نزدیک سوال کرنی سی اور حاجت طلب کرنی سی بہتر نہین ہی اس لیے کہ خدا حاجت طلب کرنی کو بہت دوست رکہتا ہی اور کوئی دشمن خدا کی نزدیک اوس شخص سی زیادہ نہین ہی کہ سرکشی کری عبادت خدا سی اور سوال نکری وس چیز کا کہ نزدیک وس خدا کی ہی اور پیغمبر خدا سی منقول ہی کہ ہر گاہ بندہ نماز سے

فارغ ہوتا ہی اور اپنی خدا سی کسی چیز کا سوال نہین کرتا تو خدا تعالیٰ ملائکہ سی فرماتا ہی کہ نظر کرو
طرف اِس بندہ میری کی کہ فریضہ کو ادا کیا اور حاجت اپنی کی مین مجھسی سوال نہ کیا گویا یہ
بندہ بی نیاز و بی غرض ہی مجھسی پس نہ قبول کرو اور نہ لو اسکی نماز کو اور اسکی نماز کو اسکی
منہ پر مارو اور بیچ کتاب کافی کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت نی میسر سے
فرمایا کہ ای میسر دعا کرا اور یہ نہ کہہ کہ جو کچھ کہ مقدر مین ہی وہ ہو گا بدرستیکہ نزدیک خدا کی
ایک منزلت ہی کہ اوس منزلت کو نہین پہونچتا مگر سوال کرنی سی اور بدرستیکہ جو کوئی اپنی دہان کو
بند کری اور خدا سی کسی چیز کو طلب نکری خدا اوسکو کوئی چیز نہین دیتا اور بھی منقول ہے
کہ دعا قضای مبرم کو دور کرتی ہی اور بلای نازل کو دفع کرتی ہے پوشیدہ نرہی کہ جسطرح کہ دعا
قضای مبرم کو دور کرتی ہی اور بلای نازل کو دفع کرتی ہی اسیطرح تصدق بھی قضای مبرم کو
دور کرتا ہی اور بلای نازل کو دفع کرتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز حضرت عیسیٰ ع کا گذر
ہوا ایک قوم پر کہ وہ [illegible] کی تئین آراستہ کیی اوسکی شوہر کی گھر لیی جاتی تھے
حضرت عیسیٰ نی پوچھا کہ یہ کون ہی لوگون نی عرض کی کہ یہ فلان عورت فلان شخص کی
بیٹی ہی کہ اسکی شادی کیی شوہر کی گھر لیی جاتی ہین حضرت نی فرمایا کہ آج اس عروس کو شادی
و سرور لیی جاتی ہو اور کل اسپر روئیگی کسی شخص نے اوس قوم مین سی پوچھا کہ کیون کل روئین گے
حضرت نی فرمایا کہ یہ دلہن رات کو مرجائیگی پس مومنین نی تصدیق کلام حضرت کی کی اور
منافقین نی کہا کہ صبح قریب ہی دیکھیں گے جب صبح ہوئی تو اوس دلہن کو زندہ و سلامت پایا
پس لوگ حضرت کی خدمت مین دوڑی آئی اور خبر دی کہ یا حضرت وہ زندہ و سلامت ہی حضرت نے
فرمایا کہ یفعل اللہ ما یشاء آو تم ہمراہ میری تا کہ نزدیک عروس کی چلو مین اور حقیقت حال کو
اوس سی دریافت کرون کہ آیا کونسا عمل اوس سی واقع ہوا کہ وہ باعث دفع بلا کا ہوا پس

جناب دروازہ عروس پر تشریف لای اور دق الباب کیا یعنی دروازیکو کہٹکہٹایا پس شوہر اوس
عروس کا باہر نکلا حضرت نی اوسکی شوہر سی فرمایا کہ اپنی عورت سی اجازت میری اندر آنیکی لیے
کہ تا اوس سی ملاقات کروں نین شوہر نے حقیقت حال کو عروس سی بیان کیا اوس عورت نے
نقاب کو اپنی سر پر ڈال لیا اور حضرت عیسیٰ داخل خانہ ہوئی تب حضرت نی اوس عورت سی
پوچھا کہ شب کو تجہسی کونسا عمل واقع ہوا ہی عروس نے عرض کی کہ کوئی عمل تازہ نہین ہوا مگر جو کچھہ
کہ سابق مین کیا کرتی تہی اور وہ یہہ ہی کہ ہر شب جمعہ کو ایک فقیر میری دروازی پر آیا کرتا تہا
اور مین اوسکو کچھہ دیا کرتی تہی اور یہہ شب جمعہ کہ شب عروسی میری کی تہی اور مین باموری شادی کی
مشغول تہی اور اسیطرح عزیز و اقارب میری ہر ایک ایک کام مین مشغول تہی پس فقیر نے
ہر چند سوال کیا مگر کسینی جواب نہ دیا جب آواز فقیر کی میری کان مین پہونچی مین لوگوں سے
اپنی تئین پوشیدہ کر کی اوٹہہ کہڑی ہوئی اور موافق معمول کی خیرات اوسکو دی
حضرت عیسیٰ نی فرمایا کہ تو اسی جگہ سی اوٹہہ کہڑی ہو جب وہ عورت وہین اپنی جگہ سے اوٹہی
تو اوسکی زیر لباس سی ایک مار سیاہ نکلا کہ وہ اپنی دم اپنی دانتوں سی چبا رہا تہا حضرت
عیسیٰ نی فرمایا کہ برکت سی اوس صدقہ کی کہ جو شب کو دیا تہا تو نی یہہ بلا تجہسی دفع ہوئی اور نہین تو
اسی قبیل کے روایات کہ جو دلالت بر فضایل و مشتمل بر مبالغت کہنی کلمہ زکیہ کہ جو مصدر مین
لکہا ہی وہ ہو کا کتب معتبرہ مین بکثرت مذکور ہیں کہ احاطہ اون سب کا مشکل ہی بطالب تفصیل کو
لازم ہی کہ رجوع کری طرف رسالہ بدا و مسئلہ لوح محفوظ و محو و اثبات کی اور دیکہے
کہ سیئات و عمل بد کسقدر سبب باعث نزول بلا و اسقام کی ہین اور اعمال حسنہ مثل ادعیہ
ماثورہ و انفاق متعلق خصوصًا وہ انفاق و اعانت کہ جو ساتہ سادات کے ہو کیا
دخل محو سیئات و دفع بلاہای سخت و قضاہای مبرم و ازدیاد عمر و درجات مین ہی

یمحو الله ما یشاء و یثبت و عنده ام الکتاب پس انسانکو مطابق قول خدا اور
رسول خدا کی جن چیزوں میں کہ حکم کیا ہی اور احساب و احتراز اون کلمات سی کہ جسکی
مذمت وارد ہوئی ہو لازم و ضروری ہی لیکن کہ ایسی کلمات از قسم وساوس شیطانی بتسراکت
شرور النفس ہوتی ہین نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا **فائدہ پہلا**
بیچ بیان اوس جماعت کی کہ جسکی دعا اکثر مستجاب ہوتی ہی اور محجوب نہین ہوتی اور وہ پانچ دعا ئین
ہین دعا حاکم عادل کی اور دعا مظلوم کی اور دعا فرزند صالح کی واسطی پدر و مادر کی اور
دعا پدر صالح کی واسطی فرزند اپنی کی اور دعا برادر مومن کی واسطی برادر مومن غائب کی
پس خدا اوس مومن سی فرماتا ہی کہ واسطی تیری دو چند ہی اوس چیز کا کہ جو برادر مومن غائب
کی لیی طلب کیا **فائدہ دوسرا بیچ** صفات داعی کی چاہیی کہ بیچ وقت دعا کی باز رہنا
اپنی [illegible] کیا ہو اور توبہ کیا ہو معصیت کی ہو اور دعا اوسکی واسطی قطع رحم خویشان کی نہو
اور دعا کرنی کی [illegible] غذا اور پوشاک مال حرام اور رشوت حرام سی نہو اور حرام سی پرورش پائی ہو
اور داعی پاک ہو مظالم بندگان خدا سی یعنی حقوق خلائق کی اوسکی ذمہ مین نہون اور حیا
و ظلم [illegible] نہو اور بیشتر دعا کی پرہیز کری غذای حرام اور نا مشروعات سی اور نیت صادق ہو
اور دعا واسطی دفع ایسی ظلم کی کہ جو خود مثل اوس ظلم کی کسی پر کیا ہو نکری اور قبل دعا کی تمامی
گناہان سی توبہ و اجتناب کری اور بعد دعا کی بہی تا بر آمدن حاجات پرہیز کری تا جلد حاجت
بر آوی اور دعا از روی اخلاص کی کری کہ دل اوسکا کدورات اور شوائب بد سی پاک ہو اور
دعا مین توجہ تمام ہو کہ دل اور زبان دونو متوجہ رہین اور داعی باطہارت اور معطر ہو اور ہاتھ
مین انگشتر فیروزہ اور عقیق ہو اور پیشتر دعا قدری تصدق دیوی اور ہنر او داعی کو چاہی
کہ حسن ظن اور اعتقاد کامل رکہتا ہو اور اعتقاد اس امر کا رکہی کہ نزدیک حاجت روا ہو گی

اور دعا نہان بہتر ہی آشکارا سی اور مومنین غائبین کو دعا مین شریک کری کہ خدا دو چند اوسکو عطا کرتا ہے
اور قبل دعا کی حمد و ثنائی الٰہی بجا لاوی و باسماء و اوصاف تعریفہ خدا کو یاد کری اور اسد اور اختتام
مین صلوات او پر محمد و آل محمد کی بہیجی اور استغفار کری اور نعمہای خدا کا اقرار کری اور بیچ دعا کے
مبالغہ اور الحاح بکمال مرتبہ کری اور بہ تبسم گریان دعا کری کہ بعض روایات مین وارد ہوا ہی
کہ گریہ علامت اجابت ہی اور اگر رونا نہ آوی تو آواز و صورت رونی کی بناوی اور سزاوار ہی
کہ وقت دعا کی حاجت کو ذکر کری اور بخضوع و خشوع مشغول دعا ہو اور اگر قضائی حاجت مین
تاخیر ہو تو دعا کو ترک نکری اور ناامید ہو بلکہ اعتقاد اسکا رکہی کہ مصلحت خدا تاخیر اجابت مین ہی اور
جو کچہ کہ خدا نسبت بندہ اپنی کی کرتا ہی محض لطف و عین مصلحت ہی **فائدہ تیسرا** بیچ اوقات
اجابت دعا کی پس و شب و روز ہای قدر خصوصاً شب و روز بیست و سوم کہ بہ تیئیسوین ماہ رمضان کے
معظم مین اور روز مولود پیغمبر خدا ص کہ وہ سترہوین ربیع الاول کی ہی اور شب و روز بعثت کہ وہ
ستائیسوین رجب کی ہی اور شب و روز عید فطر اور عید قربان اور شب و روز عرفہ کہ وہ نہم ذیحجہ ہی خصوصاً
اوس شخص کے لیی کہ جو عرفات یا کربلائی معلا مین ہو اور شب و روز عید غدیر کہ وہ ہجدہم ذیحجہ ہے
اور اول شب از ماہ رجب و بروایتی تمام شب و روز ماہ رجب و روز و شب نصف رجب
نیمہ شعبان و روز مباہلہ صاحب عدۃ الدعوات فرماتی ہین کہ روایات صحیحہ اور معتبرہ سی مجکو معلوم ہوا ہے
کہ دو محل نماز ظہر ہین کہ آفتاب درمیان راست کی ہو اور وقت و محل اذان نماز کی اور روز جمعہ اول
ساعت ظہر کے اور آخر ساعت جمعہ کے اور دو دانگ آخر ہر شب اور تمام شب ہر جمعہ کی اور وقت برسنے
باران کی اور بعد نماز ہای فریضہ کے اور بعد نماز مغرب کی جب سجدہ کری اور خوف و ترس کے
وقت اور وقت نرمی دل کی اور وقت گریہ باخلاص ہے کے دعا ان سب اوقاتمین مستجاب ہی بعد اسکے
صاحب عدۃ الدعوات کہتی ہین کہ بعضی اوقات ان وقتون مین سی روایات صحیحہ سے مینی معلوم کیی اور

بعضی اوقات کو منی خود ارشاد فرمایا انتہی کلامہ اور حقیر نے اکثر بمرات تجربہ کیا کہ وقت اضطرار و اضطراب
کی بہت جلد دعا مستجاب ہوتی ہی اَمَّن یُجیبُ المُضطَرَّ اِذا دَعَاہُ وَ یَکشِفُ السُّوٓءَ
اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہی کہ چار وقت دعا کو غنیمت جانو بعد قراءۃ قرآن کے
اور نزدیک اذان کی اور نزدیک نزول باران کی اور نزدیک بین الصفوف کہ دونو
صفیں واسطی جدال و قتال کے کھڑی ہوں اور بعضی روایت مین ہی کہ نزدیک گرنے قطرہ
خون مومن مقتول کے کہ اوسوقت درہای آسمان کھل جاتی ہین اور یہی منقول ہے
کہ چار وقت دعا مستجاب ہوتی ہی بیچ نماز وتر کی اور بعد نماز فجر کی اور بعد نماز ظہر کی اور بعد نماز
مغرب کی اور بعض روایات مین ہی کہ سحر سی تا طلوع آفتاب وقت اجابت دعا ہی کہ
اوسوقت درہائی آسمان کھل جاتی ہین اور روزی قسمت ہوتی ہی اور حاجات روا ہوتی ہیں
اور بعضی روایات مین ہی کہ وقت رقت قلب کے وہ وقت کہ جو از راہ خلوص واسطی خدا کی
ہو اوسوقت دعا کرو کہ یہ علامت خلاص و استجابت دعا کی ہی اور منجملہ اوقات اجابت جسوقت
کہ خطیب خطبہ جمعہ سی فارغ ہو اوسوقت سی تا وقتیکہ صفیں سیدھی اور درست ہوں
اور مابین اذان و اقامت کی دعا قبول ہی فقط فائدہ چوتھا بیچ بیان امکنہ اجابت کے
پس افضل امکنہ روضہ منورہ حضرت امام حسین علیہ السلام و مسجد الحرام و عرفات و مشعر
الحرام و مزدلفہ و مسجد مدینہ و مسجد کوفہ و مراقد منورہ حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین
بلکہ مزارات شہدا و صالحین ہی یہہ تھا بیان اجمالی طریق دعا کا اور طالب تفصیل چاہی کہ
رجوع کری طرف کتب قدیمہ کی پس وای بر حال جہلای زمان کہ طریق دعا کو پس پشت
ڈال کی الفاظ دعا کو بطریق تجربہ و امتحان زبان پر اسطرح سی غلط سلط بدون صحت
الفاظ و حروف جاری کرین کہ دل تو مشغول طرف امور فاسدہ کی ہو اور زبان کو

ایسی جلد حرکت ہو کہ لفظ سمجھ مین نہ آوی اور خوش اعتقادی کا یہ حال کہ یقین واثق
عدم اجابت و تاثیر کا پہلے سی راسخ ہو اور دعا کا بہی واسطی اغراض فاسدہ دنیویہ کی ہو خوش
اعتقادی ایسی صحت الفاظ ویسی کہ جو بیان ہوئی او سپر ترصد یہ کہ دعا تمام ہونی پای کہ جو
اثر ظاہر ہو الا نہ کلمات بیہودہ و کفر آمیز حدیث و کلام امام کی باب مین زبان پر جاری
کرین **فائدہ پانچوان** بیچ بیان اسباب تاخیر اجابت دعا کی مخفی نرہی کہ بیشتر جو دعا کا
اثر ظاہر نہین ہوتا بس سبب اسکا بظاہر دو حال سی خالی نہین ایک تو یہ کہ دعا کرنی والا
گناہ کار و مردود درگاہ پروردگار ہو تو اس صورت مین احتمال اجابت و عدم اجابت دعا کا
دونوں تو ہو سکتا ہی کہ اثر دعا کا اس صورت ظاہر نہو یا ظاہر ہو تو بعد مدت کی ظاہر ہو اور
دوسرے سبب اوسکا یہ کہ دعا کرنی والا مقبول بارگاہ کبریا و صاحب صلاح و پرہیزکار ہو پس
اس صورت مین اجابت مین تاخیر نہین ہوتی مگر ظہور اثر مین کبہی تاخیر ہوتی ہی چنانچہ اکثر علما
اسباب تاخیر اجابت مین اسطرح بیان فرماتی ہین کہ منجملہ اسباب تاخیر دعا زیادتی صلاح و
پرہیزکاری ہی یعنی جسوقت حق سبحانہ تعالی بندہ اپنی کی تئین دوست رکہتا ہی تو کبہی
ایسا ہوتا ہی کہ حق سبحانہ چاہتا ہی کہ آواز مناجات بندہ اپنی کی سنا کری [illegible]
موکلین اجابت سی خدا فرماتا ہی کہ روا کرو اسکی حاجتکو مگر تاخیر کرو تا سدہ جلیل مکرر مناجات
کری چنانچہ جابر بن عبداللہ انصاری سی روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب نی جو کچہ کہ فرمایا
حاصل مضمون اوسکا یہ ہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ دوست خدا واسطی کسی امر کی حق سبحانہ تعالی
سی دعا کرتا ہی تو حق سبحانہ تعالی جبرئیل سی فرماتا ہی کہ حاجت اسکی کو روا کر لیکن اوسمین تاخیر
کرنا یعنے ظہور اثر مین تاخیر کرنا بس بدرستیکہ مین دوست رکہتا ہون کہ آواز بندہ اپنی کی ہمیشہ
سنو ہون اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ دشمن خدا دعا کرتا ہی اور حق سبحانہ و تعالی جبرئیل سی کہتا ہی

که حاجت کو اسکی رد اگر که مکروه رکهتا هو نهین جسکی آواز اوسکی کو ال احرالخبر پس خوشحال

وس مرد مومن کا که جسکی آواز اور مناجات پسند هو پس بارگاه کبریا هوا اور ویل و

خسران واسطی اوس شخص کی که جسکی آواز مکروه و مردود درگاه هو مضمون حدیث سے

عوام کو عبادت هو اسلیے که اسکا نظیر دنیا مین یهه هی که اکثر رئیس فی جود کی دروازی پر اگر

فقیر خوش آواز و مناقب اگر سوال کرتا هی تو اکثر یهه هی که بمجرد سوال کی نحو بلد اسی

خیرات دینی کا حکم کرتی هین اور کبهی ایسا هوتا هی که اوسکی آواز و مناقب جو بهت خوش

معلوم هوتا هی تو خادم سی کهتی هین که اسکو خیرات دو مگر تاخیر کرکی دینا که نا سائل مناجات

کو ترک نکری اور اسیطرح اکثر یهه هی که سائل بد سیرت و بد آواز کی طرف امرا متوجه نهین هوتے

چه جائی عطائی مال مگر کبهی ایسا هوتا هی که سائل بد آواز و بد سیرت کی آواز باعث سمع

خراشی و حرج او [illegible] هوتی هی اور وه سائل خادم کی دفع سی دفع هی نهین هوتا تو رئیس

خادم سی حکم کرتا هی که اسکو جلد کچهه دیکر دفع کرو فقط فائده چهٹا بیچ بیان اشخاص عدم

اجابت کے اور وه بهت هین منجمله آن چار شخص هین که بیچ حدیث کی مذکور هین اول وه شخص که جو

بیکار گهر مین بیٹها [illegible] روزی نکرے اور گهر بیٹهی کهی اللهم ارزقنی یعنی بار خدایا روزی

عطا کر مجهی پس حقتعالی اوسکی جواب مین فرماتا هی که آیا مینی کسیطرح کی سبیل طلب روزی کی واسطے

تیری نهین کے یعنی هاته پاون واسطی تلاش کے عطا کیے تا تلاش روزی کیون نهین کرتا دوسرے

وه شخص که جسی خدا نی روزی عطا کی هو اور وه اوسکو غیر راه خدا مین صرف کر ڈالی اور کهی اللهم

ارزقنی پس حقتعالی اوسکی جواب مین فرماتا هی که آیا مینی تجکو روزی نهین دی تهی تیسرے وه شخص

که اپنی عورت پر ظلم کرتی هی اور بد دعا واسطی اوسکی کری تو حقتعالی فرماتا هی که آیا سبیل افتراق

کی نهین فرمائی یعنی تو طلاق کیون نهین دیتا چوتهی وه شخص که کسی کو مال قرض دی اور [illegible]

[illegible] گواہ نکری اگر قرض لینی والا انکار کری اور مالک یعنی قرض دینی والا [illegible] اوسکی واسطی بد دعا

کری تو خداوند کریم فرماتا ہی کہ آیا مینی حکم نہیں کیا کہ گواہ کیا کرو انتہی فائدہ ساتواں

بیچ بیان اسباب عدم اجابت کی پوشیدہ نرہی کہ اسباب عدم اجابت کی بہت ہین منجملہ آن

اختلال یکی از شرائط مذکورہ ہی اور اکثر و اعظم سبب عدم اجابت کا کثرت سیئات و ذنوب ہی اسلئے

کہ اکثر گناہ ایسی ہین کہ وہ باعث حبس دعا اور موجب نزول بلا بلکہ باعث قطع امید و رجا کی ہوتی ہین

چنانچہ جناب علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام بیچ دعای کمیل کے فرماتی ہین کہ اللّٰھم

اغفر لی الذنوب التی تحبس الدعاء اللّٰھم اغفر لی الذنوب التی تنزل البلاء اللّٰھم

اغفر لی الذنوب التی تقطع الرجاء اور کبھی سبب عدم اجابت کا عدم علم و جہل بندہ کا ساتھ

عواقب امور کی ہوتا ہی یعنی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ انجاح مسئول بندہ کا بیچ علم الٰہی کے موجب فساد و ضرر

بندہ کا ہوتا ہی چونکہ بندہ بسبب عدم علم و جہل بعواقب امور کی سوائی خوبی کی اوسمین کوئی برائی نہین جانتا

اسلئے خدا اسی استدعا و سوال کرتا ہی پس حکیم علی الاطلاق بمقتضای علم و حکمت اور بسبب اشراف کے

کہ جو بحال بندہ اپنی کی رکھتا ہی اوس مسئول حاجت کو کہ جسمین اوس بندہ کی لئی باعث فساد کا ہو روا

نہین کرتا کما تشهد له قوله تعالی وعسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا

وهو شر لکم والله یعلم وانتم لا تعلمون تمت اللمعات بحمد الله رب العالمین یوم الخمیس

الحادی والعشرین من شهر صفر المظفر سنة سبع وستین بعد الف ومائتین من الهجرة

المقدسة النبویة علی صاحبها وآله المقدسین افضل الصلوة والتحیة بید العبد المفتقر

الی رحمة ربه الاعلی السید مصطفی صانه الله العفو الغفور عن کل مخوف و محذور

پوشیدہ نرہی کہ بسبب تعجیل اہل جمیع و قلت فرصت جناب قبلہ و کعبہ دام

ظلہ العالی نظر ثانی ملاحظہ [illegible] اوراق لمعات کی نہ آئی